

# امام مہدی کے دوست و دشمن



مؤلف: مولانا قاسم عمر





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ



## اعلان

”تیسری دھڑ“ کے نام سے شائع ہونے والی ”پبلیکیشن“ ہے۔  
 ”تیسری دھڑ“ کے نام سے شائع ہونے والی ”پبلیکیشن“ ہے۔  
 ”تیسری دھڑ“ کے نام سے شائع ہونے والی ”پبلیکیشن“ ہے۔  
 ”تیسری دھڑ“ کے نام سے شائع ہونے والی ”پبلیکیشن“ ہے۔

### امام امجدی کے دوست و دشمن

بعض ساز بھائیوں سے درخواست ہے کہ طبعاً کاغذات کریں۔  
 طبعاً کاغذات کریں۔

اسی طرح بعض لوگ جواری کتابوں کو اپنے اہانت سے چھاپ رہے ہیں۔  
 حضرات! یہ سب کچھ ہم کو اچھی کرنے اور شکر گزار کرنا چاہیے۔  
 یہ سب کچھ ہم کو اچھی کرنے اور شکر گزار کرنا چاہیے۔

ذکر و دونوں طرح کے حضرات کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔  
 بہت غیور و کامیاب رہے ہیں۔

کتب لڑائی حضرات سے بھی درخواست ہے کہ اپنے خانی لوگوں کے ساتھ تعاون کریں۔  
 اور جو وہی کتاب کے ساتھ سے اپنے ساتھ کوئی معاملہ کریں۔



ہمارے لئے قارئین کے ہر ذرا سرشار پراس دلیعاس کتاب کے ذریعہ نشان ملانے کیے ہیں۔  
 یہ سب کچھ ہم کو اچھی کرنے اور شکر گزار کرنا چاہیے۔

### منجانب ادارہ الہجرہ پبلیکیشن



# امام مہدی کے دوست و دشمن



مولانا عاصم عمر



الہجروہ پبلیکیشن کراچی

alhijrahpublication@yahoo.com

موبائل: 0312-2117879





بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ رب العالمین  
 صلی اللہ علیہ وسلم

## ملے کے

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 021-34827159

ملے کے ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 021-34584114

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0332-2304487

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 021-34914596

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 021-32216814

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0333-4380927

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0321-5123656

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0300-5065172

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0321-6833744

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0334-5871286

اسوئی شہر کی ایک بہترین خدمتگار کمپنی ہے۔ اس کی فون نمبر 0300-5945640





- 11 اشتباہ  
12 چٹا فلفل  
13 حال سے اس تک (از: منقہ) دو چار: سورہ صافات

### پہلا باب

- 18 فتنوں کا بیان فتنوں سے فطرت: آخر کیوں؟  
21 دنیا کا ذکر  
22 چاروں طرف سے دار  
23 صحابہ رضی اللہ عنہم کا دنیا کے فتنے سے باز  
24 دنیا سے دنیا کا  
25 مالِ حلال کے کم ہو جانے کی علامت کوئی  
26 گائے بھانے کا ذکر  
27 فتنہ نما  
28 عورتوں کے سر کش ہو جانے اور جوانوں کے فاسق ہو جانے کا بیان  
29 عورتوں کے بڑے آپ بخت کی علامت کوئی  
32 قلم کا کام ہو چکا  
33 آواز قدیمہ بکھرنے کی ممانعت  
34 کافروں اور کفار کے افراتفری کے ساتھ رہنے کی ممانعت  
35 "کوس صا" کا معنی  
36 قلم کا قلم دینے والے کے بارے میں  
37 مسلمان کے قلم پر ہر ذکر کرنے والا  
گرم پتھروں کی طرح فتنے



جہاد کی روشنی میں

- 41 ————— قرمیت اور ولایت کا ذکر، قومیت اور اسلام
- 42 ————— ولایت بمقام اسلام
- 44 ————— سیدنا نوح علیہ السلام کو مومن چھوڑ کر کشتی میں چھینے کا حکم دینا اور یہ دعا سکھانی
- 46 ————— کیا دین "ت" ایمان ہے؟
- 46 ————— جہاد کیا ہے؟
- 48 ————— ایمان اور ایمان
- 48 ————— لفظ کی نکالیں
- 49 ————— لفظ کی ایک علامت ہے جہاد کیا ہے جہاد کی تہا
- 50 ————— کسی مسلمان کو کفر یا منافق کہنا
- 52 ————— عالم اسلام کے پاس دو منافقین
- 53 ————— اپنے بارے میں لفظ سے دور رہنا
- 56 ————— مؤمن و منافق کا گناہ
- 58 ————— منافقین قرآن کی نظر میں
- 59 ————— کامل حکمرانوں سے ملنا
- 59 ————— جہاد کے خلاف بولنے میں احتیاط کیجئے
- 60 ————— کافروں کو دوست بنانے والوں کے لئے دردناک خطاب
- 60 ————— منافقین کافروں کو دوست کیوں بناتے ہیں
- 61 ————— کافروں کو دوست بنانے والے کاشی جیسے ہیں
- 63 ————— مسلمانوں کے کاشی، منافقوں کے جہادیں کو دوست بنانے والے
- 63 ————— منافق سب کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں
- 65 ————— اللہ پر توکل اور منافقین
- 65 ————— منافقین مسلمانوں سے لگے ہیں
- 65 ————— جہاد کا مذاق اڑانے والے منافق ہیں
- 66 ————— جہاد کے ذکر پر منافقین کا رد عمل
- 66 ————— اتحادی کافروں سے منافقین کی قسمیں
- 67 ————— خوش نیا باتوں سے دھوکہ نہ کھائیے



سائنس کی کلاسیک مشق

- 68 چاند کا قطر
- 70 نظامِ حق پر چاند کی
- 70 دلوں میں پھرے ڈالنا
- 70 ذراتوں کو گناؤں میں کرنا
- 71 مہاں بیوی کی شہر قری
- 72 چاند کی اقسام
- 72 بڑے سیڑھی چاند کر
- 76 راک ٹیلر..... بے تاج بادشاہ
- 82 ٹکس راک ٹیلر..... اقوام متحدہ کا پانی
- 82 ڈرائیو راک ٹیلر
- 83 ڈیجیٹل راک ٹیلر..... بڑا بڑا بڑا چاند کر
- 86 بے راک ٹیلر..... عراقی و افغانستان میں ہے کتا، مسلمانوں کا قاتل
- 86 گوانٹو سو ہے، مگر ام اور فریب پھیل گیا، اسیٹا ڈائمنڈ
- 86 مہمڈ بے لوگ، کتا کے کرتوت
- 88 خانہ دانی منصوبہ بندی ڈائمنڈ راکٹو ام کی نسل نکی
- 89 ایک سوال
- 90 راکٹو شیلڈ (Rothschild) خانہ دانی
- 92 بیرونی خصوصیات سے متعلق ایک وضاحت
- 93 ۱۰۰ میل فی گھنٹہ اور آٹا خانہ دانی
- 93 ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کے مقابلہ
- 94 آٹا خانہ دانی کا نیا قرآن
- 94 ۱۰۰ میل فی گھنٹہ میں تقسیم..... بے بری اور نزاری
- 94 جہازت کلنگ کا فہر..... حسن بن مہاجر
- 96 ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کی بھڑکائی آم
- 96 ۱۰۰ میل فی گھنٹہ
- 97 ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کے خدا..... آٹا خانہ



### ماہنامہ کی دوستی

- 98 ..... آغا علی شہزادہ (1831-1885)
- 98 ..... سر سلطان محمد شاہ آغا خان سوم
- 99 ..... کریم الحسنی آغا خان چہارم
- 100 ..... حسن بن میانہ اور آغا خان
- 102 ..... جادوگر سائنسدان
- 105 ..... روحانی نظام ہکا بیک شیطان نظام
- 106 ..... شیطان اور آدمی شریک ہو جاتا ہے
- 107 ..... مسلمان کے دفاع کا روحانی نظام اور اسکو نقصان پہنچانے کی کوششیں
- 107 ..... اسیادیت میں سرخ کی اہمیت
- 110 ..... مساجد کے ساتھ لبریں
- 112 ..... جنت ایک لنگے..... روحانی حصار میں آ جاتا ہے
- 114 ..... کیا موجودہ وقتوں میں خاموش رہنا چاہئے؟
- 118 ..... گوارہ زون سے کاشمیر کیس پر کیا؟
- 121 ..... کیا یہ مسلمانوں کے آپس کی لڑائی ہے؟
- 123 ..... کیا حق و باطل واضح نہیں؟
- 123 ..... تمام وقتوں کا بھاری مل
- 124 ..... حکم جہاد
- 124 ..... جہاد چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول ہونا

### دوسرا باب

- 128 ..... تاریخ اسلام اور اسلام کے مسائل
- 130 ..... غالب رہنے کا مطلب
- 131 ..... اسلاف کی یادیں
- 135 ..... حسن بصری رحمہ اللہ علیہ..... جن کوئی نہ ہے ہاکی
- 137 ..... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ (۸۰ھ - ۱۵۰ھ بمطابق ۶۹۹ء - ۷۶۷ء)
- 138 ..... امام صاحب رحمہ اللہ علیہ کا فقہی
- 139 ..... امام اعظم رحمہ اللہ علیہ..... نیکل میں تھکد



### امام مہدی کے دستِ حق

- امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چتر و نقل سے نکلا 140
- امام احمدی رضی اللہ عنہ کے چتر و نقل سے نکلا 142
- امام احمدی رضی اللہ عنہ کے چتر و نقل سے نکلا 142
- امام احمدی رضی اللہ عنہ کے چتر و نقل سے نکلا 145
- ماضی و آرا کا پتہ ہے 147
- شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 149
- شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حق کوئی 149
- صلاح الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ (1138ء - 1193ء) 152
- جنگِ طین..... فیلد کی جنگ 155
- کدو دہ چہ بری نظر رکھنے والے کا انجام 155
- شیخ بیت المقدس 156
- احمدی افواج اور خوشہ اسلام سلطان صلاح الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ 157

### تیسرا باب

- امام مہدی 160
- امام مہدی کے خروج کی چند نشانیاں 162
- امام مہدی کا خروج کہاں سے ہوگا 163
- امام مہدی کی مدت 164
- حضرت مہدی کے دوست 165
- امام مہدی سے حلقہ چند سوالات 165
- امام مہدی کی حمایت میں مشرق سے آنے والے لاکھ لے جھڑے 170
- ان لاکھ لے جھڑوں کے بارے میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 170
- مشرق سے آنے والے لاکھ لے جھڑوں کے بارے میں مستند روایات 170
- افغانستان کی موجودہ صورت حال 173
- اہلِ یمن (یمن)..... اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کر کے والے 174
- عراقی جنگ 176
- امریکی طریقہ کار اور چند میراثی 176



ادب مہدی کے دوست و دشمن

- 177 مجلس اعلیٰ برائے اسلامی اسکالرشپ فی عراق المعروف بحکیم بدر
- 177 عراق سے سفیدوں کا خاتمہ
- 178 کیا یہ فرقہ وارانہ فسادات تھے
- 179 بلیک ہارن انکسشن
- 180 بلیک ہارن کا طریقہ کار
- 181 پاکستان میں بلیک ہارن کے حریف
- 182 علاقائی مذاہر
- 183 کیا ہو اسی ایہ وقت آنے والا ہے
- 183 قاتلوں کا انجام
- 185 بلدا کی چٹائی اور دہریہ کی عظمیٰ کا گھٹا؟ کردار
- 185 طیف وقت گھڑوں کے سونے تھے
- 186 آئی کے اسی عظمیٰ
- 187 دوست و دشمن کو پہچان لینا
- 190 پاکستانی کون ہیں؟
- 190 ہندوستانی مسلمان کس کے ساتھ جہاد کریں گے؟
- 192 شاہ عبدالغفور و مولوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- 193 شیوا سنگھیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ
- 195 پاکستان اور عداوت
- 200 جہاد کا وقت کب آنے کا احساس مہدی کے سر فہرں کر جہاد کریں گے؟
- 202 ناکزم جنگ کی تیاری کیجئے
- 205 دوست کون دشمن کون؟
- 207 حوالہ جات، حوالہ مصادر
- 218 حضرت مہدیؑ پر لکھی گئی کتابیں





## انتساب

امامِ وقت

عازی عبد الرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور

ان غیرت مند طالبات کے نام،

جنہوں نے مردوں کی

جانب سے قربانی دے کر

دینی غیرت کے معنی کی لاج رکھی اور اہل حق کی

تاریخ کو شرمندہ ہونے سے بچالیا۔





## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا. والصلوة  
والسلام على محمد نبينا وحبينا صلى الله عليه وسلم

ایک ہندوستانی مسلمان سے طویل گفتگو کے بعد اس موضوع پر لکھنے کا ارادہ ہوا۔ گفتگو کی  
بنیاد راقم کی کتاب "مردانہ اور دہائی" میں لکھی گئی ہندوستان کے حوالے سے چند باتیں  
تھیں۔ راقم نے اس کتاب میں لکھا تھا کہ جہاں کستانی بھارت کے دورے پر جاتے ہیں وہاں آکر  
بھارت کی تقریروں کے بل بوتہ پر دیتے ہیں۔ حالانکہ چند دن کے دورے میں وہ ہندو مذہب کو  
بھی نہیں سمجھتے۔

اس کتاب میں غزوہ ہند اور فتح ہند سے متعلق لکھی گئی باتیں بھی انکو پسند نہیں آئیں۔ انکی  
ہر بات میں بنیادی ضرورت کی محبت تھی۔

چنانچہ ہندو نے انکو مذہب اور اسلام کے موضوع پر اسلامی نقطہ نظر بھانے کی کوشش  
کی۔ لیکن اس بارے میں انکو بنیادی باتوں کا بھی علم نہیں تھا لہذا وہ اس بات کو نہیں سمجھ  
سکے۔ چنانچہ ابتدائی طور پر انکو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اسلام میں محبت و خیرت اور دوستی و دشمنی کا  
کیا معیار ہے؟ اسلام میں انکی تھی اہمیت ہے مگر اس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان کیا حیثیت  
رکھتا ہے؟ اور اگر وہ معیار ایک دوسرے کے مقابل آجائیں یعنی ایک طرف اسلام اور دوسری  
جانب کوئی بھی محبت (والدین، اولاد، قریبے، قوم و وطن) ہو تو اسلام کے متعلق یہاں سے کسی  
چیز کو اختیار کرنا ایمان کو خطرے میں ڈال دے گا۔

اسلام کے اس بنیادی تصور (الحب لله والحب للخلق) کی محبت بھی اللہ کے لئے اور خیرت  
بھی اللہ کے لئے) سے عام طور پر ہر جگہ غفلت پائی جاتی ہے جتنی کہ بہت سے دیندار لوگ بھی  
اسلام کے حوالے میں غلط فہم ہیں۔ قبیلہ اور وطن کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ اسکو منہ بھی نہیں سمجھتے۔  
حالانکہ یہ مسئلہ اہلسنت والجماعت کے عقیدے کا مسئلہ ہے۔ مسلمان حضرات نے عقیدے کی  
کتابوں میں بیان کیا ہے۔ اور سلف صالحین نے اس عقیدے کی خاطر کوزے کھائے ہیں۔



### مقام مہدی کے دوست دشمن

کاٹھن اور چالوں کے ڈھانے پیش کیے۔ جس دل میں اللہ کی محبت ہوگی اس دل میں اللہ کے دوستوں کی محبت ہوگی اور اللہ کے دشمنوں کی نفرت ہوگی۔ جس طرح ایمان اور کفر ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک دل میں اللہ کی محبت اور اللہ کے دشمنوں کی محبت جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہی موضوع اللہ کے دوستوں سے محبت کا ہے۔

دشمن پر اگر اسلام کو ترجیح نہیں دینگے تو اسلام مہدی کے ساتھ کس طرح شامل ہو سکتے ہیں۔ مسلم ملک کی حکومتیں و جمہوریت اگر امام مہدی کے خلاف حالی اقلاد میں ہوئے تو ایسی صورت میں مسلمان کیا کریں گے؟ وطنہ کے بہت کو توڑ دینگے؟ اسلام کو چھوڑ دینگے؟ ان میں سے صرف ایک ہی کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ سے دعا چاہتے ہوئے اس موضوع پر لکھنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ حقین اور امام مہدی سے متعلق مواد پیسے سے جمع تھا لہذا اس موضوع کی منہ بہ منہ سے اس کو لکھی اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔

”امام مہدی کے دوست و دشمن“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

کتاب کے حوالے سے بندے کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسکو خلافت سے بچایا جائے لہذا حقین کی ان اودیت کو نقل کیا گیا ہے۔ چونکہ مسلم معاشرے کو سامنا ہوتا ہے۔ کتاب نہیں بچاؤ آپ پر مشتمل ہے۔

۱۔ حقین کا بیان اس میں مختلف یہودی و عورتی شخصیات کے بارے میں تفصیلات بیان کیا گیا ہے۔ لیکن جو بات سمجھا، مقصد ہے انکے لئے انکاء اللہ یہ کافی ہے۔ اس باب میں حقین سے متعلق ایک بحث ہے اگر سرسری طور پر ان احادیث کا مطالعہ کریں گے تو تضاد نظر آئے گا۔ لہذا اختلاف اودیت کو سامنے رکھنے کا کام کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ اودیت کے مسائل۔ یہ موضوع بہت وسیع ہے۔ تاریخ اسلام ان اللہ والوں کے کارناموں سے بھری چڑی ہے۔ ہر گز تو کرے اہل ایمان کے لئے اطمینان قلب اور ثابت قدمی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

اس باب میں اسلاف کا ذکر کرتے ہوئے بعض جگہ علم ہائوں سے اپنا نیت کے ذریعے شکوکہ بیان ہوا ہے۔ اگر انکاء اللہ کے احکام میں غلطی ہوئی ہو تو غائب ہم کچھ کر رہا گذرنا فرماتے گا، لیکن یہ انہوں کی محبت ہی ہے جسکی وجہ سے ہم چند بات کی مراد میں بہہ گئے ہیں۔ انکو جائز گیت کہنا۔ میں اس طرح نشانہ چار ہا ہے جیسے حکام اپنے اہل کو نشانہ کرنا نہ دیتے ہیں۔



سرا ہمدی کے دوست و دشمن

3) تیسرا باب - اہم ہمدی سے حقیقی سیدناں میں مختصر چند بحثیں ہیں۔

کتاب میں جو احادیث نقل کی گئی ہیں انکی حقیقت بھی لکھی گئی ہے۔ اور جو احادیث کی رائے ہے انکو رائے کے طور پر بیان کیا ہے۔ لہذا قارئین صرف انہی احادیث کو قابلِ حجت مانیں جو صحت سے مستحکم ہوں گئی ہیں۔ اور جو رائے ہے انکو رائے کے طور پر ہی بیان کریں۔  
بندہ کو اپنی کم مائی کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔ لہذا کتاب میں جو کچھ غلطی ہوئی اسی کے ذمہ داری ہے اور اگر مطلع کردہام نے قائدِ حق کی آپ کو اجازت دے دی۔

یہ کتاب سو فیصد اقد چارک و خانی کی مدد کے نتیجے میں آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔ ورنہ اپنا حال یہ ہے کہ اگلی مدد کے بغیر ایک لفظ بھی لکھ نہ سکتے تھے جس جو دوست اسباب اس سلسلے میں تعاون کرتے رہے اقد خانی انکو تمام فتنوں سے محفوظ فرما کر اپنے مقربین میں شامل فرمائیں، اور ایمانی پوس کے اس دور میں شہادت کے جام سے سیراب فرمائیں۔ اقد خانی سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اہل ایمان کے لئے نفع کا ذریعہ بنائیں اور حق کے لئے دلوں کو نکھڑا دیں۔ آمین  
آخر میں میں محترم مطلق الیاس پیر شاہ منصور صاحب کا انتہائی ممنون ہوں کہ حضرت نے اپنی قیمتی تصنیفوں سے نوازا۔ جو بندے کے بہت کام آئیں، بندے کی نیکی کو بخش ہے کہ قلم اسلاف کی راہِ اعتدال سے نہ ہٹے۔ لہذا اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ دائم کو خطاب ہم سمجھتے ہوئے لفظوں کی اصلاح فرمائیں۔ اقد خانی جزائے خیر دے۔

اس جگہ اگر کوئی آپ کی ضرورت جتنی اس وقت ہے شاید بھی نہ تھی سوائے کی رضا کے لئے اپنی دعاؤں میں شامل رکھئے، خصوصاً وہ اندہ والے جو کھڑے ہوں اور تہجد میں اٹھنے والے، کہ اقد خانی حق والوں کے ساتھ شامل فرمادیں، انہی کے ساتھ شہادت دیں اور انہی کے ساتھ قیامت کے دن اٹھائیں۔ آمین

آپ کی دعاؤں کا محتاج

ماہم عمر





## حاصل سے مستقبل تک

از: مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع

"مہربانیت" بڑا چمک موضوع ہے، اس پر کام کرنے والے حضرات انکار کے طریق اختیار نہیں کرتے اور تنقید مسک جھپور دلی سنت و انجما سے انحراف کریں تو غلطیاں گلطیوں اور مغلطیوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ میں ذیل میں ایسی چند غلطیوں کا تذکرہ کرنے کی ضرورت کروں گا۔ پھر ذیل نظر کتاب کی طرف واپس آ کر کچھ عرض کروں گا۔

اکثر حضرات تو اس موضوع سے لاعلم ہیں وہ اس کی نزاکت اور پیچیدگی کو سمجھنے کی صلاحیت اور ذہانت کے پیش نظر اس کو موضوع علمی نہیں مانتے۔ اس پر بھی بولتے ہیں، نہ کہ سمجھتے ہیں۔ وہ عاقبت اسی میں سمجھتے ہیں کہ "تو دریا منافع ہے شہر است، ... اگر سب سے خواہی پر کار است" طبعاً یہ ہے کہ اس سے حق انحراف سے چھپ چھپ ہے جو حقیقت کے سمجھداروں کی ادائیگی کی گز سے جدا ہوتا ہے اور اس کا نقصان اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آپ تک کسی جھوٹے مدعی کے دعویٰ اور دھت کے کامیابی کی خبر آتی ہے۔ لوگ موضوع کی حقیت سے ہوا وقت ہونے کے سبب کنہوں کے دھتالے میں ڈوبا آ جاتے ہیں اور نتیجہ کے طور پر تاریخ میں ایک اور سال کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

کچھ حضرات اس موضوع کو جان کرتے ہیں، فہم لھاتے ہیں اور گفتگو بھی دور دور پر ہوتے ہوئے کرتے ہیں، لیکن اس موضوع کو خاص نظر پاتی طور پر پیش کرتے ہیں۔ یعنی اسے آسان اور ذہنی کے مابین معلق کر کے محض تصوراتی طور پر بیان کرتے ہیں۔ مذہبی حقائق یا عصری حقیقت سے اتنا دور سمجھتے ہیں کہ قادیانی سامع اسے فہم نہ دے گا کہ ایک تصوراتی واقعہ کچھ کہیں نظر انداز کر دیا ہے، جیسے اس کو پاس کی اگلی نسلوں کو اس سے واسطہ ہی نہیں، اسے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے نہ اپنے متعلقین کو۔ نے کے ان نسلوں سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے جو ایمان کو گھن لگانے والے اور عمل کو بر باد کر کے چاٹ چٹے ہوئے ہیں۔

بعض برافشاری قسم کے لوگ اس موضوع پر تحقیق کا اعلان کر دیتے ہیں اور جب دیکھیں کہ اس طرف توجہ ہو جاتی ہے تو وہ اپنی طویل تحقیق کا نتیجہ یہ بتاتے ہیں کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ



## اس مہدی کے دوست و دشمن

کا دور کم از کم چھ سو سال دور ہے۔ پہلے سوال تو یہ ہے کہ ۱۲۰۱ھ ہے کہ حدیث کی تفسیریں حسب حدیث شریف میں نہیں کی گئی تو کوئی دوسرا کیسے کر سکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر زہری کا جو حمل مسلسل دوراً ہوا ہے اور کھڑکوجہ برگیر حوائج نصیب ہوا ہے، اس کا خاتمہ کر لکنا نہیں کہ کسی عظیم اور نہ کسی سچے کا کہ کے بغیر ہو سکے۔ بلکہ بروہ حضرت مہدی کی ہوا ہے۔ ان سے پہلے کسی اور کے ہاتھوں انکا بڑا کارنامہ ممکن دکھائی نہیں دیتا۔ اب مسلمان سقوط خلافت ۱۹۲۴ھ سے ایک سو سال پہلے سے مصائب اور ظلم کا شکار ہیں۔ سقوط خلافت کے سو سال گزارنے پر قرآن کی پہچانی اور کائنات کی حدیثی نہیں رہی۔ یہ دو سو سال ہو گئے۔ خلافت کے اضمحلال سے سقوط ملک اور سقوط سے آج تک۔ اس کے بعد کیا ہم یہ مان لیں کہ مزید چھ سو سال تک ہم اپنی زبردست قربانیاں کے بدحواسی مشقت اور ذلت کا شکار ہیں گے اور کفر کی ہادی (انگ) آٹھ سو سال تک چا رہی رہے گی۔ مسلمان بچی دینا بھر میں، ہر سچ، ہر میدان میں، سب کچھ ہونے کے باوجود، کچھ بھی نہیں ہو گئے۔ نہیں انکا نہیں تاریخ اسلام اور احدث اہل حق پر نظر رکھتے والے شخص جو انقلاب احوال کی انہی حدت پر نظر رکھتا ہو، یعنی ایام ملت اور آلاء اللہ کا مطالعہ کرتا ہو، انکا مطالعہ سے اسے کوئی مزہ نہ ہو، وہ اس کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہ تو دشمن کی زبان ہے اور اس کے کانوں کو نہ پہنچتی ہے۔ کچھ لوگ اس موضوع کو بچا کر لیتے ہیں تو اس کے ہر پہلو کی تاویل بکھڑا کر بیچ اور تفسیر کو اپنے ذمہ لازم کچھ لیتے ہیں اس بات کو نہیں دیکھتے کہ "ایہو ما ایہو اللہ" کے قانون کے تحت اس کی چٹکی بھی وضاحت کی جائے، اس میں کسی وجہ میں بھی ایہام ضرور رہے گا، حتیٰ کہ مولانا جبریل علیہ السلام کی تحقیق کے مطابق تو خود حضرت مہدی کو بھی ایک عرصہ تک پتا نہ ہوا کہ وہی مہدی آثار ائمہ ہیں، اور جب کسی نہ کسی وجہ سے اس ایہام رہے گا تو ہر چیز کی لازمی وضاحت کے طرح ضرور ہو سکتی ہے، بلکہ درست ہی نہیں ہو سکتی۔ اس طرح کے مضمرات کی بے احتیاطیوں اور جلد بازیوں نے جہاں ایک طرف متضامین اہل علم کو اس موضوع سے فاصلہ رکھنے اور زبان و قلم پر لاسنے سے احتیاط برتتے پر مجبور کیا، وہیں اس کا یہ بھی اثر ہوا کہ عوام میں باجی، بدوئی اور سب مکتہ دی پیدا ہوئی۔ اب وہ حق کو بھی ملک کی خطر سے دیکھتے ہیں۔

مولانا جابر علیہ السلام صاحب حفظ اللہ و باریک فی علم و عمر و ان علم، میں ہیں انہوں نے کائنات سے دامن بچ کر اس غارِ زمر پر چلنے کی کوشش کی۔ اس عاجز کی ناقص معصومات کی حد تک "احادیث اہل حق" پر عرب و عجم کے جن مضمرات نے کام کیا ہے، مولانا کا کام ان میں سے اس حوالے سے مختار اور لائق تفسیر ہے کہ انہوں نے شروع احادیث سے چھوٹے والی روایت سے



حال اور مستقبل کی طرف جانے والے راستے کوئی لاکھڑے سے دور تک دیکھنے پر چھٹے پر کھٹے اور  
 قارئین کو آگاہ رکھنے اور آگاہ رہنے کی کوشش کی ہے۔ کہیں کھس کر اور کہیں ابے لفظوں  
 میں زمانہ حاضر کے فنکاروں اور ان فنکاروں کے فنم کے حوالے سے یہاں ہونے والے فنکاروں سے آگاہ  
 کیا ہے۔ معاصر مصطلح میں فنکار چل کر پیرا سے اور امریکا اور جاپ سے جہاں بڑا بڑا فنکار  
 تھے ہیں، جو کہ چل کر نہ دے دے تو کچھ نہ کچھ ہیں، لیکن ہر بات جب افغانستان، پاکستان یا  
 ہندوستان کی آتی ہے تو قلمت علم قلمت فراست یہ قسمت ہر بات کے سبب نہ نہیں ٹھک رہا ہوتا ہے۔  
 مولانا صاحب کی یہی کتاب "تیسری جنگ عظیم اور دہال" نے اس سکوت کا پردہ چاک کیا  
 اور اس کے بعد سے وہ مسلسل اس موضوع پر قلمی قدر کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے کام میں قلم  
 قلم سے استنباط و استدلال بھی ہے اور ہر پر ترین قلمی مصلحت کا انکشاف اور ان سے ہر پر  
 استفادہ بھی ہے۔ یہ استخراج، جامعیت اور سلیپ کی دلیل ہے۔ یہ بڑا بڑا سے دعا کرتا ہے کہ اللہ  
 تعالیٰ ان کی طبیعت، حراغ و مذاق اور لہجہ و لہجہ پر سماجی کا عنصر لب رکھے۔ انہیں طبع سلیم،  
 قلب سلیم اور حسن مذاق عطا فرمائے۔ ان کی عرق ریز کاوشوں اور دل آویز تحریرات سے امت  
 مسلمہ کو فہم پہنچے۔ فنکاروں کے اس دور میں انہوں نے جس کا فن کاروں بھری دھڑی سے گزر کر مسلم  
 اند کو فہم زمانہ سے آگاہ رکھنے کا جو بڑا دھڑا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں انہیں کامیاب کرے۔

آخر میں ایک گزارش مصنف سے ہے اور ایک قارئین سے۔ مصنف سے گزارش یہ ہے  
 کہ احتیاط و احتیاط و احتیاط مع الکاہر اور تھپید سلف کا دامن نہ چھوڑیں۔ اسی میں سماجی کام کی  
 مقبولیت اور برکت و نفعیت ہے۔

اقل علم اور قارئین سے گزارش ہے کہ انسان جب کسی اچھوتے موضوع پر کام کرتا ہے جو  
 بذات خود نازک بھی ہو تو اس سے غلطیوں کا احتمال دو چند ہو جاتا ہے۔ جب تک کسی کا نظریہ  
 درست ہو وہ توجہ دینے سے اصلاح کا وعدہ کرتا ہو تو قلمی کام اقل علم کو چاہیے کہ اس کی حیرت قبول  
 کریں، موصول افرواقی فرمائیں، اس کی غرضوں پر اسے توجہ دلائیں اور جب تک کسی کے کام پر نظر  
 غالب ہو اس کی تردید، تنقیص یا تنقیص عام میں تنقید سے گریز کریں۔ بلکہ اس کے کام کی اصلاح کر  
 کے اسے اجتہاد و توفیق عام کی شکل دینے کی کوشش کریں۔ فنکاروں کے اس دور میں یہ امت  
 کی بہترین خدمت ہوگی۔ (استاذ اہل حقانی ہدایت دینے والی اہل اللہ کی ہے اور ہم سب  
 اللہ کی ہدایت کے محتاج ہیں۔ محبوب سے پاک ذات صرف اسی کی ہے اور ہم سب اسی کی طرف  
 لوٹ کر جانے والے ہیں۔



## فتنوں کا بیان

فتنوں سے غفلت... آخر کیوں؟

مذہب و راز سے عالم اسلام طرح طرح کے فتنوں کا شکار چلا آ رہا ہے۔ یہ فتنے جلد ہی بھی ہیں اور اندرونی بھی۔ ان فتنوں میں ایسے فتنے بھی رہے ہیں جن کا اثر مسلمانوں کے عقائد پر ہوا اور کچھ فتنے ایسے بھی تھے جن کا اثر احوال پر ہوا۔ کچھ فتنوں نے ظاہری جیسوں کو متاثر کیا تو کچھ مسلمانوں کے دلوں پر حملہ آور ہوئے اور دل میں بڑی بھلی اور بغض و حسد بکھیر کے رکھ دیے۔

بعض فتنے ایسے تھے جنہوں نے ہمارے معاشرتی نظام کو تہہ و بالا کرنے کی کوشش کی۔ کچھ فتنے گھروں سے غیور و رست لوٹ کر لے گئے تو کچھ نے ہلی خانہ کے دلوں میں غریبی پیدا کی۔ باپ و بیٹا ایک دوسرے کے لئے جھنجھو بن گئے۔ ماں بیٹی کے درمیان وہ الفت و محبت باقی نہ رہی۔ کچھ فتنے ہوئے ہیں جو کہ کچھ کاہل مسلمان تاجر ہیں۔ یہ فتنے ابھیں اور ان کے شیاطین (غریبوں فروشوں) میں سے ہوں یا جنات میں سے، انے انھک ملت کر کے مسلمانوں میں پھیلانے۔ انھکے اثرات مسلمانوں کی اپنی قوت و ممانعت (Resistance) کے اعتبار سے ہوئے۔

ہم ان فتنوں کو سازشوں کے نام سے جانتے ہیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مختلف فتنوں کے نام سے بیان فرمایا ہے، مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں سے ہماری بھری بڑی ہے۔ مسلمانوں کو جو نقصانات اٹھانے پڑے اس کی ضربوں سے ابھی تک مسجد محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے درد کی ٹہنسیں اٹھتی ہیں، ان فتنوں یا سازشوں نے امت کے آنگ آنگ اور جڑ جڑ پر ایک چوٹیں ماری ہیں کہ جسم کا کوئی حصہ بچا نہیں تھا، پھوڑے کی طرح نڈکھ پھوڑا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام فتنوں کو بیان کیا اور کھول کھول کر بیان کیا۔ فتنے کا نام بتا دیا۔ پھیلانے والے کا نام اور انھک باپ کے نام تک سے اپنی امت کو آگاہ کیا۔ کس فتنے میں کیا لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہئے اسکو بھی تفصیل سے بیان فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سلف صالحین نے ان فتنوں کے بارے میں مستحق تفصیلات کہیں تمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے گنج بخاری میں تمام مسلم رحمۃ اللہ علیہ



## ایمانداری کے باعث دشمن

نے کچھ مسم میں اور دیگر تمام مہر میں نے، کتاب الفتن کو مستحکم بیان کیا ہے۔ علم امامت پروردگار میں مسلمانوں کو خطرات و تهدیدات (Threats) سے ممانعت کی روشنی میں آگاہ کرتے رہے تاکہ مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض کی روشنی میں اپنا کافرائض عمل مرتب کریں۔

مشہور محدث علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحذر من ذلك ويعلم به قبل وقوعه وذلك من دلالات النبوة صلى الله عليه وسلم وقد حدث النبي صلى الله عليه وسلم عنه على المبادأة بالأعمال الفصاحة قبل الانشغال عنها بما يحدث من الفتن الشاغلة والمترامية المتكاثرة، فقال صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس يا أيها المؤمنون فلتأخذوا بالأعمال الحسنة".

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان فتنوں سے ہوشیار کرتے تھے اور ان کے رہنما ہونے سے پہلے ان کا مہر دیکھتے تھے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کو دیکھنے والے پہلے دیکھنے والے کو ایک سے زیادہ ایک فتنوں کے خاتمہ پر ہونے سے پہلے اپنی امت کو ایک فتنہ اٹھانے میں سبقت کرنے پر ابھارا ہے۔

موجودہ دور میں فتنے ایسے برس رہے ہیں جیسے آسمان سے بارش برتی ہے۔ تاریک فتنے .. گمنام فتنہ چھری رات کے مانند کہ ہاتھ بھی نہ بچائی دے .. فتنے ہی فتنے ہیں .. فتنہ .. کو لے لے .. اس فتنے نے لوگوں کو اپنی پیٹ میں ایسا لپکا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر، دل ہی کو محبوب بنا لیا گیا ہے۔ .. جو ام تو تمام، بہت سے دینی دھروں کا بھی یہی خیال ہے کہ کفر سے .. دین زنگی کے نئے اتحادی ضروری ہے جتنا زندہ رہنے کے لئے سانس .. جھوٹ کا فتنہ ہے کہ اللہ کی پناہ .. لوگ اس جھوٹ کی پیٹ میں ایسے آئے کہ باطل کو حق مان بیٹھے اور حق کو باطل .. فتنہ .. ہے، فتنے کی چیزوں نے جن کو اڑوں کو بھی چھوڑ کر رکھ دیا ہے .. دھرم سے دھرم سے لڑائی کی غارتگی ہو رہی ہے .. مسلمان اپنی آنکھوں سے غمازی ہوتے دیکھ رہے ہیں، لیکن ان کا ایمان جوش نہیں رہا کہ بے حیائی و فحاشی پھیلانے والوں کو کہا لے جائے۔

ان سب فتنوں سے زیادہ کہ فتنہ و جہل ہے۔ سطح صالحین کے مقابلے ہم لوگ تاریخ انسانیت کے اس بھیاں تک نہیں فتنے سے قریب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اب بھی اگر ان فتنوں کو یوں کرنے کا وقت نہیں آیا تو پھر کب آئے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت مبارک کو لوگوں تک پہنچانے کا اگر یہ وقت نہیں تو پھر کب وقت ہو گا؟ اب جبکہ امت گردن تک فتنوں میں ڈوب چکی ہے اگر اب بھی ان کو توبہ کی کشتی میں نہ اٹھایا گیا تو قیامت کے دن کس سے سوال کیا جائے گا؟ ایک



## معاہدہ کی جستجو

راتوں میں بھٹکتی ناک لڑیوں مارتی۔ حیران دسرگراں اس صمت کو مارا کر اب بھی عداوت نے آگے نہ بڑھائی تو پھر کون انکو راہ دکھائے گا؟ کیا وہ مستشرقین جو ملہار کا روپ دھار کر گھسے لگائے بیٹھے ہیں؟ یا وہ جنگلی جھلسوں میں شیاطین حاضر ہوتے ہیں؟ یا وہ جنگلی نہانوں میں ہمارے بے؟ حالانکہ ان سب کا مقصد اس صمت کو راتوں سے اغوا کر لینا ہے۔

صمت کو گھجے، ہوا نہ ہوا، لڑائی جھڑپ، صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجڑوں سے چھٹا ملا، حق پر فرض ہے۔ وہی اس واقعہ میں کہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں اور صحراء کا سکوت توڑیں۔ حالات اس بات کا گواہ بنا رہے ہیں کہ لوگوں کو تباہ جانے کی دوزخ رکھ۔ چپ چپ کر۔۔۔ سک سک کر پھٹے۔ زندگی کی سانسیں دراز نہیں ہو جائیں اور حق کو جان کرنے یا وہاں کو پہل کینے سے بھی ہوئی سانسوں کو بچ کی کوئی طاقت کم نہیں کر سکتی۔ جو صمت پر مبنی تقدیر میں ٹھس ہانگی سو ٹھس ہو جائیگی، اسکو ساری احمقوی افواج لی کر بھی نہیں بدل سکتیں۔ کامیابی وہی میں ہے کہ بندے کا سب کچھ اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ محبت ہو یا طرہ۔ آسائش ہو یا آزمائش سب اللہ کی خاطر ہو۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اس حدیث چکنا چولی کے دور میں بھی سارے اختیار صرف اور صرف اسی رب کے پاس ہیں۔ جسکی بادشاہت میں نہ امریکہ شریک ہو سکا اور نہ کاغذ اور نہ کالہاں شریک ہو سکے گا۔ صمت و صیغے کا اختیار وہی ذاتی ہے (C.I.A) کو دیا گیا ہے اور نہ بلیک ہار کا کھت کے رب سے یہ اختیار مانجھن سکتی ہے۔ دنیا کی آزمائشیں اور امتحانات سب ذاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی قربانوں سے غافل نہیں ہیں۔ خالوں کی دی لیٹی ہوئی دیکر کوئی پتہ کچھ پٹھانے کہ وہ عرش و کرسی کے بادشاہ کو عاجز کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حاکم و جبار ہے، حکمت دانے ہیں۔ دنیا دارا ماحزون ہے۔ دارالظن ہے۔ یہاں وہی فٹا سکتا ہے جو فتنوں سے فٹا کر پھٹا ہو جیسے وہ شخص جو کسی پر خور چکھڑائی پر چلا جاتا ہو، جسکے دونوں جانب کاغذوں جھڑپاں ہیں۔ جن میں نئے گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان جھڑپوں سے بچتے چھتے۔۔۔ منزل کی چوب دوں دوں ہیں۔ سفر بھی چھڑی رکھتا ہے اور دامن کو بھی چھٹا ہے سب ہوا کاغذوں میں الجھتی نہ جائے۔ اس خوف سے بیٹھا بھی نہیں جاسکتا کہ کاتے دامن پکڑ لیں گے۔ منزل پہ پہنچنا بھی ضروری ہے۔ سو چلتے رہتے۔ لیکن گھات لگائے فتنوں کے بارے میں جان کر۔

یہاں ان فتنوں کو جان کرنے کی کوشش کریں گے جتنا سامنا آج عالم اسلام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راتوں میں ہم سب کو احاطہ لیں اور ہر قسم کے فتنوں اور انکے اسباب سے ہماری حفاظت فرما کر ہاتھ پکڑ کر ہمیں منزل پہ پہنچا دیں۔ آمین



فائدہ دینا ہے کہ لوگوں کی دُک، دُک میں اسی طرح سرائیت کر چکا ہے کہ قبرستان چ کر بھی آخرت کا خیال نہیں آتا۔ جس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بار بار دھوکہ دیا اس کو اب نئی حقیقت سکھانا چاہیے، دنیا کا اصل ہو جانے کی امید میں سالہا سال محنت و مشقت لیکن پلک بچھکنے ہی شروع ہونے والی اخروی زندگی کے لئے کوئی تیاری نہیں۔ دنیا کی محبت کا اندازہ کیجئے، اگر کسی کو کہا جائے کہ تم تمہیں ایک ایسا عمل بتائیں جسکو کر کے پلک بچھکنے ہی آپ جنت کی دھندوں میں ڈال دی جائیں گے اور اپنے محبوب حقیقی کے دیا دار سے سرفراز ہو جائیں گے، کہتے مسلمان ہونگے جو محبوب حقیقی سے ملنا قات کرتے چاہیں گے؟ ہمیں خود اپنے آپ سے سوال کرنا چاہئے، آنکھیں بند کر کے اپنے دل کو ٹٹولنے کے جس لذت سے سب سے زیادہ محبت کا دعویٰ اس سے ملاقات میں کیا چیز مانا ہے؟ دل میں انکی ملاقات کا کتنا شوق ہے؟ کتنی نمازوں میں ان سے ملاقات کی دعا کرتے ہیں؟ جبکہ اگر کوئی دنیا کی ترقی، دنیا کی دولت حاصل کرنے کا راستہ بتائے تو پھر بے قراری دیکھنے لگے گئے ہم کیا چاہتے ہیں؟ ہمیں گے، یہ دنیا کی محبت اور اس راہ میں نہیں توفیق دیا گیا ہے؟

عن أبي موسى الأشعري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحب دنياه أضرب آخرته ومن أحب آخرته أضرب دنياه قالوا ما يضي على ما يضي إرواه (الحاكم وقال صحيح (رواه الشيخ في الصحيح)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچا دیا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچا دیا لہذا اتم فائدہ والی برائی یہ ہے کہ وہی کو ترجیح دو۔ (اسکو حکمِ جہنم علیہ نے مسدود رکھیں یہ بات کیا ہے اور اسکو کج کہا ہے۔) بخاری میں جہنم علیہ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملاحب الله عبدا حياء الدنيا كما يحصى احباكم من رضى العباد ورواه الحاكم وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي



رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسکو دنیا سے اس طرح بچاتے ہیں جیسے تم اپنے مرنے والے کو پانی سے بچاتے ہو۔ (ترمذی رحمہ اللہ) نے اسکو روایت کیا ہے اور شیخین کی شرم و ہنگامہ ہے کہ انکا ترجمہ اللہ علیہ وسلم کی تائید میں ہے۔

قال عمر بن العاص رضي الله عنه: ما بعد حديثكم من هدي نبينا محمد صلى الله عليه وسلم انه كان ازهد الناس في الدنيا والهم ارفع الناس فيها واحمد الامام احمد بسند صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا طرز زندگی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی سے کسی قدر جدا ہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں دنیا سے زیادہ زیادہ بچنے والے تھے اور تم اس دنیا میں سب سے زیادہ زیادہ بچنے والے ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم لوگ عمر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے زیادہ زیادہ زبردور اور جہاد کرنے والے ہو، مگر انکو وہ تم سے کمتر تھے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: وہ تمہارے مقابلے دنیا سے زیادہ زیادہ بچنے والے اور آخرت میں زیادہ رحمت رکھنے والے تھے۔ (امام احمد رحمہ اللہ، سنن رحمہ اللہ)

چند امر مافی سے دور

قال مالك بن دينار رحمه الله عليه الفرو السحارة فانها تسحر قلوب العلماء يعني الدنيا وام الدنيا لادن هي الدنيا

ترجمہ: حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: تم جاؤ اور مافی سے (اور کھانگہ پر علماء کے دلوں پر جاؤ اور مافی سے) اس جاؤ اور مافی سے لگی مراد لیا ہے۔

مالک ابن دینار رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ سے عبداللہ رازی نے فرمایا: اگر آپ کو اس بات میں خوشی محسوس ہو کہ آپ عبادت کی عبادت پر لیں اور اس عبادت کی انتہ تک پہنچی جائیں تو اپنے اور اپنی خواہشات کے درمیان ایک سو بے کی دیوار بنائیں۔ (ترمذی رحمہ اللہ)

قال سفيان، قال عيسى بن مريم: كلما لا يستقيم المار والساء في الله كذلك لا يستقيم حب الآخرة والدنيا في قلب المؤمن: بعض

ترجمہ: سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: جس طرح



### ماہنامہ کی خدمت میں

میں ہر پہلی ایک برتن میں جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح آخرت کی محبت اور دنیا مومن کے دل میں نہیں بٹھرتی۔

عن سهل ابي الاسد قال كان يقال مثل الذي يريد ان يجمع له الآخرة والدنيا مثل عد له ريان لا يدرى ايها وحى (صحیح)

ترجمہ حضرت سہل ابو اسد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ مشہور ہے کہ اس شخص کی مثال جو آخرت اور دنیا جمع کرنا چاہتا ہے اس خدام جیسی ہے جسکے دو کاتبوں ہاں کو پتہ نہیں کہ دونوں میں سے کون ماضی ہو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے دنیا سے محبت کی اور اس دنیا کے غم سے اسکو غرق ہوئی تو اس کے دل سے آخرت کا خوف نکل جائے گا اور جو شخص غم میں ترقی کرے اور دنیا کی حرص میں بھی اضافہ ہو تو وہ شخص اللہ کے نزدیک زیادہ غرت والا اور اللہ سے زیادہ دور ہو جاتا ہے۔ (مجتہد)

وقال وهب رحمه الله عليه اما الدنيا والآخرة فكل رجل له امران ان ارضى احدهما اسخط الآخر (جامع العلوم والحکم ابن رجب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ)  
حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کی دو بیویاں ہوں مگر ایک کو ماضی کرے تو دوسری ماضی ہو جائے۔ (جامع العلوم والحکم ابن رجب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ)

ابن رجب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے کسی نے دنیا اور دنیا داروں کے درمیان میں یہ خوب کہا ہے تو ماضی الا حیلۃ مستحیلة علیہا کلاب ہمین اجتنبہا فان اجتنبہا نکمت سلما وان تجتنبہا تازعتک کلابہا (جامع العلوم والحکم ابن رجب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: یہ دنیا کیسے ہے ایک پرانی بد چھوڑتی مراد لاش جس پر کتے محبت رہے ہیں، اگر آپ اس سے دور رہتے ہیں تو مخلوق اور اگر آپ بھی اس میں ناچنے میں شریک ہوتے ہیں تو اس پر الجھنے والے کتے آپ سے لڑ جائیں گے۔

صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دین کے فتنے سے ڈرنا  
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس



## رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تھے انھوں نے پانی پینے کے لئے، چائے کی ٹوکری کے لئے، اور شہداء کو دیکھا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسکو منہ کے قریب کیا تو اتار دئے کہ اپنے اصحاب کو بھی ملا دو، پھر کھانا تو پیپ ہو گئے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں پیے۔ پھر وہ دیکھ پانی منہ کے قریب کیا، پھر وہ نے گئے۔ اتار دئے کہ سوچ بکھو کہ ہم نہیں سنبھال سکتے، پھر انھوں نے اپنی آنکھوں کو پونچھا۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ آپ کو کس بات نے دلایا؟ فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے کسی چیز کو اور فرما رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے کسی کو آپ کے قریب نہیں دیکھا۔ سو میں نے پوچھ لیا، اے رسول اللہ! آپ خود سے کس چیز کو اور فرما رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دین حق جو میرے سامنے آگئی تھی۔ میں نے اس سے کہا ہاں، سے دور ہو جا۔ وہ پھر لوٹ آئی اور کہا کہ بیشک آپ مجھ سے بچ گئے لیکن آپ کے بعد والا ہرگز مجھ سے نہیں بچ پائے گا۔ (امام احمد بن ابی الدین)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے لئے دس طرحان پر تحریر فرماتے تھے، دس طرحان پر قسم قسم کی کھانے کی چیزیں، رنگی ہوئیں تھیں۔ پیٹھے پیٹھے روئے گئے، اور دس طرحان سے اللہ کرپے گئے۔

دیا سے بے دریغ اور انکی بڑست میں احادیث و آثار میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد سلف صالحین کے پس از چہ کی کئی اہمیت رہی ہے اسکا اندازہ اس موضوع پر لکھی ج س نے دانی کن ہوں سے کیا جا سکتا ہے۔ از پر پر مشہور کتاب میں یہ ہیں:

1. از چہ ابن ابی الدین رحمۃ اللہ علیہ
2. از چہ انکبیر المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ
3. از چہ ابن ابی عامر رحمۃ اللہ علیہ
4. از چہ ابن سری رحمۃ اللہ علیہ
5. از چہ ابن مہارک رحمۃ اللہ علیہ
6. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
7. از چہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
8. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
9. از چہ اسماعیل بن عوف رحمۃ اللہ علیہ
10. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
11. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
12. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
13. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
14. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
15. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ
16. از چہ ابوہام رحمۃ اللہ علیہ



### میرا پہلی کے دست و پاؤں

یہ دنیا کی بہت سی ہے جو انسان کو آخرت سے غافل کر دیتی ہے۔ چنانچہ قرآن و احادیث میں اس دنیا سے بچنے کی ایسی ہی بہت زیادہ دیکھی گئی ہے۔ درحقیقت آج دنیا کی بہت سی جہ سے دلوں میں گھر کے چمکی ہے جس کی جہ سے اے جادو مسلمانوں کی حیثیت سمندر کے جھاگ کے برابر ہو کر رہ گئی ہے۔ ہمارے سنے ضرور دہی ہے کہ ہم اس دنیا کی بے رشتی اپنے اندر پیدا کریں۔ انکی لذتوں میں اوجھنے کے بجائے لذتوں سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ ختم ہو جانے والی، کسی بھی لمحے ساتھ چھوڑ دینے والی، آپ دکھائی میں دل لگانے کے بجائے یاد کی دست ختم ہونے والی اور دلوں کرنے والی آخرت کے علم سے دل کو آواز کریں۔

اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کا مطالعہ کیجئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رزقِ حلال وافر مقدار میں عطا فرمایا ہے تب بھی ان صحابہ کو دیکھئے جن کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت سے نوازا لیکن اس دنیا کے بارے میں انکی عملی زندگی کیسی تھی۔ آج کل لوگ ان صحابہ کی مثال دیکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ صحابہ کے پاس بھی تو بہت پیسہ تھا۔ لیکن یہ حضرات صحابہ کی عمومی زندگی بھول چکے ہیں۔ ہمارے والدین اور صحابہ میں یہ فرق تھا جیسے دو دو ٹھیک، بچکے پاس پیسہ ہو، دلوں کے گھر میں کھانے پینے کی تمام چیزیں موجود ہوں، احمد سے احمد لوں انکو بھرسا ہو لیکن ایک کے گھر میں کسی عزیز کا انتقال ہو گیا ہو، کوئی علم ہو جو انکے دل کو اللہ کی اور اللہ کی گھلا رہا ہو۔

جبکہ دوسرے کے گھر میں کوئی علم نہ ہو آپ بتائیے پہلا والا گھر میں علم کے ہوتے ہوئے دنیاوی آسائشوں سے کس طرح لطف اٹھوا ہو سکتا ہے، وہ آپ اس کے لئے دنیا بھر کے کھانے اکٹھے کر دیں لیکن اس علم کے ہوتے ہوئے ایک نوادہ بھی دیکھئے، اس سے بچے نہیں اترتا۔ سب کے پاس بے شک سب کچھ تھا لیکن انکے دلوں میں آخرت کا علم اتنا شدید تھا کہ ساری دنیا بھر کے کچھ اللہ کی مثال دوسرے شخص کی ہی ہے، وہ بچے بھی موجود لیکن دل آخرت کے علم سے خالی۔

لہذا اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے، والدین صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال دیکھنا، نکل کر اپنی جگہ ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، جیسے والدین صحابہ کی سیرت اٹھا کر دیکھئے، کہ سب کچھ ہوتے ہوئے کہ علم میں زندگی گزار رہی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی جزاء و ہم ایک دن میں صدقہ کر دیتی ہیں اور شام کو افطار کے لئے کھانا بھی کر لیں، کھیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹے کی دعوت اس لئے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ ستر خوں پر دھرم کے کھانے بیٹھے تھے۔



## ایسا بھی کہہ سکتا ہے

دین سے دنیا کھاتا

عن امی ہريرة رضى اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
يخرج في آخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الفاس  
من اللبس يستنهم احلة من السكر وقلوبهم قلوب اللذاب يقول الله نبي  
تعترون اسم علي فحجروا ن فليس حلفت لابعن علي الا ليك منهم فتنة تدع  
الحليم منهم حبرا اناهم مذنب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا آخری زمانے میں ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے دار پہنے دنیا کھائیں گے۔ یہ لوگوں  
کو دکھانے کے لئے راہوں کا لہرو ہوا سے ہو گئے۔ انکی زبانیں شکر سے زیادہ بھٹی اور وہ  
بھینچوں کے دل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تجھے حق دھوکہ دیتے ہو؟ یا میرے اوپر ہی  
جرات کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم ان لوگوں پر انہی میں سے ایسا فتنہ مسلط کر دیا کہ انکے اہل  
عقل و راہ کی حیران رہ جائیں گے۔

فائدہ..... علماء نے اس کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ دین کو دنیا بنانے کی دولت  
کمانے اور عزت و جاہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنائیں انکے لئے یہ دھوکہ ہے۔ انکے علاوہ انکی کئی  
اصدیت ہیں جس میں یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ بعض جگہ خصوصاً علم دین حاصل کرنے والوں  
کے بارے میں دھیما آئی ہے جو اسکو دنیا کمانے کے لئے حاصل کریں۔

لبہ حلال کے کم ہو جانے کی چوٹیں کوئی

حضرت مہدی بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تمہیں تین چیزیں سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہ  
ہوگی: حلال کھائی سے حاصل کیا ہوا درہم، یا ایسا بھائی جس سے طبیعت رکھے یا کوئی سنت جس پر وہ  
عمل کرے۔ (مہربانی رضی اللہ عنہ نے "اللہ سہا" میں اس مضمون پر مہدی علیہ السلام سے روایت کیا ہے)

گائے بھانے کا فائدہ

گائے بھانے والے.... سو اور بتا دیں جائیں گے:

لشرب من مائس من امی العمر یسمونها بغیر اسمها یعرف علی ذؤ و سهم بالمعازف  
والمغفبات یحسب اللہ الاثر من یسجعل منهم القردة و الخنازیر ذؤ و لا سهم







1000

لئے سجدہ کی گئی ہے۔ یعنی عورتیں اور بچے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عورت کو حرام ٹھہرا کر یہ مفہوم رکھا ہے۔۔۔۔۔ سو مسلمانوں کو پتا چلے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تحقیق کو مضبوط رکھیں۔ اور عورتوں کے فتنے سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ رہیں۔ (قرآن مجید)۔

عن سعيد بن المسيب ر حبه لله عليه يقول ما ليس الشيطان من شئ الا  
 جاء من قبل السماء (ضع اليمين للنهار)

قرآن مجید حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیطان جب بھی (گمراہ کرنے سے) کسی سے ملے گا اس سے ہوا تو اس کے پاس عورت کی جانب سے آواز آئے گا وہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بھری ایک آنکھ (ضعیف البصر کی وجہ سے) کی چوٹی ختم ہوگئی ہے اور دوسری بھی ختم ہونے والی ہے لیکن مجھے اپنے بارے میں عورت سے زیادہ کسی چیز کا خوف نہیں ہے اس وقت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر چوبیس (44) سال تھی۔

موجودہ دور میں شیطانی قوتوں نے اس بات پر بے اثر کر دیا ہے کہ مرد و زن کے امتیاز کو عام کیا ہے۔ مسلمان عورتوں کو بیوہ و یتیم کی عورتوں کے نقش قدم پر چلانے کے لئے انھیں نے ان محنت چال بھیجے ہیں۔ جن جانوں کو خوبصورت نعروں، اشتہاروں اور جعلی دلربا سے ایب مزین کر کے دکھا رہا ہے کہ ماؤں، بہنوں کو اس چال کی طرف جانے سے روکنے والے اپنے دشمن، سماج کے دشمن، برقی و استحکام کے دشمن، آزادی و مساوات کے دشمن حتیٰ کہ اسلام و دین کے بھی دشمن نظر آتے ہیں۔ جو بھیڑیہ انگلی ناک میں گھسائے رکھے بیٹھے ہیں وہ انکے نزدیک امن کے پاسبان، حقوق کے ظہور دار، مسیحے نسواں خیرے۔ شرع و حیا، عدالت و پاکدامنی گذرے وقتوں کی بات ہوئی... اب تو جو اس شخص سے جتنا لوٹیج لے دی معزز دینی دانشور، دینی لیڈر... لہذا قوم کی دنیا ہی اسی مردہ لاش کے پیچھے بھاگ رہی ہیں... اس ہنگامہ میں باپ کا از حالہ دنیا کا روپ نہ کہیں گرا اور کتنے مردوں کے ہیروں بننے چلا گیا۔... کیونکہ ٹر نہیں... بس ایک روز ہے... مردوں سے آگے نکل جانے کی دوزخ... لاگو یہ بتوان نہیں جائیں گی یہ صرف نعروں ہے۔ جو مردوں نے عورت ذات کا استحصال (Exploitation) کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔ حقیقت سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ انھوں نے عورت ذات کو غلامی کی زندگی سے نکال کر سڑکوں، ریل پاتھوں اور دفاتروں میں حرور بنا کر ڈھکیل کیا ہے۔ یہ جی تندیاب کے بھیڑیے ہیں جو اپنے حق کو صرف ایک سی خطر سے دیکھتے ہیں۔

اس پر کھڑا ہوا۔ اس نے کہا: "اچھی بات کہی، مگر کیا ہے؟" "اچھی بات کہی، مگر کیا ہے؟" "اچھی بات کہی، مگر کیا ہے؟"



### ایسا کسی کے پاس ہے

کے یا عورتوں کے؟ عورتوں سے دختریں اور سڑکوں پر مزدوری کر کے دنیا کی کسی قوم نے ترقی نہیں کی۔ یہودیوں کی چاکری کر کے کوئی قوم کامیاب نہیں ہوئی۔ مزدور بھرتی ہوئے اور مزدوری فارغ کرنے لگے۔ یہ آپ کے صنعتی انتھاب سے آپ تک کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

مسمان، ہینوں، سوچا پائے کے کامیابی، وہ نہیں جو انیسویں صدی کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ کامیابی وہ ہے جسکو اللہ اور اس کے پیچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ ان کے لئے یہود، نصاریٰ کی فاسق عورتیں، رول، بائی نہیں ہوئی چاہیں بلکہ مہارت، انجینئری اس بات میں کہ عورت ذات انگوڑوں، دلوں، دماغ کے اسی میں عزت ہے اسی میں کامیابی۔ اسی میں مرد کی برابری ہے اور اسی میں معاشرے کی تعمیر و ترقی پنہاں ہے۔

عورتوں کے سرکش ہو جانے اور جو انوں کے فاسق ہو جانے کا بیان

عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :  
كيف يسكنكم ايها الناس اذا طغى نساكنكم وفسق قباكنكم؟ قالوا يا رسول الله ان  
هذا لكان؟ قال نعم والله عند الله امر عظيم طغى في الاوسط

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم کو سکون ملے گا اگر عورتیں فاسق ہو جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے؟ چھوڑو اللہ کے رسول یہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

عن رجل من الصحابة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليست شعري كيف اعصى بعدي حين تبيختر وجمالهم والمروح  
نساكنهم اوليت شعري حين يصيرون عصفين: عصفان عاصي نحوهم في سبيل  
الله وعصفان عمالا لغير الله ورواه ابن عساکر في "دار المعامير"

ترجمہ: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: کاش! اچھا ہے بعد ازاں امت کی حالت کاظم ہونا کہ جب ان کے مرد حکمران چال چلیں گے اور ان کی عورتیں جادو سے ان کی جھوٹا کاش دکھانے کا حال مصوم ہوں کہ جب وہ انہیں کے ہوجائیں گے ایک قسم ان لوگوں کی جو اپنی گونہیں جہاد میں بچنے کے ہو گئے (اہم بات کے لئے) باقی حصہ دوسرے حصہ کو کہ غیر اللہ کے لئے عمل کرتے ہو گئے۔



### سید احمد علی کے دست و پاؤں

عن امی ہريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
صنفان من أهل النار لم أرهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها  
الناس ومساء تكاسيات عاريات مائلات مانطات رؤوسهن كأسنمة البخت  
الماندة لا يمدخلن الجنة ولا يجدن ريحها فان ربحها ليوجد من مسيرة كذا  
وكلها (صحيح مسلم مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جنہیوں کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ لوگ جنکے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح  
کوڑے تھے ان سے لوگوں کو مارتے ہوئے باور دو عورتیں جو کپڑے پہنے ہوگی (لیکن انکے  
پادجو باور بند ہوگی) (مردوں کو اپنی طرف) لٹک کر تکی ہوگی اور خود بال ہوتی ہوگی۔ انکے سر جلی  
ہوئی ہوگی کے کوہاؤں کی طرح ہونگے۔ یہ جہنم میں داخل نہیں ہونگیں گی اور ہی جنت کی خوشبو  
سواگت نہیں کی۔ چھٹ جہنم کی خوشبو اتنی دور کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جملوات میں سے ہے جس میں آپ نے بعد میں  
آنے والے حالات کی خبر دی ہے۔ اس حدیث میں عورتوں کے فیشن کی خبر دی گئی ہے۔ عورتیں  
ایسے کپڑے پہنیں گی جس سے ستر چٹی نہیں ہوگی۔ انکا بناؤ سنگھار مزید نکس و آرائش صرف اسلئے  
ہوگی کہ غیر مردانگی جانب بال ہوں۔ عورتیں سر کے بالوں کو اوپر کی جانب اکٹھ کر کے جودا  
باندھیں گی جو اونٹنی کے کوہاں کی طرح لٹھے ہو گئے۔ سنا ہے آج کل کی دانتوں کو بھٹی پار دالنے  
اسی طرح تیار کرتے ہیں کہ انکے سر اونٹنی کے کوہاں کے مانند لگتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے۔

دیا زیا پلستر در پلستر      جب کوہاں سر باندھا ہے سر سے

لٹک کر رہ گئی ہے داندہ بھی      دانت آئی ہے بھٹی پار سے

چونکہ ہمارا سچا ٹھکانا مشرق و مغرب میں مقیم ہے لہذا دور ہائیڈروپوں کے پاس گروی۔ کچکا  
ہے سو جیسا بھرتی ٹھوس میں دیکھا اسی کی کالی شرع گروی اور اس پر فیشن کا چب ڈا کر پانو  
کر لیا۔ حالانکہ کتنے چمٹے لکھے ہیں۔ جنکو یہ علم ہے کہ جلیڈا لیا نہیں اور دلی دلوں کے فیشن کو  
ڈچ انی کرتا ہے۔ یہ قوم کے تمام کمزور ہی یہودی ہیں۔ جو اس امت سے ہر وہ کام کرنا چہتے  
ہیں جس سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ ہندیا ایسے ہی فیشن نکالتے ہیں  
جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ناراض ہوا اور انکا رب (انکس) خوش ہو۔ بیواؤں حور پر اس  
پہلی تہذیب کے فیشن کے خالق یہودی ہی ہیں جو "کسٹورڈ" میجر جن حور بارہوا جیسے عظیم اداروں



سے فارغ ہیں۔

عورتوں کے بڑے آپریشن کی قوشن گوئی

عن ابن ہریرۃ رحمہ اللہ عنہ اندہ قال لہو علین المرءۃ القلیبقون بطنہا ثم لہو علین ما فی الرحم فلیبدن مخالفاً للولد وادہ من امی حینہ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: ضرور عورت کو بچکا  
ہے گا، پھر اس کا پیٹ چاک کیا جائے گا تاکہ بعد از چاکرہم میں ہوگا اسکو لے لیوہے گا بڑا کا  
ہونے کے خوف سے اسکو نکال پھینکا جائے گا۔

فائدہ۔۔۔ بچے کی پیدائش کے وقت خواتین کا بڑا آپریشن کرنا عالمی ادارہ صحت کی خصوصی  
ہدایات کا حصہ ہے۔ ملک بھر میں پمپلی این جی او ڈی کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ کسی طرح سب  
عمر پر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیا جائے۔ این جی او ڈی کی جانب سے چلائے جانے والے اسپتالوں  
کے قصبے جیب و غریب ہیں۔ باطل تو عین یہ کوشش کر رہی ہیں مسلمانوں کے بچے کم سے کم پیدا  
ہوں۔ این کم کے بارے میں بھی اکی کوشش یہ ہے کہ بڑے پیدا نہ ہوں۔ اسکے لئے خدا کا نام اور  
مشروبات کے اندر انھوں نے مختلف کیمیکل ملائے ہیں۔ جیہ کہ جنرل وار کے بارے میں محترم  
مفتی ابو لہبہ شاہ صاحب (اللہ اکی عنایت فرمائے۔ آمین) نے اپنی کتاب ”دجال نکوت“ کب  
کہاں ”میں لکھا ہے کہ جنرل وار میں ایسے کیمیائی اجزاء ملائے جاتے ہیں جتنے سبب فریکوں کی  
پیدائش کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔ کوئی بھی جنرل وار فریک لیکری لگائے تاکہ اسے لئے ضروری ہے کہ وہ  
یہ فکر سے ضرور ہائی میں ملے گا۔ اسکے بغیر اسکو لیکری کی اجازت نہیں ملے گی۔

یورپ و امریکہ میں کامیابی سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے بعد، یہودیوں کا زور عالم  
اسلام کی آبادی کو کنٹرول کرنے کی جانب ہے۔ اسکے لئے بے شمار طریقے استعمال کئے جا رہے  
ہیں۔ ابتدائی کوششوں میں یہ ہے کہ عوام کو میڈیکل ڈریسنگ بڈنڈ خدا کا نام اور مشروبات کی طرف  
دراجم لے۔ ان میں فیکٹری، کوکا کولا اور مشروب ”اسر فیرست“ ہے۔

غذائیت سے بھرپور اشیاء سے لوگوں کو ہڈ کر، گر، گر، گر (Pizzaz) اور دیگر فاسٹ فوڈ کا  
مدد دیا جاوے گا۔ ان چیزوں کے استعمال سے ہیئت تو ضرور بھرپور ہوگا مگر ان سے لیکن انسان کی  
قوت و تہذیب کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اسکا اندازہ آپ جہاں جائیں کر سکتے ہیں۔ آپ ایک فاسٹ فوڈ  
کھانے والے کو دیکھئے، دوسری جانب تھوڑی غذاؤں کے استعمال کرنے والے کو دیکھئے۔ دیکھئے







وَمَا مَسْرُورٍ عَلَيْهِمْ

تَنكُرُوا مَا كُنْتُمْ فَلَاحُذَرُوا عَلَيْهِمْ لَا يَصْبِيحُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ (مَعْلُومٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت مہدائے بن محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں سے حد دے جس میں داخل نہ ہو جن پر عذاب نازل کیا گیا اور یہ کہ تم راستہ رہو اور اگر روئے نہیں آتے دست داخل ہو، کیسے تمہیں بھی وہ پہنچنا چاہئے جو انکو پہنچا۔

حضرت مہدائے بن محمد رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد قوم شوم (حجر) کے جاتے ہیں آئے اور انکے کوئیں سے پانی بھرا اس پانی سے آگ کو گندھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پانی بھرا کیا تھا اسکو پھالے کا ٹھم فرمایا اور آگ (جو اس پانی میں گندھا تھا) سمیٹا تھا، لوٹ کو کھلانے کا حکم فرمایا، اور صوبہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ اس کوئیں سے پانی بھریں جس سے (صالح علیہ السلام کی) لاؤٹنی دینی چلتی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو کثیر الداری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرود تنوک میں لوگ اصحاب حجر (حجروں والے) کی جگہ دیکھنے دوڑے چلے جاتے تھے۔ اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو لوگوں کو باز دی گئی الصلاۃ جامعۃ حضرت ابو کثیر الداری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو بکڑے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تم لوگ ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا؟ یہ سن کر ایک شخص نے آواز لگائی "یا رسول اللہ ہم ان اصحاب حجر پر انجیب کرتے ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تمہیں ان سے بھی زیادہ قہر کی خبر نہیں دیتا؟ تم ہی میں کا ایک شخص تمہیں ہم سے پہلے والوں کی خبر دیتا ہے اور جو تمہارے بعد ہونے والا ہے انکی بھی۔ لہذا (دین اسلام پر) بہت قدم ہو اور سیدھے رہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے عذاب کی جگہ پر دانت کرے گا۔ اور مستحق میں ایسے لوگ ہوں گے جو کسی چیز سے اپنا دفاع نہیں کر سکیں۔" (مسند احمد، ج ۱۶ ص ۱۵۱)

فائدہ: لوگوں کو باطنی تہذیب کی طرف راغب کرنے کے لئے آثار و قدیرہ کے کام پر بہکم شروع کی گئی ہے اس سے ہر مسلمان کو چہنا چاہئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر راضی ہونے کے بعد مفاہات و جنود و ازاو، چرچہ و ابرو، نجیت و کھ سے محبت کرن اور ان پر فخر کرنا۔ اسلام لانے کے بعد جاہلیت کی طرف لوٹ نہ آئے۔ دشمنان اسلام ان کاموں کے لئے کمر بستہ و اگر کے فنا ہو رہی نہیں کرتے۔ وہ اسکا نتیجہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس طرف



### ایک ہی کدو سے خوشی

انے کے بعد اسلام سے انکار شدہ کسی قدر وہ چائے گا۔ میوزیم میں آرٹ کے نام پر بھی شیطانی تہہ بیوں کی عبادت جنوں میں بھائی جاتی ہے۔

کافروں اور اللہ کے ناقربانوں کے ساتھ رہنے کی ممانعت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بری من کل مسلم یقیم بین الظہور المشرکین مطلقاً یا رسول اللہ تم قال: لا تراء ہی لوار اھل الذرورۃ اور ذرورۃ والظہور مدنی۔ (مسند صحیح) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریبائے میں ہر اسی مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان رہائش رکھے۔ صحابہ نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان اور مشرک ایک دوسرے کی آگ خند کاغیس۔

فائدہ: ... تاکہ دیکھنے سے مراد گھر میں کا اور دور ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کو ہجرت پر ابھارا ہے کہ انکو کافروں کے ملک میں لٹک رہا ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ البجلي، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من اقام مع المشرکین فقد برئت منه الذمہ اور وہ الظہور مدنی (مسند صحیح) ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ البجلي رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مشرکین کے ساتھ رہائش اختیار کی وہ از حد سے بری ہے۔

عن سمرة بن جندب، وحی اللہ عنہ اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معه فانه مثله ورواہ ابو داؤد بسند صحیح ولفظ ۷۷۲۳ و الطبرانی ۵۷۵۶

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کافر کے ساتھ اشتقاق کیا اور کافروں کے ملک میں سکونت اختیار کی جنگ وادائیگی جیسا ہے۔ فائدہ: علامہ شمس المکی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ عین البصیرہ میں اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ایسا شخص جہنم و جہنمی کا ہر کافروں جیسا ہے۔ کیونکہ اللہ کے دشمن کی جانب متوجہ ہوں اور اس کو دوست جتنا لازمی طور پر اس مسلمان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا اور جو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے اس کو شیطان دوست جیسا ہے۔ اور اسکو کفر کی جانب لے جاتا ہے۔ علامہ بخاری نے فرمایا یہ بات کچھ میں آنے والی ہے کیونکہ دوست کی دوستی اور دشمن کی دوستی دونوں ایک دوسرے



### مباحثہ نبی کے دست و پاؤں

کی خدمت میں اس حدیث میں دل کو اللہ کے دشمنوں ساتھ ہونے سے روکا گیا ہے۔ اور ان کے ساتھ اختلاف اور معاشرت اختیار کرنے سے روکا گیا ہے۔ (ابن ماجہ)

عن مسروق عن جندب بن جندب عن عبد اللہ بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تباکسو المشرکین ولا تباکسوهم فمن ما کبہم لو جامعہم فلیس منا۔ ورواہ البخاری وصحیحہ علی شرط البخاری۔ وقال النبی وصحیظہ علی شرط البخاری ورواہ الطبرانی وصحیظہ

ترجمہ: حضرت سرہان بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کافروں کے ساتھ سکونت اختیار نہ کرو اور ان کے ساتھ اختلاف کرو، جو جس نے ان کے ساتھ سکونت اختیار کی یا ان کے ساتھ اختلاف کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور اسکو بخاری کی شرط پر بھیج دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر بھیج دیا ہے۔ نیز اسکو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے)

”لیس منا“ کا معنی

شیخ الاسلام حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ”معارف مدنی“ میں لیس من کے معنی میں بیان فرماتے ہیں: ”یعنی وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے“ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ تفکر و خطاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لیس منا و خبیث کا ایسا جملہ تھا جو ان مسلمانوں پر آپ استعمال فرماتے ہیں مرتد و فطری کفر کی جگہ کفر سے کوئی بہت ہی قریب اور اسلامی زندگی سے بہت ہی اہل حال و عادت کا اتنا ناگوار تھا، عام معاشی و معنوی سے یہ حالت زیادہ سخت اور کفر فطری سے کم ہوتی تھی۔ اس لیے ضروری نہیں ہے کہ لیس منا کے یہ معنی کئے جائیں کہ لیس علیٰ ہدیہ یا ناگوار ہری مخلوق کو چھوڑ کر کوئی اور تاویل کی جائے یا کوئی کمال پر محمول کیا جائے۔ صحابہ شریعت سے جن کاموں کے لئے جو احکام دئے ہیں اور جو الاملا استعمال کئے ہیں حق نہیں کہ تاویل تو یہ کر کے ان کے لغوی مفہوم کا زور دیا جائے کی کوشش کریں یا ان کی کوشش جنہوں نے کیں انہوں نے مسلمانوں کو اسلام یا ایمان کی عملی زندگی سے محروم کر دیا۔ یہ جو آج تمام عالم اسلام میں دہکتی مسلمان مملکت ایک قلمرو میں مرتقی و فحی زندگی بسر کر رہے ہیں اگرچہ اعتقاد و افہام سنت پر نے کا دعویٰ کرتے ہیں۔“ (معارف مدنی ص ۱۰۵)



### ایسا ہی کہہ سکتے ہیں

حضرت مدنی رحمہ اللہ علیہ کے فرماتے ہیں:  
 ”یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک شخص کتابی فاسق و فاجر ہو لیکن اگر چند زراعی حکماء میں ہمارا ہم  
 دامن ہوتا ہے تو ہم اس کو دنیا کی سب سے بہتر مخلوق سمجھیں گے۔“ اور ایک شخص کثرتی  
 صاحب عمل و صلاح ہو لیکن چند اخلاقی جزئیات میں ہم سے حلق نہیں تو پھر اس سے زیادہ  
 شراہر ہو ہمارے نظروں میں کوئی اور نہیں ہوتا۔“ (میں)

آخر میں فرماتے ہیں: ”ایسے منا کے صاف متکی ہو ہیں کہ ہم میں سے نہیں یعنی مسلمانوں  
 میں سے نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی کسی جماعت پر بطور جنگ و قتل کے  
 ہتھیاراٹھا، ایک ایسا فعل ہے جس کے کرنے کے بعد انسان مسلمانوں میں شری ہوئے کے قتل  
 نہیں رہتا۔“ (میں)

نوٹ: کافروں کے ملک میں رہنے سے حلق فقہاء کرام رحمہ اللہ علیہ نے فہم کی کتابوں  
 میں تفصیلی بحثیں کی ہیں۔ لیکن آج مسلمان اس معاملے میں بھی احتیاء نہیں کرتے۔

استقامت کا ارشاد ہے: **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ  
 وَالْعُدْوَانِ۔** (النساء: ۷۸) ترجمہ: تم اپنی اور تمہارے کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون  
 کرو اور گناہ اور سرکشی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔

حضرت حمزہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیر پر مدعو  
 کیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اٹھے گھر کے دروازے کی آواز سنئی، پتا چڑھ گیا کہ داخل نہیں ہوئے۔  
 میزبان نے کہا کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو  
 جیسے لوگوں کے ساتھ رہا وہ انہی میں شمار ہوگا، اور جو جیسے لوگوں کے مل پر رہا وہ انہی میں  
 شریک ہوگا۔“ (مسند ابی یوسف)

فہم کا حکم دینے والے کے بارے میں

عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قسمت النار سبعين جزء الا اقر تسعة وستين  
 جزء (ابوداؤد احمد ج: ۲۳ ص ۶۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فریاد جہنم کی آگ کو ستر حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ابھر (۶۹) حصے آگ کا حکم دینے والے کے



## معاہدہ کی صورت میں

لئے اور ایک حصہ قاتل کے لئے ہے۔“

مسلمان کے قتل پر یہ ذکر کرنے والا

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعان عینی قتل مؤمن بفسطوط کلمۃ لقی اللہ عز وجل مکتوب بین عینہ آپس من رحمۃ اللہ وسر اس ماجہ ۱۸: ۴۷۱ الس الکبریٰ للبیہقی ۱: ۶۲۹

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھے کے ایک جڑ سے بھی کسی مسلمان کے قتل میں مدد کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس بدل میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا ”اللہ کی رحمت سے ماچیں۔“

فائدہ یہ حال اس شخص کا ہے جس نے مجھے کے ایک جڑ سے مسلمان کے قتل کی مدد کی جیسی پورا جملہ ”اسکو قتل کرو“ نہیں کہا۔ بلکہ صرف ”اچھا“ ”اسکو قتل کرو“ ”سوائے شخص کے ہرے میں یہ مدد ہے۔ پھر مشرف احمد کرزئی باوری لکھا کہ اور جملہ طالبانی جیسے لوگوں کا یہ سنے گا جنہوں نے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل میں امریکہ کی مدد کی۔ ہم برصغیر کے لئے عیاروں کو ہوائی اڈے دے دیے۔ کرزئی میزائل مارنے کے لئے اگلے بڑی جڑوں کو اپنا سمندر دیا۔ مگر مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے طالبان ہزار ہزار ہیں۔ سرزمین پاکستان سے کی گئیں۔ کتوں کی زبانی ان قاتلوں کے حق میں نہیں۔ کتنے غم مسلمان شہداء کے خلاف زہر لگتے رہے اور اگلے رہے ہیں۔

کاش اکوٹی تو ہوتا جو شہداء کے قاتلوں کے قتل کے لئے بھی صادر کرتا۔ کوئی تو ہوتا جو امریکیوں اور ان کے معاونین سے قصاص کا مطالبہ کرتا۔ ایسا لگتا ہے کہ سب قاتل کے ساتھ ہیں۔ بن ہازی کا کیا ہے وہ تو مشرف اور اس کا نواسہ بھی کرتا رہا۔ مسلمان قاتل کرنے والے کا گرواں کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے۔ ان کا گرواں کا ساتھ دینے والوں کے بارے میں سب دھتکہ کا کہہ رہے ہیں؟ کسی کو پروا نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ سب احمدی خانہ بیری قوم کے قاتلوں کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ بھگت سنگھ (قاتلوں) کے اشارہ اور سے بھتی بگڑتی ہیں۔ انہی کے لبوں کی جھنجھٹ سے جھدے ہاتھ جاتے ہیں۔ بھاری طاقت دھڑکتی اور فرے ہیں۔ چارے مختلف ہیں لیکن

دعا سب کا ایک ہے وہ یہ کہ قاتل جو چاہے کرتا رہے لیکن شہداء کے لئے یہ چاہئے کہ وہ ان کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھائیں۔ اس سے اسلام دھام ہو جائے گا۔ یورپ امریکہ ملک چین اسلام جو فقر پر دھمکے ہوئے ہیں اور انہیں ڈاکٹران اسٹریٹ کو بھی اپنی پیٹ میں بیٹے والا تھا۔ ایک



### بائیں کی سمت

ہوئے گمراہی مغرب اسلام سے خطر ہو جائی گے۔ اور اے لئے لندن و واشنگٹن کے دورے مشکل ہو جائیں گے۔ سوا کل گن کر رہے ہیں سے اسکو برا بھلا کھورندل سے بھی براہن ہو بھی مسجد کو یہ سے منارج نہیں ہو گے۔ لیکن مقلوبین کے لاق میں ملکا بکھو کر یہ "حکمت و صمت" کے خلاف ہے۔

بیا اللہ یا ربنا اننا نلککو الیک ضعف قلوبنا وقلۃ حیلنا وھو اما علی الناس۔ نحن غرباء یا رب العرش العظیم یا اللہ یا رب الہم انی کمزوری قلبی تدبر اور کمزوری کا، تجھ ہی سے غمگینی کرتے ہیں۔ اے مٹی عظیم کے رب! ہم غرباء ہیں میرے سوا اور کوئی نہیں! عظمیا عظمیا اللہ یا مہیت۔

مسلمان کے گن میں بدترین بڑی بات ہے کہ دینی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس جگہ کمزور ہونے سے بھی منع فرمایا جہاں خدا کسی مسلمان کو قتل کیا جائے، کراہتی، ناراضگی اس جگہ پر آئے تو بدترین لوگ بھی انکی لپیٹ میں آ جائیں۔

حضرت نرسا ابن ساریس رضی اللہ عنہ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ان سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مقلوب کے پاس موجود ہو مقلوب ہے اسکو عذر قتل کیا گیا ہو جسکے نتیجے میں اللہ کی ناراضگی آئے اور تم بھی انکی لپیٹ میں آ جاؤ۔ (طبرانی)

### گرم پتھروں کی طرح فتنے

و عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال: اتکم الفتن نورس یا شیف، ثم اتکم نورس بالو حلف، ثم اتکم سوراء مقلعہ، (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ) حسن ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر فتنے آئیں گے جو تم پر پتھر کے پتھر پائیں گے۔ پھر تم پر فتنے آئیں گے جو گرم پتھر پائیں گے پھر تم پر ایسے فتنے آئیں گے جو تار یکہ سیاہ ہو گئے۔

فائدہ: اسکا یہ مطلب ہے کہ پہلے فتنے قدرے ہلکے ہونگے جو ہم اور دین پر کم اثر انداز ہو گئے۔ اسکے بعد آنے والے فتنے پہلے والوں سے زیادہ سخت ہونگے جو ہم اور دین پر زیادہ اثر کریں گے۔ پھر اسکے بعد تار یکہ سیاہ فتنے ہونگے جن میں حق و باطل کی پہچان بہت مشکل ہوگی۔ لوگ ظاہر و کج کار اور منافقین کی کراہی کو حق سمجھیں گے۔

و عن عامر بن واہب قال حذیفہ رضی اللہ عنہ: ینکون ثلاث فتن امر معة



### ربا کہی کی حدت میں

تسوفہم علی الدجال الی تو می بالشف و الی تو می بالرحف و المطلعة الی  
تزوج کموج البحر نصف ابن امی شیہ حسن

ترجمہ: حضرت عامر ابن الدجال رحمہ اللہ علیہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ (لوگوں) کو وہاں تک لے جانے کا (وہ میں نے دیکھا ہے کہ وہاں تک لے جانے کا) (دوسرا) وہاں تک لے جانے کا (تیسرا) سیاہ تار ایک کترو جو سند کی سوجوں کی طرح سوجھتا رہا ہے گا۔

فائدہ:۔ اس روایت سے بھی ہم اپنے اس دور کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس دور سے گزر رہے ہیں۔ اس میں کتنوں کے بعد جو چاہتا ہوگا وہ وہاں کے آنے تک پہنچے گا۔ یہ چاہتا ہوگا کہ وہاں تک پہنچے گا۔ ایک دوسری حدیث میں اس پر بھی ذکر آیا ہے۔ یہ حدیث سند احمد میں ایسا اور متعدد ک حاکم رحمہ اللہ علیہ میں ہے:

عن عمیر بن حانی قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی ذکر النقص فاکثر ذکرہا حتی ذکر فیہ الاحلاس فقال قتائل وما فیہ الاحلاس یا رسول اللہ فقال فی حزب وھرب ثم فیہ المسراء ذھبھا من تحت القمی ورجل یزعم انہ منی ولبس منی اما ازلانی المظنون ثم یصلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فیہ الذھباء لا تدع احدا من ھذہ الامۃ الا لطمۃ لطمۃ اذا قبل القطعت تعادلت یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافر احمی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا ینفک فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان فاکھم فاکھم واکھم واکھم من یومہ او من غدہ وسند احمد ۲۱۶۸۔ سنن ابی داؤد۔ مسند ک حاکم) قال صحیح الاسناد وھو الذھیر حیدۃ اللہ علیہ

ترجمہ: "حضرت عمیر رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنوں کو بیان فرمایا اور انکو تفصیل سے بیان فرمایا۔ یہاں تک کہ احلاس کے کہنے کو بیان کیا۔ کہ میں نے چاہا یہ احلاس کا کترو کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ کترو فرار کترو بار بار۔ دل کے لٹ جانے کا ہوگا۔ پھر خوشحال و آسودگی کا کترو ہوگا۔ اس کا احلاس ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے لٹے گا جو یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ کھٹکھٹ سے ہے حالانکہ وہ کھٹکھٹ سے نہیں۔ بلاشبہ میرے اہل بیت و خاندان میں ہیں۔ پھر وہ ایک اہل شخص پر متعلق ہو جائیں گے۔ پھر تار ایک کترو ہوگا۔ یہ کترو بار بار ہوگا۔"



میں نے اسے دیکھا تھا۔

کہ امت کا کوئی فرد نہیں ہے کہ جس کے فیصلے سے اسکو زندگیاں۔ جب بھی کہا جائیگا کہ یہ فیصلہ ختم ہو گیا تو وہ مبرا ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں آدمی صبح کا سو من ہو گا، درشام کو کا فر ہو جائے گا۔ لوگ اسی حالت پر رہیں گے یہاں تک کہ وہ ایموں میں بٹ جائیں گے آپ ایمان والوں کا خیمہ جس میں داخل خلق نہیں ہو گا، دوسرا خلق والوں کا خیمہ جس میں داخل ایمان نہیں ہو گا۔ تو جب تم لوگ ان طرح تقسیم ہو جاؤ تو ایمان والوں کا آنگہ در آن کہ آج آئے پاگل آئے۔" (۱۱/۱۰۰ ص ۱۰۷ کے حتمی بحث ص ۱۰۷)

نوٹ: علامہ صراحتاً دین الہی رضی اللہ علیہ نے اس حدیث کو سلسلہ الصحیحۃ (نمبر ۷۷) میں لکھا ہے۔

فائدہ... چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ چوتھا فن ہے جسے وہ سہاوا ہوگا۔ اس فن سے  
میں وہاں کی دہلیز کے اثرات ہونگے۔ کچ کو صحت، صحت کو کچ، کچ کو جانے گا۔ حق کو باطل  
اور باطل کو حق دکھایا جائیگا۔ سچا کو دھماں، دھماں کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ مجاہد کو دہشت  
گرد اور دہشت گرد کو امن و سلامتی کا پامبر بنا کر پیش کیا جائے گا۔ جن کے دلوں میں دشمن (دنیا  
کی صحت اور صحت کا خوف) ہوگا وہ اس راستے کو اختیار کریں گے جہاں انکا جان و مال خطرے  
میں نہ پڑے۔ نفسانی خواہشات پر آنکھ نہ آئے، چنانچہ جو دھالی قوتیں دکھائیں گی یہ اسی کو حق  
تسلیم کریں گے۔ جبکہ وہ لوگ جو ہر قیمت پر اپنے رب کو راضی کرنے کا فیصلہ کر چکے  
ہو گئے... دنیا کی ہر دولت کا کراؤ غربت کے کڑاؤں کا سوداوں میں سلچکے ہو گئے... راجا حق  
میں آنے والی مشکلات و مصائب... ہوں، دھڑانوں اور طیروں کی گنگن کرکج آنکھوں دلوں پر اتنی  
برسی ہوگی کہ دل کے کونے کونے سے غلو کی کا زور و اس طرح اڑ گیا ہوگا کہ بس دل میں ایمان  
ہی بچ گیا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ اپنے نور سے ہمراہ چلے جسکے ذریعے یہ لوگ ٹوپ  
ہر کیوں میں بھی۔ باطل کو اس طرح پہچان رہے ہو گئے جسے خوف و انتہاء کے سودج کی روشنی میں  
چیزوں کو پہچانا نہ جاتا ہے۔ دوسرے دوسرے لوگ الگ ہوتے جائیں گے۔ نہ اعلیٰ ایمان  
والے جن میں اور براہِ راجا غلو کی نہ ہوگا۔ خاص غلو والے جن میں دلی کے دانے کے برابر بھی  
ایمان نہ ہوگا۔ باطل قوتوں کے خوف... لالچ... کاہنہ باری... تو کئی بھیجے جانے کا  
اور گرفتار ہو جانے کا اندیشہ دنیا کی بھی چڑی امیدیں ان تمام چیزوں نے لوگوں کے  
دلوں سے ایمان کو اس طرح نیچے ڈال دیا کہ اب فکر ایمان کی گلی دل میں باقی نہ رہا ہوگا۔



## قومیت اور وطنیت کا فرق

مسلم جو یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر اس قحط نے انتہائی مہلک ضرب لگائی ہے اس کے اثرات پانچل ایسے ہیں جیسے ایک زندہ آدمی کے تمام اعضاء کاٹ کر الگ الگ کر دئے جائیں، ہاتھ الگ پڑے ہوں، پی الگ، انگلیں الگ ہوں، دھڑ الگ، سینہ کھینچا ہوا سر کہیں۔ قومیت و وطنیت کے قحط نے اس حد و حدت کی پہنچ حاصل کی ہے۔

### قومیت اور اسلام

دور جاہلیت میں روایتی اور دشمنی کا سیدہ قبائلی معصیت ہوا کرتی تھی۔ مختلف قبیلوں میں اتحاد و مخالفت کی بنیاد پر معاشرتی تعلقات استوار ہوتے۔ قبیلے کے کسی بھی فرد کی کسی سے لڑائی ہو جاتی تو وہ تمام قبیلے کی عزائی تصور کی جاتی۔ اتحادی قبیلے پر بھی اس قبیلے کی مدد کو آنا ضروری ہوتا اس بات سے کسی کو شک و کاہت نہ ہوتا کہ کون کون کا عالم ہے کون مظلوم۔

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے کے بعد تمام جنوں کی نفی کی اور مشرکین عرب نے جتنے بھی بت خار کئے تھے لالہ کے ایک ہی وار میں سب کو مسمار کر کے رکھ دیا۔ آگائے ۱۱ جہن بدام انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصورات کو باطل قرار دیا اور تعلقات کی بنیاد کو کل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر استوار کیا۔ قبیلے تو مہم اور وطنیت کے جنوں کو پاش پاش کیا۔ جس نے کل پڑھا اور بھائی قرار پایا اسکے دکھ درد میں شریک ہو جانا خیال نہ کنا حتی کہ اس کے لئے جان تک دینے کا اعلان کیا گیا، جبکہ اسکے خوئی رشتے دار جنوں نے اس کو کالہ کیا اور دشمن قرار پائے۔ مگر جو عید نے ان سب کے دلوں میں ایسی جگہ بنائی کہ ہر ایک کا رزہ بھڑائی گئے کی خاطر ہو گیا۔ جو اس گلے کا ہوا اور اٹھا ہوا، جس نے اس کا اٹھا کر دیا اور اٹھا کر اٹھانے والی محبت اس گلے کے غشی اور ظلمت بھی اسی کی خاطر روختی بھی اسی کے لئے اور دشمنیاں بھی اسی کی بنیاد پر قائم ہوئیں۔ کوئی دم سے پاتا تو کوئی دوس سے لگن کل پڑھ لینے کے بعد سب ایک جان ہو گئے۔

دور جاہلیت میں پہلے تو مہم اور قبیلوں کی آواز پر جگہ و چل کر گئے تھے اب اٹھا کر دینا بھی کل پڑھ اسی کی خاطر جگہ تھی اسی کی خاطر صلح۔ جو اس گلے کی خاطر جان دے گیا نہ جان نہ دے



اسانکے لئے ہتھیاروں کا اعلان ہوا اور جس نے اس کلمے کے علاوہ کسی تعصب کی بنیاد پر جان دی  
دینا کا مقرر کیا۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر تہ مبارک میں اپنے واقعات ملتے ہیں کہ جن میں افراد آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرب قومیت کی بنیاد پر جو میں شریک ہوئے اور دوسرے کلمے لیکن  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کو صرف وہی لوگ پسند ہیں جنکا سب کچھ سچی  
کلمہ ہوا۔ انکے علاوہ تمام واقعات مصیبت و ہلاکت ہیں۔ قتل و لالہ، بیوپ چڑے لیکن اس کلمہ کی  
سر بلندی اور دین کے نفاذ کی خاطر ہوتا اس عمل پر رشتے بھی سلام بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی داد اس  
کی قسمیں کھاتے ہیں، انکے ہارے میں دھچکت کی بلندی کے اعلاجات کے جاتے ہیں۔ لیکن اگر  
کوئی اپنی قوم، قبیلے یا وطن کی بہت سے جنگ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ مصیبت اور ہلاکت  
ہے۔ اور اس پر جان دینے والا ہلاکت کی موت مرتا ہے۔

وخلیت بنت جلد اسلام

دشمنان اسلام نے مسجد مسلمہ کو خلافت سے محروم کر کے چھاس سے دائرہ گروہوں میں بکھر  
کر رکھ دیا اور ہر دست پر اپنے کلمے پکڑ لی حکمران بنوا دیئے۔ یہ حکمران یہودی ماہوں کی گودوں میں  
پے پے اسلام کی حرکت دلوں میں لئے جوان ہوئے۔ اور ساری عربیہ یودیت کے وفادار  
رہے۔ انھوں نے اپنی تمام گود ہی درس دیا جو انکی یہودی ماہوں نے انکو غفلت میں پلایا تھا۔ چنانچہ  
اپنے اپنے گروہوں میں انھوں نے اسلامی تصور کے بجائے وطنیت اور قومیت کا تصور دیا۔ وطنیت  
کے بہت سے مسلمانوں کو اپنے سر میں رکھا اس طرح بکڑا کہ دارالغرب میں رہنے والے مسلمان  
بھی کافروں کے ملک سے دفاع واری کا حق اٹھانے لگے۔ حتیٰ کے مسلمانوں کے متھے ہوا اس  
کافر ملک کی جانب سے لڑنے لگے اور اسکو کوئی منہ بھی تصور نہیں کرتے۔ حالانکہ بطور شرعی  
ضرورت کے انکے لئے دارالغرب میں رہنا ہی جائز نہیں۔

اس طرح دشمنان اسلام نے وطنیت کا بہت جاکر مسجد وحدت کو جو مشرق سے مغرب تک  
ایک اسلامی لڑی میں پروئی ہوئی تھی بکھر کر رکھ دیا۔ شرعی مسائل جنگی بنیاد اسلام اور کلمہ کے  
بنیادی تصور پر قائم تھی اب وطنیت پر ہونے لگی۔ ان مسائل کو بالکل ہی فراموشی کر دیا گیا جو دنیا  
کے ہر حصے میں بننے والے مسلمان کو امت محمدیہ کا حصہ قرار دیتے تھے۔ بلکہ اب سکواست کا حصہ  
جاننے کے بجائے کسی دوسرے وطن کا باشندہ قرار دے کر کافروں کے دم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔



### ساحر بعدی کے دوست و دشمن

اساتذہ یہ ہوا کہ ایک ملک کے مسلمانوں پر اگر کوئی تکلیف آئی تو اگلے چاروں کے مسلمان اپنے ہنگاموں میں مست رہے۔ کسی مسلم ملک پر کافروں نے چڑھائی کی تو باقی مسلمان سوسے رہے۔ قرآن و سنت کے مطابق یہ حدود تمام دنیا کے مسلمانوں پر محدود لیکن ان عسکرانوں نے جس نئی شریعت کو اپنی خواہ کے لئے رائج کی تو اسے مطابق یہ ایک دوسرے ملک کے مسلمانوں کا مسئلہ تھا اور اگلے زمین تھا کہ اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ اپنے بھائیوں کی مدد کے بارے میں سوچتے۔

اس طرح یہود و نصاریٰ ایک کے بعد ایک مسلم ملک پر اپنی حاکمیت قائم کرتے گئے۔ مسلمانوں کے دھاک بٹھائی اور کچا چیس بدو راہی لڑائیوں پر قابض ہوتے رہے۔ دلا خرو و دن بھی آج بھی کہ جب اللہ کے دشمن اٹھ اٹھنے پہچاس سے زائد مسلم ملکوں کے ہوتے ہوئے عرصہ ۱۹۷۰ء میں قبلہ اول پر قبضہ کر لیا۔ قبلہ اول پر قبضے سے بھی عالم اسلام بیدار نہ ہوا۔ اس موقع پر اگرچہ بعض عرب ملکوں نے عرب قومیت کا بہت اٹھا کر اسرائیل کے ساتھ جنگ کی لیکن اگلے بٹھانے کے کام نہ آ سکے۔

بات قبلہ اول تک ہی محدود رہی بلکہ یہود و نصاریٰ احرار میں شریعتیں نکال دینے کے بارے میں بھی پہنچ گئے۔ جس سر زمین سے انگوٹھا سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کا لحم و دھواں دیا اور اس بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہمارے زمین پر آچکے تھے اور تمام دھاکھڑا کرنا شروع کر دیے تھے۔ اسکا اسلام دشمن قوتوں کی محنت کہ جائے باپنی سستی کہ دھیت کا خرو و گ کر بھی مسلمان خود کو مسلمان سمجھتا ہے۔ حالانکہ اسلام اور دھیت اسی طرح ہیں جس طرح اسلام اور سات و سات کے بہت۔ دھیت ایک بہت ہے جسکو عالمی ملتوں گروں نے تراشا ہے۔

دین صرف اور صرف اسلام ہے۔ اول دلا خرو و اسلام۔ دین حنیف کا مزاج انکا حساس ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں سے سو فیصد خالص ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ طاوت (شرک) کا حصولی سائنس بھی اسکے مزاج کو گوارا نہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے ایمان فرما دیا یہ ایمان الذین امنوا لا یحلوا علی المسلم تکلیف ولا تصحوا عیون الشیطان۔

ترجمہ: ایمان والو! اسلام میں چورے کے چارے داخل ہو جاؤ اور (کچھا اسلام اور چوہ دیکھو) تم کو دل میں بے گناہ (شیطان کے راستوں کی ہیرو کی نہ کرو)۔

چنانچہ اسلام اگر یہ علم دے کہ جس وطن میں وہ ہے ہوا اسکے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد کرنا تو وطن کو چھوڑ کر مسلمانوں کی مدد کی جائے گی۔ اسلام ہمارے یہ علم دے کہ جس وطن میں رہتے ہو



### دینا پسندی کے دوست وطن

اسکو چھوڑ کر چلے جاؤ تو اس حکم کو بھلا نا واجب ہو گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کی اسلام کو بھی مانتے رہیں اور اس میں وحییت کا ریت بھی سہاگے رکھیں۔ اسلام بعد امت میں ساریت یا سیرت نہیں ایسا دین خلیف ہے جو صرف اور صرف اپنے مانتے والوں کو اپنا دیکھنا چاہتا ہے۔ جن دلوں میں اسکے طرہ کسی بھی ریت کی محبت ہو وہ دل رو کر دیا جائے گا۔ چنانچہ انبیاء کی تاریخ ثابت ہے کہ جب انکی قوم نے انکو دیکھ کر تو اللہ تعالیٰ نے انکو ہجرت کا حکم فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے سب سے پہلے وطن کا غرہ نہیں لگایا۔ بلکہ بن کو مقدم رکھا۔ اور وطن چھوڑ کر چلے گئے۔

وطن کو چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ انسان جہاں پلا جو ماں ہوتا ہے۔ جن میں نہیں میں کچھ کودتا ہے انکی محبت دل میں فطری بات ہے۔ اس کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر آباد ہونا سچی مشکل کام ہے۔ لیکن یہ محبت ایسی ہی ہے جیسے ماں و دولت اور عزیز و اقارب کی محبت۔ جس طرح ماں و دولت کے لئے یہ غرہ نہیں لگایا جاسکتا کہ سب سے پہلے ماں و دولت بعد میں اسلام و اسی طرح وحییت کا غرہ لگانے کی بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام کو وطن چھوڑ کر کشتی میں بیٹھنے کا حکم ہوا اور یہ دے سکندر کی

لَقُلِّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّنا مِنْ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَلَقُلِّ رَبِّ الْوَالِدِ الْمَرْئِي

مبارک کا وقت صبر المستقرین۔

ترجمہ: تو آپ کہئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ اور کہئے اے ہمارے رب ہمیں برکت والی جگہ میں آباد فرما دے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جن کو اتارنے کے بعد اعلان کیا تو قال اسی ذالھب الی ربی صلیہ بن اور کہا ونگھٹ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ میری رہنمائی فرمائے گا۔ انکے علاوہ حضرت لوط علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، اصحاب کہف ان سب کو اپنا دین بچانے کے لئے اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑی۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ چھوڑ کر چلے جانے کا حکم دیا گیا اور سلطان کر دیا گیا کہ جو وطن کے مقابلے اسلام کو اختیار کرے گا وہی مسلمان سمجھا جائے گا اسکے بغیر ایمان قبول نہیں کیا جائے گا۔

اس کے برخلاف اللہ کے دشمنوں نے ایسی وحییت کو اللہ والوں کے خلاف اہم تھیں رستے طور پر استہساں کیا ہے۔ کبھی لوگوں کو وحییت پر اجماع کر حق والوں کی مخالفت پر اکھائی تو کبھی اللہ



برائے دوست و دشمن

والوں کو اپنے ملک سے لاکھ پتے کی دھمکی دیتے رہے۔

وقال الذين كفروا لولا صلحهم لفسد عليكم من ارضنا او لنعودن في ملتنا  
ترجمہ اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا تم تمہیں اپنی سرزمین سے ضرور نکال کر دیں  
گے و ضرور تم پر ہری موت میں واپس لوٹ آگے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو اُگی قوم کے سرداروں نے کہا قتال الملائکین المستکبر و  
من قومہ لفسد جسدک یا شعیب و الذین امروا معک من قریبتاؤ لنعودن فی ملتنا  
ترجمہ: اُگی قوم کے تکبر سرداروں نے کہا اے شعیب! ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ ایمان  
لے والوں کو ضرور اپنی ہستی سے نکال کر دیں گے و ضرور تم پر ہماری ملت میں واپس لوٹ آگے۔  
حضرت عبدصمد علیہ السلام کی نصیحت کے جواب میں اُگی قوم نے کہا: و ما کان جواب قومہ الا ان  
قالوا اخر جوہم من قریبتکم انہم اناس یستظہرون

ترجمہ: اور ان (لوٹ) کی قوم کا جواب یہی تھا کہ کہتے گئے انکو اپنی ہستی سے نکال دو و تک یہ  
بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

خاتم النہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی کفار نے یہی حربا استعمال کرتا  
ہوا ہوا الا یستکبر بک الذین کفروا لیسوا بک او یفلتوک او یفسدو جوک  
و یستکرون و یستکرو اللہ و اللہ عیون المستکرون۔

ترجمہ: اور جب آپ کے خلاف کافر سازش کر رہے تھے تا کہ آپ کو گرفتار کر میں یا قتل  
کر دیں یا آپ کو نکال دیں اور وہ سازش کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر فرما رہے تھے اور اللہ  
کی بھرتہ چر کرنے والے ہیں۔

اہل محل کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے کہ مکہ مکرمہ جہاں مقدس شہر جوں ہی بیت اللہ ہے  
جو تمام مسلمانان عالم کا مرکز ہے، اور خود ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس شہر سے کتنی محبت تھی جبکہ  
انہما بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اس سب کے باوجود اسکو چھوڑ کر چلے جانے کا حکم  
دیے بغیر کیا۔ اور فتح مکہ کے بعد بھی کسی مہاجر کو یہاں جو ذلت نہیں دی گئی کہ وہ مکہ میں مستقل سکونت  
اختیار کر سکیں۔ کسی مسلمان نے مکہ مکرمہ کے مقدس، اہل نظر بغیر اپنی ہوت، دینی اہمیت کو یہاں نہیں کیا  
بلکہ سب نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہر محبت، عقیدت اور غواہی کو قربان کر دیا۔

غلامانہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اصول و ضوابط نہ لئے ہیں انہی کی روشنی  
میں ہمیں اپنے حق و حدود سے اور حق سے استغناء کرنے ہو گئے۔ ان اصول و ضوابط سے بہت



میں آپسی کدو ست و دشمن

گرد کوئی حقیقت قابل قبول ہے اور نہ محبت۔ پھر بھی اگر کوئی اسام کے متعہ جان چیزوں کو دل میں برائے رکھے تو وہ عافیت کی چاکرتا ہے۔ اگر کوئی اس عافیت کی خاطر جنگ کرتا ہے تو وہ جاہلیت (گمراہی) ہے۔ جب صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سرپرستی کے لئے ہو۔

کیا دشمن کی محبت ایمان ہے؟

لوگوں میں دشمن کے حوالے سے جو یہ مشہور ہے کہ حدیث میں آیا ہے دشمن کی محبت ایمان ہے (عبداللہ بن ابی ایمن) یہ موضوع ہے۔ ملاحظہ فرمائیے رحمۃ اللہ علیہ نے "المصنوع فی معرفة الحديث الموضوع" میں فرمایا: لا اصل له عند الحفاظ یعنی حفاظ حدیث کے نزدیک اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ مصلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو "الموضوعات للصدوق" میں موضوع کہا ہے۔

جاسنے کے باوجود اس کو حدیث کے طور پر بیان کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر جتن ہے، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان مڑھا اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جہاد کیا ہے؟

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور سوال کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیل اللہ من أجلنا یقاتل غصباً یقاتل حملاً لرفع الیہ و اسہ لقال من فانی لنكون كلمة الله هي العليا فهو لي سبیل اللہ مطوع" (عبداللہ بن ابی ایمن)

ترجمہ: اے رسول اللہ! اللہ کے راستے میں قتال کس کو کہتے ہیں؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی کسی ذاتی غصے کی وجہ سے قتال کرتا ہے، اور کوئی کسی (قوی، دینی، لسانی) غیرت کی وجہ سے قتال کرتا ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سائل کی طرف الٹا دیا اور فرمایا: جس نے اس لئے قتال کیا کہ اللہ کا کلمہ (دین) بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں قتال کرنے والا ہے۔

دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ومن فانی لنكون كلمة الله هي العليا فهو لي سبیل اللہ مطوع (عبداللہ بن ابی ایمن) ترجمہ: اور جس نے اپنے جھنڈے کے تحت قتال کیا کہ اس کا مقصد رفع الیہ و اسہ (قوی، لسانی یا خانہ داری) محبت کی بنا پر ہے، یا کسی غصب کی طرف لوگوں کو بلائے اور کسی غصب کی بنیاد پر حد کرے اور قتل ہو جائے تو یہ غصب (گمراہی) کی موت مراد۔

اس حدیث شریف سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں جن سے چنان ضروری ہے



### اسکا کہنی کے دست خان

1 جو ایسی جنگ لڑے جسکا مقصد واضح نہ ہو۔ یا اسکو یہ علم نہ ہو کہ وہ کیوں اور کس کے لئے جنگ کر رہا ہے۔

2 کسی بھی قسم کا تعصب، مثلاً قومی، لسانی، وطنی، مذہبی یا نسلانی بنان میں سے کسی کی بنیاد پر غصہ ہونا۔

3 مذکورہ چیزوں میں سے کسی کی جانب لوگوں کو دعوت دینا یا دعوت جانا۔

4۔ ان تضادات کی بناء پر کسی کی مدد کرنا۔

اگر کوئی بھی مسلمان مذکورہ حالتوں میں سے کسی حالت میں مارا گیا تو ایسی موت اللہ کی نافرمانی کی حالت میں ہوگی۔

آج کل لوگ مختلف تضادات کی بناء پر لڑا نہیں لڑتے ہیں اور اسکو جہاد کا نام دیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ جہاد صرف وہ ہے جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے لڑا جائے۔ اس مقصد کے لئے جان دینے والے شہید کہلائیے گئے۔ ورنہ یہ لڑنا تو بلند بھی یا پھر دین کی تعمیر کے مقابلے میں جانے والے فوجیوں کو شہید کہتے ہیں۔





## ایمان اور نفاق

عن علیہ رضی اللہ عنہ قال: من الایمان یدوا لُحمة بیضاء فی القلب، فکلما ازاد الایمان عظمًا ازاد ذلک الیاض، فکلما استکمل الایمان ابیض القلب کلہ، وان النفاق یدو لُحمة قفسی القلب، فکلما ازاد النفاق عظمًا ازاد ذلک سوادًا، فکلما استکمل النفاق اسود القلب کلہ، وایم اللہ لو شقیتم عن قلب مؤمن لو جدتموه ابیض ولو شقیتم عن قلب منافق لو جدتموه اسود، "رواہ البیہقی فی شعب الایمان رقم ۳۸۳۸ وابن المبارک فی الترمذی رقم ۱۳۳۰ وابن ابی شیبہ رقم ۳۴۱۱۔"

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وہ ایک دل میں ایمان تھوڑی سی سفیدی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، مگر جیسے جیسے ایمان مضبوط ہوتا ہے اس سفیدی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اس طرح جب ایمان کامل ہو جاتا ہے تو دل مکمل سفید ہو جاتا ہے، اور وہ ایک نفاق بھی دل میں تھوڑا سا ظاہر ہوتا ہے، مگر جیسے جیسے نفاق بڑھتا ہے دل کی سیاہی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے، سو جب نفاق کم ہو جاتا ہے تو سارا کاسارا دل سیاہ کالا ہو جاتا ہے، اللہ کی قسم اگر تم مؤمن کا دل چمک کر دیکھو تو اسکو سفید پاؤ گے، اور اگر منافق کا دل چمک کر دیکھو تو کالا پاؤ گے۔"

نفاق کی نشانی

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اربع من کن فیہ فیهو کان منافقا: اخلصا، اخلصا من کانت فیہ غصلة متہن کانت فیہ غصلة من النفاق حتی یدعها: اذا اتعن عثمان بن اذ حدث کذب، و اذا عاهد غدو، و اذا اخاص ففجر، و متعن علیہ، بخلاف باب علامة النفاق۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں ہیں جن میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان (چار) میں سے ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے۔ یہاں تک کہ اس کو چھوڑ



Figure 1

وہ ہے۔ جب امانت رکھی جائے تو نیت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب حجاز کرے گا تو ملک کو بے اثر آئے گا۔ (عقلیہ)

فقائدہ مند ہے کا اپنے دہ کے ساتھ اگر معاملہ آیا ہو تو پھر کیا؟ اللہ سے کیا گیا ماحولہ  
 اللہ محمد رسول اللہ کا عہد۔ اگر کوئی مسلمان اس عہد کی خلاف ورزی کرے تو اس کو کیا کہا جائے  
 گا؟ اللہ تعالیٰ نے جو انسانوں سے عہد لیا "اسے برکھم" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اللہ کے  
 علاوہ امر کہہ اور آئی انہی حایف کو دہ ماننے لگے تو اس بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟ اللہ کے  
 علاوہ غیر اللہ کو حاکم تسلیم کر لیا جائے، غیر اللہ سے خوف کھایا جائے یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کے  
 بارے میں بندہ اپنے دہ سے عہد کرتا ہے۔

تفوق کی ایک علامت..... نہ جہاد کو کچا نہ جہاد کی تیاری

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات ولم يغفر ولم يحدث به نفسه مات على شعبة من نفاق (آخر جزء من رقم ٩١٠) بواسطة ٨٨٥٤، ٢٥٥٧ و ٢٥٠٢ من خلال في "التدريج الكبير" والشمس ٣٠٠٨، الحاكم ٢٣١٨، والبيهقي ٤٤٣٠.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس حال میں مر گیا کہ نہ جہاد کو، اور نہ جہاد کے لئے خود کو تیار کرے، وہ اللہ کی ایک فسطح پر مرے گا۔ (بخاری)۔ شارح مسلم شریف، ۱۰، مملوئی رحلتہ اللہ علیہ اسکی تخریج میں فرماتے ہیں:

(مات علي شعبة من النفاق)؛ والمراد أن من فعل هذا لئلا يشبه المنافقين المستغلين عن الجهاد في هذا الوصف فإن ترك الجهاد أحد شعب النفاق. (شرح الموطأ: علي مسلم) باب ذم من مات ولم يفر ولم يحدث نفسه.

قریباً ہر ایک کو اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے ایسا کیا، تحقیق کرو اس وصف میں دلائل مثالیین کی طرح جو گیا جو جہاد سے پیچھے رہتے تھے، کیونکہ جہاد چھوڑنا خالق کے شعوب میں سے ایک سے ہے۔

علمہ مذہبی، روحانی، عارفانہ، علمی، تمدنی میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: (والم یحدث نفسه) قبل بأن یقول فی نفسه یا لینی کنت عازبا او المصرا والم ینو الجهاد وعلامہ اعداد الآلات قال تعالیٰ ولو ارادوا الخروج



## اسلامی کے دست و پاؤں

لَا تُدْرِكُهُ الْاَعْدَاءُ

ترجمہ: (اور نہ خود کو جہاد کے لئے تیار کیا)۔ اس کے معنی یہ کہے گئے ہیں کہ وہ اپنے دین میں یوں کہے کاش اس کا زنی ہوگا۔ یا اس سے یہ مراد ہے کہ اس نے جہاد کی نیت بھی نہ کی۔ اور اس نیت کرنے کی نیکائی مسلمان جہاد کا تیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر وہ (جہاد میں) نکلے گا اور دیکھے تو کچھ ساز و سامان تیار کرتے۔

داخلی جاری برتہ اللہ علیہ "مرکبات" میں فرماتے ہیں: وَالْمَعْنَى لَمْ يَعَزِمْ عَلَى الْجِهَادِ وَلَمْ يَفْلَحْ بِالْجَمْعِ كَسَتْ مَجَاهِدًا وَقِيلَ مَعْنَاهُ لَمْ يَرِدِ الْخُرُوجُ وَعَلَامَتُهُ فِي الظَّاهِرِ اَعْدَادُ اَللّٰهِ قَالَ تَعَالَى: وَلَوْ لَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعْدُوا لَهُ اَعْدَاءٌ وَيُرِيدُ قَوْلُهُ رِمَاتٍ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِصْفَاتٍ بَأَى نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ النِّصْفَاتِ اَي مِنْ مَاتَ عَلَى هَذَا اَلْقَدَرِ اَشْبَهَ الْمَدَائِلِ الْمُنْفَصِلِينَ عَنِ الْجِهَادِ وَمِنْ تَشْبِهٍ يَقُومُ لِهَوِّهِمْ وَبِئْسَ هَذَا كَانِ مَخْصُوصًا بِزَمَانِهِ وَالْاَظْهَرُ اَنَّهُ غَامٌ. بِمُرَادَاتِ الْمُنْفَصِلِينَ بِأَنَّ مَاتَ مِنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْرُ وَلَمْ يَحْدَثْ لِهَوِّهِ

ترجمہ: اس کے معنی یہ ہیں کہ جہاد کا لازم نہیں کیا اور نہ یہ کہا کہ کاش اس جہاد ہوتا اس کے معنی میں یہ بھی کہا گیا کہ جہاد میں نکلے گا اور نہ نہیں کیا اور اس مراد سے کہ خارجی پہچان یہ ہے کہ جہاد کا ساز و سامان تیار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور اگر وہ (مٹائیں) جہاد میں نکلے گا اور دیکھے تو اس کے لئے کچھ ساز و سامان تیار کرتے۔" اس بات کی تائید یہی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بھی کرتا ہے: (خدا کی قسموں میں سے ایک قسم یہ مراد) گنتی جو اس حالت میں مراد ہیں مٹائیں کے مشابہ ہو گیا جو جہاد سے پیچھے ہا کرتے تھے۔ اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ غم نہی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ساتھ خاص تھا۔ جبکہ یہ وہ واضح بات یہ ہے کہ یہ غم عام ہے۔

کسی مسلمان کو کافر یا منافق کہنا

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا قال فلا خير كافر فقد كفر احمد بن حنبل قال له كافر القصد صدق وان لم يكن كما قال له فقد باء الذي قال له بالكفر وهو في شجرة في الاوت البارد وقال ابو هريرة رضي الله عنه صحيح



### مسلمانوں کے درجے و رتبے

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کسی (مسلمان) نے دوسرے (مسلمان) کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہے۔ جس کو کافر کہا گیا اگر وہ اچھا کافر ہے تو یہ کہنے والا سچا ہے، لیکن اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس کہنے والے پر یہ پھر لوٹے گا۔ (اسکونام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ملاوہ اسطر میں روایت کیا ہے۔ اور ملاوہ سالہنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو صحیح کہا ہے)

قائدہ مطلب یہ ہے کہ جسکو کافر کہا گیا اگر اس میں کوئی ایسی چیز پائی گئی جس سے کوئی بھی مسلمان دین اسلام سے خارج ہو جا تا ہے۔ جتنو تو فعل ایمان (ایمان کو توڑ دینے والی) کہا جا تا ہے، پھر تو اس کہنے والے پر کوئی جرم نہیں۔ لیکن اگر اس شخص سے ایسا کوئی قول یا فعل سرزد نہیں ہوا، جو اس کو دین اسلام سے خارج کر دے تو پھر اس کہنے والے نے بہت بڑا ظلم کیا اور یہ کہا یعنی اس کا گناہ اور دہاں اس کے اوپر پلٹ کر آئے گا۔ واللہ اعلم

اسی طرح کسی مسلمان کو بغیر ثبوت کے منافق کہنے کا گم ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک حاکم نے اپنے کسی سپاہی کو منافق کہہ دیا۔ امیر المومنین نے اسکے خلاف عدالت بندھ دی۔ جب عدالت ہو گیا کہ جسکو منافق کہا گیا ہے وہ منافق نہیں ہے بلکہ حاکم نے بغیر ثبوت کے اسکو منافق کہا تھا تو امیر المومنین نے اس حاکم کو کوڑے لگوانے کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن پھر اس سپاہی نے معاف کر دیا۔

چنانچہ اس بارے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ صرف شک کی بنیاد پر کسی کے بارے میں کوئی ایسا بات کہنا جس کا وہاں خود اپنے اوپر بڑے گوارا نہ تھا یعنی کسی ناراضگی آجائے بہت نقصان کی بات ہے۔ دین کی سر بلندی کے لئے کام کرنے والوں کو ہر معاملے میں شریعت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ کے حکم پر نہ تو فیصلے کو غالب آنے دیا جائے نہ انتقام کو اور نہ کسی ذاتی غرض یا فعل کو۔ اللہ کے لئے سب جہاد قربان کر دینے والوں کی ہر ادا اللہ کی رضا کے تابع ہوتی چاہئے۔ خصوصاً ائمہ دار حضرات اپنے مامورین کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کہیں۔ کیونکہ مامورین اس بات کو ہر مجلس میں جان کریں گے۔ اس سے فتنے بھٹکیں گے۔ دین کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایسے بزرگ معاملات صرف ائمہ دار دین کی حد تک رہنے چاہئیں۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ بات سب کو بتائی جائے۔ لوگوں کے دل جوں میں اتاری ڈالے جتنو وہ ظلم کر سکیں۔ انہو دواہلو کی بنیادوں کی مبادیات کا بھی عوام کو حکم نہیں دینے کے مطابق فرمانا حکامات صادر کریں گے تو لوگ۔ وگرنہ پہلے۔ نیز دشمنوں کی تعداد میں اضافہ کرنا نہ تو دانشمندی ہے اور نہ ہی بہادری۔



### دعا پوری کرنے کا دست و پاؤں

عالم بریں کو تھریک ہار کوٹ کا مسئلہ کرنا چاہئے۔ انگریزوں نے سپہاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ اور شہداء اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ”دعا پوری“ ہونے کا یہ دیکھنا دیکھ کر کے اس تحریک کی کمر توڑ دی تھی۔ لہذا آج آپ کے خلاف امریکہ، انگلینڈ اور خاری کی کا پور دیکھنا دیکھ کر، باہر ہے۔ آپ کو چاہئے کہ عداوت کو امتداد میں لیں تاکہ وہ اس سازش کو توڑ سکیں، نیز آپ کو اس بار سے میں پاکستانی مسلمانوں کے حالات و محزون کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ کی بے احتیاجی کی وجہ سے جہاد کو نقصان پہنچے۔ اللہ ہم سب کو اہل سنت و ائمہ صحت کے راستہ سے چمکا رہے ہوں دانا جانے اور ہماری راست سے دین کے معاملے میں خیر پیدا فرمائے اور ہر قسم کی فتنوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

عالم اسلام کے ناموں میں منفقین

مفسر اہل ایمان کہتے ہیں کہ حضرت حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اب کوئی خلاق (مناقی) نہیں ہے۔ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ میں خلاق سے پاک ہوں تو یہ میرے لئے دشمن بھرے سونے سے زیادہ محبوب ہے۔ (صحفہ الطلاق و فہم المذاہقین للعلماہ)

حضرت حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو یہ سمجھنا کہ خلاق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ساتھ خاص نہیں تھا بلکہ منافقین آج بھی موجود ہیں۔ حقائق میں شہداء اولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ خلاق ہر زمانے میں موجود اور زندہ ہے، اور منافقین کا وجود کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں۔ ان کے نزدیک خلاق کی دو قسمیں ہیں۔ خلاق اعتقادوی دوسرا خلاق عمل اور خلاق اخلاق۔ خلاق اعتقادوی اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ساتھ خاص تھا لیکن خلاق عمل و اخلاق اب بھی موجود ہے۔

حضرت ثلوع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس وقت خلاق بکثرت موجود ہے۔ ہر نچھوٹا کبیر میں منافقین کی شکستہی کرتے ہوئے فرمایا: ”اگر آپ منافقوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو کھڑکی لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھنے والوں کو دیکھیں کہ کس طرح اللہ کی مرضی پر امراء کی مرضی کو ترجیح دیتے ہیں۔“ (خدا کبر)

خلاق تو مستحکم باقی رہے گا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹا بھی دلیل ہے جو پیچھے لگا رہی۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ جہاں سے کچھ پہلے لوگ دوسروں میں تقسیم ہو جائیں گے۔



بہاؤ الدین کے دستِ باری

ایک خاص ایمان والوں کا تہجد ہر خاص خالقِ ہاںوں کا تہجد۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا خالق اب بھی موجود ہے؟ آپ نے فرمایا ”کو عو جو امن لوظہ البصرة لاسو حشتم فیہا“ ”اگر مٹاؤ گے بصیرت کی نگاہیں سے تو تمہارا دماغ ہی نہ رہے گا۔“ (صلۃ اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین) اپنے بارے میں خالق سے ڈریئے

ام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں مستقل باب باعدہ ہے جنکا نام ہے ”باب عوف المومن من ان یحبط عمله وهو لا یشعر“ (مومن کا اپنے اعمال ضائع ہونے کا خوف کرنا کہ اس کو احساس بھی نہ ہو)۔ اس باب کی تخریج میں حاشیہ سندھی میں محدث ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”یہی عوفہ من ان یحکون منالفا“ (یعنی مومن کا اپنے بارے میں اس بات کا خوف کرنا کہ کہیں وہ منافق نہ ہو گیا ہو)۔

ام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے تحت یہ روایت نقل کی ہے:

عن امی فیلیکۃ قال اذ کنت ثلاثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یخاف الخفاق علی نفسه ما منهم احد یقول انه علی ایمان جبریل ومیکائیل۔

ترجمہ: حضرت ابوخلیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا۔ وہ سب اپنے بارے میں خالق کا ٹولہ کرتے تھے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو یہ کہتا ہو کہ وہ جبرائیل و میکائیل کے ایمان جبریل ایمان رکھتا ہے۔“

مسئلہ ایمان زیادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسجد میں حسن بصری کو اللہ کی قسم کھاتے سنا کہ کوئی مومن ایسا نہیں گذرا جو (اپنے بارے میں) خالق سے نہ ڈرتا ہو اور کوئی منافق ایسا نہیں گذرا جو اپنے بارے میں خالق سے مطمئن و یاسون نہ ہو۔ اور وہ فرماتے تھے کہ جو (اپنے بارے میں) منافق سے ٹھیک ذرا اور منافق ہے۔ (صلۃ اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین)

اب جب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مومن کی صبح یا شام اس کے پیچھے نہیں گذرتی کہ وہ اپنے بارے میں منافق ہونے کا خوف نہ کرتا ہو۔ (صالحہ کور)

عبد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقین زیادہ شری یا آج کے عن حلیہ بنو حسی اللہ عنہ



Figure 1

يقال ان المناقب اليوم شر منهم على عهد النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يروى  
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا ما يروى عن علي بن ابي طالب

ترجمہ: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب حج کے مہاتقین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۰۰ کے مہاتقین سے زیادہ شری ہیں۔ ۱۰۰ اس ۱۰۰ میں (اپنا حلق) پہناتے تھے اور حج (مہاتقین) اپنا حلق خاتم کرتے ہیں۔

فائدہ : اگر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس دور کے مسافین کی حالت کو دیکھ لیتے ہیں تو حق کا واضح ہے کہ انہوں نے مال کی طرح چھینا نہ رہا ہے تو کیا فرماتے؟ قرآن مجید ان کے لئے دعویٰ کرتے ہیں لیکن اس میں جان کی کئی حدود کو ہم جہالت، وحشت اور غمگی اور انسانیت کی توجہ نہ نظر آتی ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حصى مؤمنا من منافق اراه قال  
بعث الله ملكا يحصى لحمد يوم القيامة من النار جهنم يسر امر خازنہ  
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مؤمن کو منافق سے بچایا (راوی  
کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تو امت کے دین اللہ تعالیٰ ایک لڑکتہ  
بچہ کو جسے گننے کوست کو جنم کی آگ سے بچائے گا۔

قال هـمزة رضى الله عنه : ما اعرف عليكم احدا جليلا : رجل مؤمن قدامين  
ايمانه ، ورجل كفاقر قدامين كفره ، ولكن اعرف عليكم منافقا يصور ذهابا لايمان  
ويعمل غير ذهابه : المنافق ودم المصدقين للفرس .

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے بارے میں دو لوگوں میں سے کسی ایک سے بھی نہیں ڈرتا، ایک مؤمن آدمی جس کا ایمان واضح ہو چکا ہو، دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہو چکا ہو، البتہ میں تمہارے بارے میں اس منافق سے ڈرتا ہوں جو ایمان کو توڑ جاتا ہے اور عقل کے منہ بنی کرتا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ جو کھانا اسلام کو منفقوں نے کھلایا وہ ہے وہ یہود، نصاریٰ اور ہندوؤں  
 کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ آج عالم اسلام پر یہود، جنہوں کی پاداشی صرف اللہ کی منفقین کی  
 بدولت ہے۔ ہر ملک میں یہودیوں نے ایسے منافی علماء رکھے ہیں جو باطل تو جہاد کی راہ میں  
 کرتے ہیں لیکن ان کے دل اللہ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ عالم  
 اسلام کے بیش قیمت وسائل کو گزروں کے داموں بیچ کر صرف اپنے اللہ کو دھرم دیتے



ہیں۔ بدعت مسلک کو لگائی، شہر شہر اور دنیا کے ہر حصے میں ذلیل کرانے کی ذمہ داری انہی نے اٹھا رکھی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی آذوقہ و عزت نفس، ایمانی فیرت اور دینی حیثیت کو ٹکڑوں کے برابرے بلام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر منافقین کے حال کو بہت کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ قرآن میں غور کریں اور اللہ کے قصوں سے غور کیا جائے۔

انکو پیچھے نہ پھرنے کی ہمت ہے، جو اللہ پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ کے احکامات انکو اچھے نہیں لگتے؟ یہ کون ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے دیرینی صلی اللہ علیہ وسلم کی توحین کرنے والوں کو دوست بناتے ہیں۔ یہی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کفار و منافقین کو برادر کے حقوق دینے کے مطالبے کرتے ہیں؟ یہ کون ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اس کتاب پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، لیکن اس کتاب میں موجود اسلامی سروساں کو، کھلے عام دھشت، چالیت اور دھنگی کا نام دیتے ہیں؟

خدا رب آپ حق دیکھ کر کہنے کا ہمت ہے... اگر کہنے کی طاقت نہیں تو کھلے دل سے من تو کہتے...؟ قرآن مجید اپنی جماعت اور اپنے چاہنے والے کے پیچھے صرف اٹھتے ہوئے رہے ہیں گے کہ آپ کے دل میں، انکی عقیدت کا مندر ہوا ہے۔ یہ اپنا حقیقت جو اسلام کے مقابلے میں آج کے ہیں نہیں لے ہی نہ دے۔ یہ اپنا حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کے مقابلے میں آج کے ہیں تو پھر کیا ہوگا؟ آپ کس کی لائن دیکھیں گے، دل میں بے مندر کی واقعہ کے دوسوں صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ دل سے پوچھئے۔ دل کے بندہ، بچوں کو کھول کر اس دل سے سوال کیجئے۔ اللہ کرے اگر ایسا وقت آجائے کہ ایک طرف امام مہدی کا لشکر ہو اور دوسری جانب وہ جس سے آپ کو انتہائی عقیدت و محبت ہے، تو آپ کس کو چھوڑ دیں گے اور کس کو اختیار کر لیں گے؟ کس سے دشمنی ہو گئے اور کس سے ناراض ہو جائیں گے؟

ان صحابہ کو یاد کیجئے جن سے محبت کا دعویٰ ہے۔۔۔ میدان جنگ ہے۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، کافروں کی کھوپڑیاں نیزے کی تیروں پر اچھالی ہدی ہیں۔ شیعہ بیعت کے پرانے۔ صحت نبی میں سب جگہ قربان کر دینے کے لئے نکل آئے ہیں۔ بیٹے کے ساتھ اسکا باپ آج ہے۔ اب ایک طرف باپ اور دوسری جانب اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کہ جو بھی کافروں کی طرف سے لڑے انکی گردن مارو۔ آپ خود سے سوال کیجئے۔ ایسا ایمان چاہئے کے لئے۔ اٹھی ہوئی کوار کے سامنے وہ ہے جس سے آج سب سے زیادہ محبت ہے۔

ناراض نہ ہونے۔ دل کو سمجھنے کے پوچھئے۔۔۔ شہر اکیلا ہے پوچھتا ہے۔ کراہے غافل میں



## ایک ہی کھیت میں

ات بہت دل میں دقت تیرا کیا رٹل ہوگا جب تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے  
میں کوئی ایسا کڑا ہوگا جس کو تو پچاکی حد تک چاہتا ہے اسے میرے دلوں کی جان کیوں چڑاتا  
ہے تو کسی تجھے اللہ ہی سب سے محبوب چیرتا تیرے اندر اقیلم کدے آ جاویں۔

میں جو سرسبز ہوا کی تو زمین سے آئے گی صدا  
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا ناز میں

مومن و منافق کا گناہ

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال المؤمن برئ ذنوبہ کأنہ لم یولد  
تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر برئ ذنوبہ کأنہ لم یولد علی اللہ فقال  
یہ ہنگامہ (صحیح بخاری، رقم: ۲۳۰۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: "مومن اپنے  
گناہ کو پہاڑ کے برابر گھٹتا ہے، مارتا ہے کہ کہیں یہ (گناہ کا پہاڑ) اس کے اوپر گر ہی نہ پڑے، اور  
فاجر (منافق) اپنے گناہ کو اس طرح (بے اعتنائی سے) اتال دیتا ہے جیسے کھجور کا جھنگی ناک کے  
پس سے گزرا۔" (بخاری شریف)

فائدہ: مومن سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ تو بہرہ استغفار کرتا رہتا ہے اور روز  
رہن ہے۔ جبکہ فاجر و منافق گناہ کے بعد کہتے ہیں ہم نے کون سا گناہ کر لیا جو آسمان فوت  
پڑے۔ قرآن کریم نے بھی منافقین کی اس بری عادت کو پتہ کیا ہے۔ "واذا قيل لهم تعالوا  
یستغفروا لکم رسول اللہ لعلوہم و یؤوہوہم و یرئوہم یصدون و ہم یستکبرون۔"

ترجمہ: اور جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسول تمہارے لئے استغفار  
کردیں تو خدا تعالیٰ سے سروں سے اشارے کرتے ہیں اور آپ انکو دیکھیں گے کہ وہ گھبر کرتے  
ہوئے نکلتے ہیں۔

منافقین یہ سمجھتے تھے کہ انھوں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں، جو اس کے لئے استغفار کی  
محتاج نہ تھی۔ مڑاٹھائی اور بیجا ہی غفلت تھی کہ انھیں اپنے ایمان کے چارہ ہو جانے کا احساس  
میں نہ تھا۔ اس دور میں بھی کتنے ہی ایسے مل جائیں گے جو اللہ سے جنگ کرنے کے باوجود بھی  
دعوت کرتے ہیں کہ وہ تو کچے سچے مسلمان ہیں ان کے لئے بیعت اللہ کے دروازے کھلتے ہیں۔

قسم! اس ذات کی جو بیعت اللہ کے طوطے کرنے والوں کے دلوں سے واقف ہے کہ انھیں



## امام احمدی کے دوست و دشمن

کیسے مؤمن ہو سکتا ہے جو اسلامی احکامات کا مذاق اڑائے، مگر اسی کی سر پرستی کرے یا خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے مل کر بے گناہ مسلمانوں کا خون بہائے۔

خلاق کے بارے میں صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے خوف کا یہ عالم تھا تو ہم یہاں کا رخصی دمرے میں آتے ہیں۔ جو کفری یا لادینی بھی قبول کر لیتے ہیں، نئی یا قرائن میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی بھرے بیڑوں برداشت کر جاتے ہیں، صحت کی خطیوں کو زعمہ ہسم کر دیا جائے، دیا کا فراموش کر بھائیں، ہمارے ایمان پر کوئی طعن نہیں چڑھا، اسلام کے بدترین دشمنوں کے اتحادی بن چکے ہیں، اور کفر کو مسلمانوں کی بستیوں کی بستیوں اہلادیں ہم کچے کچے مسلمان ہی رہتے ہیں۔ کبھی اپنے بارے میں خلاق کا خوف تو کیا ہم تو دوسروں کو خلاق کے سرٹھیکہ مہ دی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم انکو بھی منافق کہہ ڈالتے ہیں جو ایسے وقت میں اسلام کی آبرو بچائے ہوئے ہیں، جب لوگوں کی اکثریت اسکو کٹا ہوا دیکھ کر خاموش ہے اور بہت سے لوگے دالوں کے اتحادی ہیں۔

بلکہ خدا تو اپنے بارے میں ایسا بے شک نہیں ہے کہ ہم ایمان کی اپنی چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور خدا ایمان اس بارے کا ہے کہ خلاق قریب بھی نہیں نکلتا۔ اس قدر خوش فہمی اور بے غمی، گویا اللہ سے ملے ہو گیا ہو کہ ہمیں جنت میں داخل کر کے دی، ہے کبھی تو کوئی پھر جہاد کا کام نہ نہیں کیا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ چاہے۔ لہذا جہاد کی آگ کی کیا مجال، جو ہمارے قریب بھی آ جائے۔ اس رویہ کی کیا وجہ ہے؟ خلاق سے بے غمی و مقام بد اعمالیوں کے باوجود اللہ سے کبھی چوڑی امیدیں، کفر کے سودی نظام کے تحت زندگی گزارنے، جھوٹے حرام کائی، مٹا خورنے کی پام، کفری قوت کے سامنے سر جھکانا، جہاد فرضی میں ہونے کے باوجود جہاد کا اظہار نہ ہو بلکہ، بھانے حتیٰ کہ جہاد کرنے والوں کو گالیاں، بددعاں، بددعاں، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے نرم گوشہ اور ہمدردی، جو چاہیں کرتے رہیں، دل میں کوئی خوف نہیں آتا بلکہ ایک سجدہ میں تمام گناہ معاف ہو جانے کا یقین؟

کیا امارا ایمان اور رحمت کی امید صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے اپنی اور ہے کی ہے؟ کیا ہمارے مجددوں میں ایسا کفر و عمر رضی اللہ عنہما سے تدارک طاقت ہے؟ ہماری توجہات، استعداد اور توجہ کی اس عاشق سے تدارک مؤثر ہیں جو شبہ و ظن میں ہی غوطی، لہجوں کو چھوڑ کر اپنے صحیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان جہاد میں جا پہنچے، شہید ہو گیا، کھو فرشتوں نے غسل کر لیا؟ غسل المائتہ اپنے بارے میں خلاق سے اتنا ڈرتے، کہ بدینہ منورہ کی گلیوں میں چلاتے پھرتے تھے "فصلی



## ایسا کہہ دینی کے مستحق ہیں

حفظہ ناطق حفظہ "حفظہ منافی ہو گیا حفظہ منافی ہو گیا۔

لیکن آج کے مسلمان ہیں کہ بے خوف، گناہوں پر جری، جو لوگوں میں ہوئی ہوئی کی مافرت پر دین کو ترجیح، خواہشات پر دین قربان، گناہوں پر دین مہم، دین ایک استغفار میں مارے گناہ صاف۔ یہ خود باطلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کیا جازا؟ یہ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے۔ برہمن کا ہندو مت نہیں، کہ سارا سال جو پابا کیا اور لنگا کے ایک ہی غولے میں ہیں پاک ہو گئے تھے انہی مانی کے چہرے سے ظہم لیا ہو۔

اس روپ کی ایک جہ شاید یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ اور مردار سے جیسے جیسے لفظ نکل ہی کر شوگر کا مریض ہو گیا ہے۔ وہ دین مانتے والے بہت کم ہیں۔ کوئی حلالی حکم ہو جو وہیدوں کے کڑے شراب سے پلوں ہوئے شمس کی حالت درست کرے۔ معاشرے میں عام ہوتی ہے ریاض کا علاج کرے۔ شمس پر انہی خرمیں لگانے کا انکی پے لیں مل کر دیا جائیں۔ اس شمس کو اس کی ہولناکت کا پتہ چلے۔ پھر کہیں جا کر دل میں خوف پیدا ہوگا۔

## منافقین قرآن کی نظر میں

ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين (البقرہ)  
ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، مگر وہ ایمان نہیں لائے۔

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالْيَاقِينَ اَمْسُوا وَمَا يُخَادِعُونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (فہ)  
ترجمہ: (منافقین) اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اور وہ خود کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں مرض ہے سوائے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، یہ سب ان کے لئے دھوکہ دہی کرتے ہیں۔

فانکروا۔ منافقین خود کو دھوکہ دیتے ہیں اگر چہ انہیں ان کا احساس نہیں ہوتا، اس سے یہ چلتا ہے کہ خالق انسان کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے: حضرت ام ورداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "ایم ورداء رضی اللہ عنہا جب کسی انکی میت کو دیکھتے تو انکی حالت میں موت ہوئی تو کہتے: "اس کو سہلک ہو، کاش انکی جگہ میں مرکب ہوتا۔" ان سے ام ورداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟"



### بہاؤی کے دوست دشمن

انہوں نے جواب دیا "یہ تو ف کیا تمہیں علم ہے کہ (ایک زمانہ آیا آئے گا کہ) آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا اور شام کو منفق ہو جائے گا؟" ہم درودِ رضی اللہ عنہ نے پڑھا اور کیسے "غفر" و "کفر" ایمان سب ہو پائے گا اور اسکو اس میں شک نہ ہوگا۔ (اس لئے) میں نماز اور روزوں میں باقی رہنے کے سب سے ایک (اچھی) موت کی زیادہ چاہتا ہوں۔" (صعۃ السؤل و دمع المستعیر لشریانی)

کافر حکمرانوں سے ملاقاتیں

وإذا لقوا الذين آمنوا فالحق الامساوا اذا غلوا الى طيبتهم قالوا الامعكم الصالحين مستهزءون وبقوله: ترجمہ اور وہ (منافقین) جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے باور یہ جہائی میں ہے (کافر) شیاطین سے ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، بلاشبہ ہم تو (ان مسلمانوں) سے خائف کرتے ہیں۔

فائدہ:۔ عالم اسلام کا مفکر رفیق مسلم عوام کے سامنے کچھ اسی طرح کے بیانات دیتا ہے: "ہم امریکہ کو من مانی نہیں کرنے دینگے"۔ "ہم بیت المقدس کی آزادی کے لئے پرامن کوششیں جاری رکھیں گے"۔ "ہم اپنی سرزمین اپنے انتہائی بھائیوں کے خلاف استعمال نہیں ہونے دینگے"۔ "ہم بھارت کو اپنے درباروں پر ڈالم نہیں دینگے"۔ "ہم نیو کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں دینگے"۔ "ہم مسلمان ہیں"۔ "ہم نے ملک میں غیر ملکی افواج پر گزنداشت نہیں کر سکتے"۔

"کشمیر میں کے خون سے کسی کو سوا نہیں کرنے دینگے"۔ "ہم بچے بچے مسلمان ہیں"۔ لیکن جب یہی طبقہ بھارت یا امریکہ کے شیطانوں سے ملاقات کرتا ہے تو یوں کہتا ہے "ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، ہماری قوم یہ تو ف، نا کھ اور بد باقی ہے، لہذا انکو یہ تو ف دانے کے لئے ایسے بیانات دیتے ہیں"۔

جہاد کے خلاف جو لئے میں احتیاط کیجئے

و لتعلم الذين ناقضوا و قبل لهم تعالوا فقتلوا الى سبيل الله لو انهم اقاتلوا لو تعلم قبالا لا تبعثكم هم للكفر يومئذ اقرب منهم للايمان يقاتلون بالمواعيد ما ليس في قلوبهم و الله اعلم بما يكتمون۔ الذين قاتلوا الاخوانهم و قعدوا الو اطاعوا لاعدائهم اقل فاداره و اعن انفسكم الموت ان كنتم حذقون (ال عمران ۱۶۷، ۱۶۸)

ترجمہ اور تاکہ جان لے انکو جو منافق ہو گئے باور میں سے کہا گیا آقا! قاتل کرو انہ کے



### معاہدہ کی صورت میں

راستے میں باوجود گمراہی کے اگر ہمیں قتال کا علم ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جتے۔ وہ (معاہدین) اس دن ایمان کے مقابلے میں گمراہی سے الگ ہوتے ہیں۔ جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور (جہاد سے) پیچھے رہے۔ اگر یہ (معاہدین) اپنی بات مان لیتے (یعنی قتال کے لئے نہ جاتے) تو کھل نہ سکتے۔ اس لئے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو اپنے آپ سے موت کو روک کر دکھاؤ۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ معاہدین قتال نہ ہونے کا امکان ظاہر کر کے راستے سے واپس لوٹ آئے۔ لیکن آج کے دور میں تو لوگ کفار سے قتال ہوتا ہوا کچھ رہے ہیں ان کے باوجود قتال کے لئے معاہدین کے ساتھ نہ نکلتے ہیں اور نہ ہی ان کی مدد کرتے ہیں۔

کافروں کو دوست بنانے والوں کے لئے درود ناک عذاب

بشر المسافقين بان لهم عذابا الیما۔ الذین یصلحون الکافرین الالیاء من دون المؤمنین یصلحون علیہم العزۃ لہ جمیعاً۔ (النساء: ۱۳۶)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) معاہدین کو درود ناک عذاب کی خوشخبری نہ دیجئے۔ جو مسلمانوں کے علاوہ کافروں کو دوست بناتے ہیں، کیا یہ ان کافروں کے پاس عزت حاصل کرتے ہیں۔ سو عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔

الذین یصلحون بکم فلان کان لکم فسخ من اذ قالوا الم لکم معکم وان کان لکفرین نصب قالوا الم نسحوذ علیکم ولمعکم من المؤمنین۔ (النساء: ۱۳۷)

ترجمہ: جو لوگ تمہارے انہام کار کا انتقاد کرتے ہیں، پھر اگر تمہیں اللہ کی جانب سے فسخ مل جائے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں۔ اور اگر کافروں کو تمہارا نائب مل جائے تو (کافروں سے) کہتے ہیں کیا ہم (مسلمان) تم پر غالب نہ آنے لگے تھے۔ اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہیں پہچاننا تھا۔

معاہدین کافروں کو دوست کیوں بناتے ہیں

فسری الذین فی قلوبہم مرض یمسوا عون فیہم یقولون بخشی ان تصیبنا دمرۃ فعمسی اللذان یخشی بالفسخ او امر من عندہ فیصلحوا علی ما اسروا فی انفسہم لدمین (المائدہ: ۵۴)



### دوستی کے دوست دشمن

ترجمہ: تو آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جن کے دلوں میں مرض ہے ان کا فروں کے پاس دوڑے چھپتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر آفت نہ آجائے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ مٹا دیں یہ سب اپنی بے نیابتی سے فیصلہ فرما دیں جسکے نتیجے میں وہ (منافقین) شرمندہ ہو جائیں اس بات پر جس کو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے تھے۔

فائدہ۔۔ علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”یہ منافقین کے بارے میں اطلاع ہے کہ یہ یہود و نصاریٰ کو دوست بناتے تھے اور اہل ایمان کو دشمن کہتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہم ڈرتے ہیں کہ یہود یا نصاریٰ یا مشرکین کی آفت ہم پر نہ ٹوٹ پڑے۔“ (تفسیر طبری) کافروں کے پاس اسلئے جاتے ہیں کہ کافروں کی طرف سے کوئی مصیبت ان پر نہ ٹوٹ پڑے۔ اگر کافروں کا ساتھ نہیں دینگے تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔

کافروں کو دوست بنانے والے انہی جیسے ہیں

وامم ممالوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدۃ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے تو نحب اهل العدل والامانة ونیغض اهل الجور والخیانة۔

ترجمہ: اور ہم (یعنی اہل سنت والجماعت) انصاف کرنے والوں اور امانت داروں سے محبت کرتے ہیں اور خدائوں اور خدائیوں سے بغض رکھتے ہیں۔ (عقیدۃ اہل سنت)

ارشادِ ہادی ہے: ہذا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا البھود والنصارى اولیاء بعضہم اولیاء بعض۔ ومن یتولہم متکلم فاولہ منہم (المائدہ ۵۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ اور وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا وہ انکی دشمنی میں سے ہوگا۔

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اور جس نے مسلمانوں کے مقابلے میں یہود و نصاریٰ کو دوست بنایا تو بلاشبہ دشمنی میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے انھیں دوست بنائے وہ مسلمانوں کے مقابلے میں انکی دشمنی (یہود و نصاریٰ) کے دین والوں اور ملت والوں میں شمار ہوگا۔ کیونکہ کوئی بھی کسی کو دوست بنانا ہے تو وہ اپنے دوست اور انکے دین کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس دین سے اس کا دوست باغی ہوتا ہے وہ انکے ساتھ ہوتا ہے۔ تو سب یہ (مسلمان) اپنے (یہودی یا نصرانی یا کسی بھی کافر) کو دوست اور انکے دین سے باغی ہے تو جو انکے دوست اور انکے دوست کے دین کا دشمن ہوگا یہ بھی اس کا مخالف ہوگا۔ اس طرح اس کا دوست کافر کا ایک ہی قسم دوست ہے۔



### اسلمی دوست دین

ہو گیا، پھر یہ محمدؐ تک مولاۃ قیامت تک باقی ہے۔ (تفسیر طبری ص ۶۷ میں ص ۷۷)  
 ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا  
 اور ان کے فیصلے سے زیادہ اچھا فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جس نے یہود و نصاریٰ کو دوست بنا دیا وہ انہی  
 میں سے ہے۔ ۳۔ پس ہمیں قرآنی سے یہود و نصاریٰ کے دوست انہی میں سے ہیں تو ان دوستوں  
 کا حکم بھی ان یہود و نصاریٰ میں ملے ہوگا۔ (امکاد الہدۃ)

انکے علاوہ بہت ساری آیات ہیں جن میں مسلمانوں کو اس بات سے روکا گیا ہے کہ وہ کفار  
 کو دوست نہ بنیں۔ حتیٰ کہ والدین تک سے روک دیا گیا اگر وہ ایمان کے مقابلے کفر کو پسند کرتے  
 ہوں۔ ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا أَوْلِيَاءَ الْكُفْرِ** اور **وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ**  
**أَوْلِيَاءَ** اور **وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ** اور انہیں بھائیوں کو دوست نہ بنانا اگر وہ ایمان کے حق سے کفر کو پسند  
 کرتے ہوں۔ تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا تو وہی ہیں جو حد سے بڑھنے والے ہیں۔

لامحالہ مگر بھائیوں سے دوستی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کو اس بات سے روکا  
 گیا ہے کہ وہ کافروں کو دوست نہ بنیں۔ یا انکی مدد کریں، یا ان سے مدد لیں یا اپنے معاملت انکے  
 بہرہ برداریں۔ نیز یہ حکم ہے کہ کافروں سے برائت اور تکفیر و انکرام چھوڑنا واجب ہے۔ خواہ وہ کافر  
 اپنے ہی باپ ہوں یا انکے بھائی، لیکن بدست کافر والدین کے ساتھ احسان اور اچھی قرآن سننے کا حکم  
 ہے اس (تربہ مولا) کا مسلمانوں کو حکم اسلئے کیا گیا ہے تاکہ وہ منافقین سے الگ ہو  
 جائیں کیونکہ منافقین کی پہچان یہ ہے کہ وہ کافروں کو دوست بناتے ہیں اور جب ان سے ملنے ہیں تو  
 انکے لئے عزت و تعظیم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ذاتی تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ (حکام قرآن ج ۱ ص ۷۸)

دوسری جگہ کافروں کو دوست بنانے سے متعلق ارشاد باری ہے:

**لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ**  
**فَلَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ** **فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ** **وَالَّذِينَ آمَنُوا**  
**وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ** (آل عمران: ۲۸)

ترجمہ مؤمنین کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے علاوہ۔ اور جس نے ایسا کیا تو اللہ  
 تعالیٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ملا یہ تم اندر پڑھ کر تے ہو کسی بدست کا ان سے اور اللہ تمہیں اپنے آپ  
 سے غمزدار کرتے ہیں۔



### ایمانداری کے دو ستون ہیں

امارت کا فی دینہ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ”ای من ولاہہ شیئ من الاشیاء بل ہو مسلخ عنہ بکلی حال (صحیح تفسیر) یعنی اس کا اللہ سے کوئی اتصال نہیں بکروہ کھس خارج ہو چکا۔

امام طبرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فقد بری من اللہ وبری اللہ منہ بار تداہ عن ذنبہ ودحو لہ فی الکفر۔ جس نے ایسا کیا تو وہ اللہ سے بری اور اللہ اس سے بری ہے۔ اس کے دین سے باہر چلتے اور کفر میں داخل ہو جانے کی وجہ سے۔ (تفسیر طبرسی)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تفسیر روح المعانی میں من دون العوالمین کی تخریج یوں کی ہے ”اِس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی دوستی کے اصل حقدار مسلمان ہی ہیں اور مسلمانوں کی دوستی مختار ہے کافروں کی دوستی کے۔۔۔ اس میں اشارہ ہے کہ کافروں کی دوستی مسلمانوں کی دوستی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔“ (درع المعانی)

مسلمانوں کے قاتل، بتوں کے پہاڑیوں کو دوست بنانے والے

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان قوم احدثت الایمان سفہاء الاحلام فیلقون من غیر الطیرۃ یسرقون من الدین کما یسرق السهم من الرمیۃ یدعون اهل الاولان ویلقون اهل الاسلام فمن لقیہم فلیقتلہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیامۃ۔ (بخاری کتاب المناقب صفحہ ۳۶۸ کتاب احوال القرآن صفحہ ۵۵۵ کتاب اسنادہ الترمذی ۱۹۳۰ دارالحدیث) (امام ربیع)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے جو کلمہ شہادہ کو منہ سے کہیں گے۔ وہ سخت کے بات کریں گے۔ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ بتوں کے پہاڑیوں کو بدائیگیں گے اور اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ سو جو انکو پالے انکو قتل کرے کیونکہ ان کے قتل میں قتل کرنے والے کے لئے قیامت لکھا ہوا ہے۔

من فقی سب کو اپنی طرح بنانا چاہتے ہیں

فما لکم فی المناظنین لعلن واللہ لو کسہم بما کسبوا التوبۃ دون ان یتوبوا امن اصل اللہ ومن یصل اللہ فلن تجد لہ سبیل (المائدہ ۸۸)



### ہمارے دوست ہیں

ترجمہ: جنہیں کہ ہمارے متفقین کے بارے میں دو گروہ ہوئے ہوتے ہیں حالانکہ اللہ نے انکو ان پر ہے سب سے بڑا کر تو ان کے حق کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اس کو بدانت پہنچاؤ گے اس کو اللہ نے نکر اور کر دیا ہو اور جس کو اللہ نکر کر دے تو آپ اس کے لئے ہرگز راستہ نہیں پائیں گے۔  
 ودوا لولکفرون کما کفروا لکفرون سواء فلا تفتخروا منهم اولیاء حتی یتهاجروا فی سبیل اللہ فان تولوا فاعذوہم وافتخروہم حیث وجدتموہم ولا لتتخذوا منهم ولیا ولا نصیرا (النساء: ۸۹)

ترجمہ: ان (منفقین) کی دلی خواہش ہے کہ تم بھی کفر کرنا چھو جیسے انہوں نے کفر کیا اس وقت برابر ہو، لہذا تم ان کو دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کے راستے میں ہجرت نہ کرنا گئیں۔ انہیں اگر وہ ہارنا گئیں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو اور انکو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

فائدہ: یہ مٹھری دھندلے طریقے لڑاتے ہیں "یہ آیت ایسے لوگوں کے بارے میں جاز ہوئی جو کہ کوئی مسلمانوں کے مقابلے کا رکھ کر دے گئے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ یہ لوگ مکہ سے آئے۔ مسلمانوں سے انکا سامنا ہو گیا۔ کچھ مسلمانوں نے کہا کہ ان بیچاروں کی جانب چھو اور انکو قتل کرو کیونکہ یہ ہمارے مقابلے ہر دے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔ یہ سن کر کچھ مسلمانوں نے کہا کہ یہ تم ایسے لوگوں کو قتل کرو گے جو تمہاری طرح کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ کیا صرف اس وجہ سے انکی جان و مال کو حلال کر دے کہ انہوں نے ہجرت نہیں کی اور اپنے گھر یا کشتی چھوڑا؟

اس طرح اہل ایمان ان لوگوں کے بارے میں دو رائے ہو گئے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے کسی کو کچھ نہیں کہا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فیصلہ فرما دیا کہ یہ منافق ہیں۔ اگر یہ یاد نہیں آتے تو جہاں پاؤ انکو قتل کرو۔ یہ شری ٹوک ہیں۔ انکی دلی خواہش ہے کہ تم بھی انکی طرح کفر کرنا چھو۔ (تفسیر صریح)

ان منفقین کی دلی خواہش ہے کہ بچے مسلمان بھی ان جیسے ہو جائیں۔ کوئی "ذریعہ" تو کوئی "دلائل" کوئی "منطق" ہے۔ یہ (Rationalist) ہے۔ ان سب کی کوشش ہے کہ ان منفقین کا دین پامیلا ہو جائے۔ جو انکار میں پھیلائے اس کی بڑی قدر دینی جاتی ہے۔ اس کوئی دلی جوتو پڑایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جانب لوگوں کو بلاتے، جس میں جہاد بھی ہو اور ناقابل برداشت ہے۔ اس وقت انکا صبر بھی ختم ہو جاتا ہے اور قتل بھی۔ وہ دلداری اور برداشت قریب بھی نہیں آتی۔



اللہ پر توکل اور منافقین

لَا يَسْتَوِي السَّاعِدُونَ وَالْمُغْنُونَ فِي قُلُوبِهِمْ عَرَضٌ ظَرْفًا لَا، وَبِهِمْ وَمَنْ  
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (اعل ۱۳)

ترجمہ: جب منافقین کہہ رہے تھے: وہ بھی بچکدوں میں مرض ہے، کہ ان (مسلمانوں) کو تو اسکندریہ نے مست بنا دیا ہے، جو انکی اللہ پر بھروسہ کرے، بچک اقدار پر دست نکست والا ہے۔  
فائدہ: احبابان کی پسپائی کے وقت کے الجہادات اللہ کرو کیئے، لیکنے والے طالبان کے ہرے میں کیا کیا کیئے تھے۔ یہ امریکہ سے لڑنے چلے تھے۔ ہر س کے "خا" جنمیں دیا کا کچھ پوچھیں، یہ وقت کی "مہذب ترقی یافتہ اور جدید لیکن کوئی کی، لک قوت" کا مقابلہ کریں گے۔ وہ کہتے تھے: "یہ کیا اسلام ہے، ان طالبان نے اسلام کی علامت خیریت کی ہے، تاکہ پوچھ ہی نہیں کر اسلام میں کتنی چلک ہے، یہ امریکہ سے کیسے لڑ سکتے ہیں۔" لیکن ان منافقوں کو معلوم نہیں کہ جو تیاری کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کر کے میدان میں نکلتے ہوں، دنیا کی ساری طاقتیں اسکے جیروں کی ٹھوکر پھونکی ہیں۔ آج وہی امریکہ ہے جس کی خدائی سے ہرے سحران اس قوم کو دراتے تھے، وہی امریکی کٹر دوز امریکی سحر بنزرا، اکی ٹھوچہ ہیں، جو ان ملاؤں کی ٹھوکروں پر لڑ سکتی پھرتی ہیں، اس دشمنی، اس سی اور مرئی، کٹریں لائے والی تہذیب کے دندوں کی، جنمیں کی کئی دن گدھا پتے رہتے ہیں، اٹھانے والے بھی اب اٹھاتے اٹھتے تھکے۔ بچک اندھن بہت بڑا دست اور نکست والے ہیں۔ لیکن بچکے دلوں میں کھوت ہے، وہ اب بھی نہیں سمجھیں گے۔

منافقین مسلمانوں سے الگ ہیں

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اَنَّهُمْ لَمَسْجِدٍ وَمَا هُمْ بِمَسْجِدٍ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْهَمُونَ (نورہ ۵۶)  
ترجمہ: اور وہ (منافقین) اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ مسجد ہی ہیں، جس صحت کے لوگ ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں، بلکہ یہ الگ قوم ہیں۔

جب دکانداز اڑانے والے منافق ہیں

وَلَكِنْ سَأَلَهُمْ لِيَقُولُوا إِنَّمَا أَكْثَرَ لِحُومٍ وَلَلْعَبْلُ أَهْلًا وَآيَاتِهِ وَرَسُولُهُ كَذِبٌ  
لَسْمُوزِ وَنَ (نورہ ۶۵)

ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم یہی مذاق کر رہے تھے۔ (اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان کو کہہ دیجئے کیا تم اللہ کی آیات اور اسکے رسول کا مذاق اڑاتے ہو۔



### ماہنامہ کے دوست و دشمن

اسی جرم طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ  
توبہ کے لئے چار ہے تھے۔ پہلو فقیہ بھی ساتھ تھے۔ تب تک جس ایک دوسرے سے کہنے لگے دوا  
نبی دوا اس آدمی (گھر) کو دیکھو یہ شام کے گھٹات و قلعے فتح کرنے چاہے۔ اس بات کی اطلاع  
انتہائی نے دی کہ اگر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
سے پوچھا کہ تم نے یہ بات کہی ہے۔ منافقوں نے کہا ہم تو اپنے ہی افسانے میں کہہ رہے تھے۔  
آج کے منافقین بھی مجاہدین کا مذاق اڑاتے ہیں اور ایسی ہی باتیں کہتے ہیں کہ ان مولویوں  
کو دیکھو اپنی فتح کر چکے۔ دل قلعے پر اسلام کا بھڑکا گاؤں گئے۔ ان کو دیکھو یہ منافقین  
فتح کرنے لگے ہیں۔

جب ان کے ذکر پر منافقین کا رہا جس

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُؤْتِ سُوْرَةٌ فَالَا الْوَلْتِ سُوْرَةٌ فَهَكَذَا وَذَكَرَ فِيهَا  
الْفُتُوْحُ رَأَيْتَ الَّذِينَ لَمَّا قُلُوْهُم مَّرْضٌ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ نَظْرَ الْمَدْمُنَةِ عَلَيْهِ مِنْ  
الْمَوْتِ فَلَوْلَا إِلَهُم مَّحْمُوْدٌ ۝۲۰

ترجمہ اور ایمان والے کہتے ہیں کہ کوئی سورت کیوں نہیں اترتی، پھر جب کوئی صاف  
مطلب والی سورت اترتی گی جس میں قتال کا ذکر ہے تو آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جن کے  
دلوں میں مرض ہے، آجکے ایسے دیکھیں گے جیسے ان پر فحش طاری ہو سوت کی آواز کے لئے ابتر ہے۔  
(علامت دلوں میں مرض کی)

فائدہ... امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر سورت جس میں قتال کا ذکر ہو وہ سورت  
محمّد ہے۔ اور یہ چہاوی سورتیں منافقین پر سارے قرآن میں سب سے سخت ہیں۔ (تفسیر طبری)  
ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اپنے اعداء، مخالفین، ہمارے مخالفین کو دیکھیں گے کہ کوئی ایسا چہاوی  
اس میں سورت تو نہیں کر گئی ہو کہ قرآن نے منافقین کی علامت کے طور پر بیان کیا ہے؟ سوچئے!  
کہیں یہ وہ قتال میں کر رہی حالت تو نہیں ہو جاتی؟

الْمَلَا يَدْعُرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبِ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۱

ترجمہ کیا وہ (منافقین) قرآن میں گور کر رہے ہیں یا ان کے دلوں پر؟ لے پڑے ہیں۔

اتحادی کافروں سے منافقین کی قسمیں اعدا سے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَلَقُوْا يَتْلُوْنَ اَحْوَافَهُمْ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَعْلٰى الْكِتٰبِ



مآثرہ کی کسوٹی پر جان

لئن اعمر حتم لنخر جن معکم ولا نطیع فیکم احدا ابدا وان لولتکم لنصرتکم  
واقد یشہد الہم لکذبنون (الحشر ۱۱) لئن اعمر جوا لا یخر جون معہم ولن  
قولوا لا ینصروہم ولئن نصروہم لیولن الاصلوا تم لا ینصرون (الحشر ۱۲)

ترجمہ: (اے نبی) کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں  
سے کہتے ہیں، اگر تم جلا وطن کئے گئے تو اللہ کی قسم ہم بھی تمہارے ساتھ وطن چھوڑ دیں گے، اور  
جب ہمارے دشمن ہم کی بھی کسی کی بات نہیں مائیں گے، اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو بھلا ہم  
تمہاری مدد کریں گے، اور اللہ کو اسی دینا ہے کہ یہ (منافقین) جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر اپنی  
کتاب کافروں کو جلا وطن کیا گیا تو یہ ان کے ساتھ وطن نہیں چھوڑیں گے، اور اگر جن سے جنگ کی گئی  
تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے، اور بلاشبہ حال اگر مدد کی بھی تو چندہ پیر کر بھاگ کر بڑے ہو گئے، اور  
ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

خوش نما ہاتھوں سے دھوکہ نہ کھائیے

واذا راہبہم تعجک اجسامہم وان یقولوا نسمع لقولہم کانہم  
مسمعون (المنافقون ۴)

ترجمہ: جب آپ انہیں دیکھیں تو ان کے جسم آجڑ خوش نما معلوم ہوں، اور جب باتیں کرنے  
لگیں تو آپ ان کی باتوں پر کان لگائیں، گویا کہ یہ بھڑیاں ہیں، ہمارے سے لگائی ہوئی۔

یا ایہذا النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماولہم جہنم وہن  
المصیر (التحریم ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! کافروں اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا حاکم  
جہنم ہے اور یہ ان کی برا حاکم ہے۔





## چودو کا فتنہ

دو سے زمین پر چاہی اس خیر و شر کے معرکے میں شر کی تمام قوتیں، غیر کون کر شر کے نیچے کے لئے کوشاں رہی ہیں۔ اس معرکے میں انہیں کو اپنے تمام شیاطین (جنات، شیاطین انسان، شمول مٹائیں) کی مدد حاصل رہی ہے۔ شر کی قوتیں ہر طرح کے مادی اسباب کے ساتھ ساتھ شیطانی حربے بھی استعمال کرتی رہی ہیں۔ ان شیطانی حربوں میں چودو کو بڑے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے دشمن یہود نے اللہ کی تعلیمات کے بجائے انہیں کی تعلیمات کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ غیر کاظم چودو کر انہوں نے شیطانی علم حاصل کرنی کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ ۖ وَمَا تَكْفُرُ سَلِيمَانِ ۚ لَكِنِ الشَّيَاطِينُ كُفَرُوا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّكَ السَّعِيرُ ۚ الْقَرِيبُ ۚ** ترجمہ: وہ یہود اس چیز کے پیچھے چلے جو شیاطین، سلیمان کی بادشاہت میں چلے تھے۔ اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا، لوگوں کو کفر سکھاتے تھے۔

یہود نے اس چودو کو سیکھ اور ہر دور میں شر کی قوتوں کو اس کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک، یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان اللہ کے دشمنوں نے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو گولی کر کے قتل کرنا چاہا، وہیں اپنے چادو کے ذریعے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوئے۔

ایک یہودی لیبیہ ابن المصمم نے اپنی بیٹوں کے ساتھ ہی کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چادو کیا، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً چوبیس ماہ سخت تکلیف میں رہے۔ اس واقعہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مسلم رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ، ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

بخاری شریف کی روایت ہے:

عن عائشة زوجتي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم



### میں نے کبھی کبھی سوچا

سحر حتی کان یزی أنه یائی السماء ولا یاتین قال سفیان هذا اشد ما یسکون من السحر اذا کان کذا فقال " یا عائشة اعلمت أن الله قد اتى فیما استعیدہ فیہ اتی رجلاً ففعل احدهما عند رأسی والاخر عند رجلي فقال الذی عند رأسی لالاخر ما بال الرجل قال مطروب قال ومن حبه قال لید بن انصم رجل من بنی زریق حلیف لیهود کان ما یفعل قال ولیم قال فی مشط و مشط فقال و ابن قال فی جف طلمعة ذکر تحت وعوفه فی بنو ذروان" قالت فأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم البسر حتی استخرجہ فقال " هذا البسر التي اوتیها وکان ما یفعل ففعل الحساء وکان یحلبها رؤوس الشیاطین" قال فاستخرج قالت فقلت القلا ای تسیرت فقال " اما والله لقد شلتالی واكره ان یتبر علی احد من الناس شراً" (الصحيح البخاری باب السحر)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا کر دیا گیا۔ (اچھا ختم ہوا تھا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا لگا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے پاس آئے ہیں، وہ انکڑے ٹکس لگے (راوی حقیان کہتے ہیں کہ یہ صورت حال سخت ترین ہوا میں ہوتی ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ کیا تمہیں علم ہے کہ جس مسئلے میں میں اللہ تعالیٰ سے سوال کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر کر دیا ہے۔ رات خواب میں میرے پاس دو شخص آئے۔ ایک میرے سر کی چاب اور دوسرے میری دل کی چاب چمکا گیا۔ میرے سر کی طرف جو بیٹھا ہوا تھا اس نے میری طرف والے سے کہا "سن کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا، ہوا کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا "لوگوں نے ہوا کیا ہے؟ اس نے قایا البیضاء (مہم) نے، جس کا تعلق نبی زنی قیچہ سے ہے، موقوفی ہے اور یہود کا حلیف ہے۔ پہلے نے پوچھا کہ چیز میں جا رہا کیا ہے؟ اس نے کہا سر کے بالوں اور کھلی میں۔ پہلے نے پوچھا کہ ہوا کیا ہے؟ دوسرا بولا ہوا ذروان کے کنویر میں مچھری چبکوں سے، تر بگور کے درخت کی چھال میں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویر پر آئے اس کو کال کیا۔ پھر فرمایا "یہ وہی کنویر ہے جو مجھے دکھا گیا تھا گوہر کا پانی ایسا تھا جیسے ہندی کا گولہ پانی۔ اور وہاں بگور کے درخت شیعہ لوگ کے سر کے، نہ تھے۔" میں نے کہا بھی کہ یہ رسول اللہ ان سے ملے لہذا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عزوجل اللہ تعالیٰ نے مجھے تو شفاء دی اور میں لوگوں میں برائی پھیلانا پسند نہیں کرتا۔"



### مآسری کے دوست و دشمن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر اب تک یہودی اس جہاد کو مسلمانوں کے خلاف ہورہا تھا، استعمال کرتے آ رہے ہیں۔ وہ اسکو مسلمانوں کے خلاف اخروی سطح پر بھی استعمال کرتے رہے ہیں اور اجتماعی مبنی امت کی سطح پر بھی۔

علماء حق پر جہاد کرنا

ہندو اور یہودی دونوں ملہ و حق پر جہاد کرتے ہیں۔ تاکہ ان کو جس فی یا ذہنی طور پر مطلوب کردہ جائے۔ ہر سے بزرگوں میں سے کئی بزرگوں پر دین دشمنوں کی جانب سے حرکت کیا گیا ہے۔ سارحوں کی پلغار اور جرائم اتنی بڑھتی چ رہی ہے کہ علم پر انکی مساجد میں کرہ و دو کا حملہ کیا جا رہا ہے۔ کراچی میں انار سے ایک محترم مفتی صاحب کے ساتھ میاں القدر علی آچا کا ہے۔ مفتی صاحب اپنی مسجد میں ذکر میں مشغول تھے کہ ایک انجینی آ یا اور مفتی صاحب کے سامنے آکر بیٹھ گیا، اب سے پہلے اس انجینی نے پوری مسجد کی نظر بندی کر دی، پھر مفتی صاحب کو الکا نام اور مسجد کا نام بتایا اور کیا کہ میں بغداد سے آیا ہوں، اس نے اپنی باطنی تعریف سے مفتی صاحب کے دل پر حملہ کیا اور کہا کہ میں (لعوذ باللہ) تمہارا مانی ہوں اور تمہیں نوازنے کے لئے آیا ہوں، مفتی صاحب نے اور دشریلے کا ور دشروع کیا لیکن اس جہاد و کرنے بری طرح مفتی صاحب کے دل پر حملہ کیا تھا وہ خود کو یہ ثابت کر رہا تھا کہ میں تمہیں نوازنے کے لئے آیا ہوں، کافی دیر تک مفتی صاحب کے دل کی کیفیت عجیب و غریب رہی۔ مفتی صاحب مسلسل درود شریلے کا ذکر فرما رہے تھے لیکن دل کی وہ کیفیت نہیں تھی جو عام حالت میں ذکر کرتے وقت ہوتی تھی، صاف محسوس ہوتا تھا کہ یہ شخص اپنے جہاد سے اپنی طور پر ملے چ رہی دیکھ ہوئے ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ تین دن تک رہا اور تین دن تک مسلسل تعریف و تمجید کے ذریعے اسے عقیدے کو چاہ کرنے کی کوشش کرتا رہا، اسی حقیقت کا پتہ چلا تو پتہ چلا کہ وہ اسرا نکل سے آیا تھا۔ اس کے سر کے اثرات مفتی صاحب کے گھر میں بھی ہوئے تھی کہ اس کا لم نے اس سوئے پر بھی حرکت کیا ہوا تھا جو مکان سے ٹریہ کر لاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرمائے۔

دلوں میں پھوٹ ڈالنا جہاد سے دلوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوششیں۔

ذہنوں کو قتل و قتل کرنا شہروں میں اس وقت جہاد کے حوالے سے بہت بری صورت حال ہے۔ کراچی، اسلام آباد، لاہور، کوئٹہ، پشاور وغیرہ میں جہاد چکھنے سکھنے نے اور رشتہ داروں پر کرنے کا عمل بہت زیادہ ہے۔ کراچی میں ایک ڈاکٹر ہے جو جہاد سکھانے کی ایک کلاس کے چند ہزار



### ماہرین کے دست و پا

روپے نمس لے رہا ہے۔ یہ گناہیں بڑے بڑے لوگوں میں منعقد ہوتی ہیں۔ پہلے موسیقی سنائی جاتی ہے، پھر حاضرین کو مراقبے (Meditation) میں لگایا جاتا ہے، اسکے بعد کسی کے بھی ذہن کو اپنے قابو میں کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ یہ خاص شیطانی فعل ہے، موسیقی کے ذریعے شیطن آتے ہیں اور پھر یہ شیاطین ان کے لئے کام کرتے ہیں۔

شیطانی اثرات کے ذریعے مسلمانوں کے گھروں میں بے برکتی، مختلف شکایات، اشتباہات، دھرم کا نشان، سناپ، بیڑی، اسکے سوا اور گائے کے کارٹون وغیرہ پر جادو کر کے مسلمانوں کے گھروں میں داخل کر دیے ہیں۔

میاں بیوی میں تفریق۔۔۔ اسکے لئے یہود، انجور، مستقل خطبات سے کام لے رہے ہیں۔





## جادو کی اقسام

جادو کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو صرف تخیل، شہدہ بازی اور نظر بندی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں حقیقت کچھ نہیں ہوتی۔ جبکہ دوسری قسم وہ ہے جو حقیقت سے تعلق رکھتی ہے، اس کا شواہد اور حقائق کی رائے کے مطابق ایسے اثرات انسانی جسم میں ظاہر ہوتے ہیں۔

بڑے سے بڑی جادوگر

یہودیوں کے ہاں روحانیات سے متعلق علوم کو "کبالہ" (Kabbalah) کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ روحانیات وہ نہیں جس کا تصور اسلام میں ہے۔ یہودیوں کی روحانیات کا بڑا حصہ شیعہ نباتات اور جادو سے متعلق ہے۔ کبالہ وہ علم ہے جس میں انسانی ذہن کو چاہے میں کر کے تمام طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ جادو کے ذریعے، کیمیا کے ذریعے، برقیاتی امروہ (Electronic Waves) کے ذریعے، چٹانوں اور ٹیلی فون کی کڑیوں کے ذریعے۔

کبالہ کی حقیقت یہودی مذہبی عقائد اور غی کو معلوم ہے۔ دیگر قوموں سے اس کو چھپنے کے لئے انھوں نے اس علم کے کئی اور نام نام دیا جس میں حعارف کرائے ہیں۔ مثلاً "ٹیکہ" "قہار" وغیرہ۔ ان میں سے کونسا حقیقت ہے اس کا جاننا خاصا مشکل کام ہے۔

یہودیوں میں ایک سے بڑا ایک جادوگر رہا ہے۔ انھوں نے اس شیعہ نباتی عمل کے ذریعے مسلمانوں کے اندر مختلف نکتے پھیلائے ہیں اور طرح طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اس تفصیل کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان یلغاروں سے قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی حفاظت کے بندوبست کریں تاکہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہمارے لوگوں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کئی کئی غلطیوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہم لوگ دنیا میں رہ رہ کر ہونے والے حادثات و اتفاقات کو صرف اسی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے اسلام دشمن قوتیں ہمیں دکھانا چاہتی ہیں۔ کئی وجہ سے ان حادثات سے عبرت نہ لکھنے کے بہانے ہم اگلے گھری گمراہی کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ذیل میں جن امور کا تذکرہ کیا جا رہا ہے یہ سب وہ ہیں جو ظاہر، کچھ اور غیبی حقیقت میں کچھ اور۔ ہمیں چاہئے کہ دین کے دشمنوں سے ہوشیار



## یہودیوں کے دوست و دشمن

ہیں ملوث وہ انہیں بھی چھپے ہوں۔ ان پر اسرارِ انجلیات میں چند نام یہ ہیں۔

1) ابو یحییٰ اسمعہلی۔ یہ آٹھویں صدی عیسوی کے اوائل میں تھا۔ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ خلافتِ ہمامیہ کے دور میں مسلمانوں کی پانچویں خون ریزی اسی کے ہاتھ تھوڑی تھوڑی ہوئی۔

2) ابو اییم ابراہیم۔ یہ انیس کے ایک مشہور گھرانے کا فرد تھا۔ انکی پیدائش ۱۱۱۱ء میں ہوئی۔ ۱۱۷۱ء میں بیت المقدس سے وہیں آ کر اس نے اپنے کچا ہونے کا اعلان کیا۔ یہ اس قدر باطنی قوتوں کا مالک تھا کہ اس نے اپنے چاند کے دورے، جیسا انہوں نے سب سے بڑے روحانی پیشوا، پوپ گوس سوم کو صرف قمی سے یہودی بنانے کی کوشش کی۔ پوپ گوس کو جب انکی سازش کا علم ہوا تو اس نے اس پر اپنے ٹوٹے کدورے لعنت کی گوارا سے موت کی سزا کا حکم سنایا۔ قتل آنکھ کے ابراہیم ابراہیم کو چھانسی ہوئی پوپ گوس خود تیسرے دن مر گیا۔ بعد میں عیسائی عداوت نے اسکو ذمہ دار قاتل قرار دیا تو اس نے سزا دینے والے پر سے گھسے کو مشول بنانے کے سحر کر دیا۔ وہ اسے سزا دینے میں ناکام رہا۔

3) مائٹر لیگن۔ یہ سولہویں صدی میں اپنے باطنی تعرقات سے علاقہ ہٹائیہ کو چار کرنے کی کوشش کر رہا رہا۔ اسکا دعویٰ تھا کہ وہ مسلمانوں کا خدا کر کے بیت المقدس واپس دلوانے گا۔

4) سبتائی زیدی (1628-1676)۔ سبتائی زیدی (Sabbatai Zevi) ۱۶۷۶ء میں سمرقہ (موجودہ ازبکستان) میں ایک تاجر خاندان میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ یورپ کی دو بڑی تاجر گھیسوں کا نمائندہ تھا۔ یہ خود بھی کامیاب تاجر تھا۔ عربی اور عبرانی زبان کا بڑا اہل تھا۔ نیز یہ کہل (Kabbalah) کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ یہودی اسکوپینازم و بدعتوں کرتے۔ ۱۶۹۹ء میں اس نے اپنے نبی (مسحیح) ہونے کا دعویٰ کیا۔ انکی شہرت اس وقت دہلی میں پھیل گئی جب مصر جا کر اس نے پاپائی کی ایک خانہ بدوش، یہودی فاحش عورت سے شادی کر لی۔ اس تجربے تمام دنیا کے یہودیوں میں کھرام بھاڑا۔ کسی عابد و زاہد یہودی عالم کا خدا بدوش فاحش عورتوں سے شادی کرنا یہودیوں کے بارے میں مسیح کی لکھی تھی۔ چنانچہ وہ "مسحیح" کہلا گئے۔ انکا عقائد تھا، فاحش عورتوں سے شادی کر چکا تھا۔ اس لڑکی کا دعویٰ تھا کہ اس کے ساتھ "مسحیح" کے علاوہ کوئی اور شہدی نہیں کر سکتا۔ خدا نے اسکو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ مسیح کے آئے تک جس سے چاہے ہنسی تعلق قائم کرتی رہی۔ (موسمہ یہود یہودیہ، از محمد یوسف مسیری) (اللہ کی رحمت ہو اس مسیح اہل پر جسکی نبی ایک زامیہ فاحش ہوگی)

سبتائی زیدی نے یہودیوں کو تمام خدا کی قیدوں سے آزاد کر دیا اور تمام شریعت کو ختم کرنے



### سہا سہائی کے دوست دشمن

کا اعلان کیا۔ سہا سہائی زہری بیہودی تاریخ کا ہیٹام ہے جس نے یہودییت کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا اور ایک نئی تحریک جو تمام مذہبی قید و بندوں سے کڑا تھی انکی بنیاد ڈالی۔ دور جدید کی صیہونی تحریک جسکو تھیودور ہرزل (1860-1904) نے قائم کیا اور حقیقت انکی بنیاد سہا سہائی نے ہی رکھ دی تھی۔ تھودور ہرزل سہا سہائی کا مقصدت مند تھا۔

❶ یعقوب فریڈ 1726-1791۔ یعقوب فریڈ (Jacob Frank) کی پیدائش ۱۷۲۶ء میں یوکرین میں ہوئی۔ یہ بھی غیر معمولی روحانی قوتوں کا مالک تھا۔ یوکرین سے ترک وطن کر کے ترکی آگیا اور ”دولہ“ کا رکن بن گیا۔ دولہ یہودی روحانی قوتوں کے اکابرین کی وہ جماعت ہے جو ہارونی تصرفات کے ذریعے خلافت عثمانیہ کو توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہی روحانی اکابرین تھے جو انیسویں صدی کے اوائل میں خلیفہ عبدالعزیز چنی کے پاس فلسطین کی طریداری کا سودا کرنے کے لئے گئے تھے۔ اس دولہ کا سربراہ تھودورہ صود آندری تھا۔ یہ آندری تنگ ملت، تنگ دین، تاجر، ترک مصطفیٰ کمال پاشا کا مرہبی تھا۔ اور یہی آندری تھود جو خلیفہ کے پاس خلافت کے خاتمے کا پروانہ لے کر گیا تھا۔

یعقوب فریڈ دو یہودی ہے جس نے عالم یہودییت کے لئے غشی آزادی کو بنیادی عربی شعائر اور دیناس نے گاڑی غشی صورت میں خدا کو پانے کا طریقہ بتایا۔ اس نے خدا کے قرب اور اس تک ترقی کا راستہ یہ بتایا کہ انسان جتنا پختیوں میں گرے گا، جتنا شریعت کے دامن کو تار تار کرے گا، اتنی خدا کا مقرب ہوتا جائے گا۔ (سورۃ الحجۃ: ۱۷۷)

❷ سعید اٹلی۔۔۔ اس کو تاریخ میں سرحد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ عالمگیر اور تجزیہ دہندہ اٹلی کے دور میں تھا۔ اسکو اپنی تصرفات کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ ۱۷۵۹ء میں اورنگزیب دہندہ اٹلی نے اسکو موت کی سزا دی۔

❸ اسرائیل بن ابی زور (1700-1760)۔۔۔ اسکو بعل شیم تود (Baal Shem Tov) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ یہودیوں کی روحانی تحریک صید ازم (Hasidism) کو بانی ہے۔ انکی پیدائش مینسک میں یوکرین میں ہوئی۔ یہ سہ پندہ اپنی قوتوں کا مالک تھا۔ چھو کر خست یاروں کو اچھا کر دیا کرتا، پانی پر چلتا، دکھیں ڈال کر درد خستوں اور جنگلوں کو آگ لگا کر جھسا دیتا۔ ہارود کے ذریعے طبر معمولی کام کر دیا کرتا۔ اس نے دعوتی کیا کہ وہ براہ راست خدا سے رابطے میں ہے۔ اور انکی سفارش عذاب میں جہ سے یہودیوں کو نہات دلاتی ہے۔ انکی ساری کوششیں خالصتہ طور پر اپنے جودنی تصرفات سے شتم کرنے کے لئے تھیں۔ نثر یہود کو بھی اس



### اسامہدی کے دست و پاؤں

نے بہت فائدہ پہنچایا۔ جبکہ اسکے مخالفین اس پر غور توں کا دسیا اور شہوتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اسکے قیسے جو تواتر کی حد تک مشہور ہیں مان میں یہ بھی ہے کہ ایک ہمار ایک نو جوان لڑکی اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ اسکے لئے دعا کہ ہاتھ لگا کر دے ہوئے ہی یہ لڑکی حاملہ ہو گئی۔ (مسعود ابوریحہ، پوری، ص ۳۸۹)

یاد رہے کہ یہ تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ اس تحریک نے پوری یہودیت کو اپنی لپیٹ میں لیا اور آج بھی بڑی تعداد میں یہودی اس پر عمل پیرا ہیں۔ یہ شراب کا شوقین اور دیگر نشہ آور اور بات کا مادی تھک (ہیٹا)

۱۔ زیدی کرش کھیشٹر۔ (زیدی کرش کھیشٹر (Zevi Hirsch Kalischer) کی پیدائش ۱۷۷۷ء میں ہوئی۔ یہ پالینڈ میں پیدا ہوئے اور جرمنی میں ظاہر ہوا۔ مسیحیت کی دکان کے لئے مغرب کی تمام یہودی اور غیر یہودی قوتوں کو یکجا کرنے میں اسکے جاہلی تفرقات کا سب سے زیادہ دخل ہے۔ مشہور یہودی سرمایہ دار جرمنی میں راتھ روتھ (۱۸۰۳ء تا ۱۸۸۰ء) (Meyer Amschel Rothschild) کو بھی اسی نے اس مشن میں لگایا۔ غرض کہ جناب جناب کے خلاف تمام باطنی قوتوں کو جمع کرنا اس کا کارنامہ ہے۔ اسی نے یہودیوں کو یہ بازار میں تصور دیا کہ "سچ" کی آمد کے لئے خود میں ہی راتھ روتھ کرنی ہوگی۔

اگلے دن وہ مشہور یہودی جاہل و گمراہ بن گئے جس نے یہودیوں کو اپنے چلنے کے پھلے لٹھوں نے اپنے سچ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنے جاہلی تفرقات کو عالم اسلام کے خلاف استعمال کرتے رہے۔





راک فیلڈرز..... بے تاج بادشاہ

داک فیلرز (Rocke Fellers) کا دعویٰ تھا کہ انجیل میں جو شیطان کے پیروں (Satanists) ہیں۔ یہ خاندان ان پانچ کبار خاندانوں میں سے ہے جو یہود کے مطابق وہابی کی آمد کے وقت ان کے مشیر خاص ہو گئے۔ داک فیلرز یہ بھی اس مطلوب سے بھری دنیا میں ہونے کے باوجود انتہائی پر اسرار اور پردے کے پیچھے رہ کر اس دنیا کی سیاسی، اقتصادی، فکری، اخلاقی اور مذہبی دنیا کی ڈوریں ہلاتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک حصہ وہ ہے جس کو لوگ تمسخر یا ہنس مانتے ہیں، یہ تمہارے دیکھ کر بھی اٹھ اٹھ کر ہنسنے لگتے ہیں اور سراسر عقیدے سے مشغول ہے، جبکہ ان سب کا سون کی آواز میں یہودی روحانی (شیطانی) منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا، دنیا سے اسلام کا خاتمہ کر کے شیطان کے لئے سب سے بڑا اور "مقدس" کارنامہ ہے، خدا کرنا اور "سچ سمجھو" (کانے وہابی) کی آمد کے لئے راہ ہموار کرنا ہے۔ نیز باطنی علوم (Mysticism) سے یہود مخالف قوتوں کو چاہ کرنا، وہابی ڈاؤن، عالمی میڈیا اور ہمارے دور کے ذریعے دنیا کو اپنی سوچ میں گھس گھسائی دنیا میں اور ہر جگہ کے راستے سے دنیا کی دولت کو اپنے قبضے میں کرنا۔

فصل اولہ غامی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ خاندان کٹر مسیحی اور دہلی دشمن کے لئے خود کو وقف کئے ہوئے ہے۔ دنیا کے سیاسی اسٹیج پر جو درامے آپ مختلف ٹکڑوں میں ہوتے دیکھ رہے ہیں، اس کے پیچھے امریکی حکومت کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن راک فیلڈ زونام ہے جنگی اشارہ اور یہ امریکہ کی فکٹریز بنی اور بگڑتی ہیں۔ کوئی بھی صدر اس وقت تک عزت سے دانت ہاؤس میں رہ سکتا ہے جب تک اس کے کھمبے درامے میں ہلکی جالیات کے مطابق اداکاری کرتا رہے۔ لیکن اگر کسی نے ذرا اپنی مرضی سے درامے میں تبدیلی کرنی چاہی تو پھر ایسے لوگوں کے احجام سے امریکی جارج کے اور پٹن امریکا و سیاہ نظر آتے ہیں۔ اسکی بڑی داغج مثال سابق امریکی صدر، ابراہم لنکن (قتل ۱۵ اپریل ۱۸۶۵ء) اور صدر جان ایف کینیڈی (قتل ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء) کا قتل ہے۔ جون ایف کینیڈی کے بھائی اور اسکے بیٹے کو بھی قتل کر دیا گیا۔ اسکا کچھا احساس سابق صدر فلی ٹینسن کو بھی ہے کہ کس طرح دانت ہاؤس کے بالکونے ٹکٹوں کی رنگ بلیوں کو نہ کے سامنے







## امریکی کے دوست و دشمن

دہاک کی بڑی اطلس ساز فیکٹری کے مالک راک فیلڈ ہیں، جنگ عظیم اول (1914-1918) اور جنگ عظیم دوم (1939-1945) دونوں میں امریکا میں کوئل اور اطلسی خدمتوں کی کمپنیوں سے فراہم کیا۔ دہاک نام کی جنگ امریکا کو لڑوانے والا یہی خاندان تھا۔ حالانکہ امریکا کے ہونے والی ریفرنوں کے نتائج تقریباً ایسے ہی تھے جیسے عراق کی جنگ کے بعد غلبہ چڑوں کے نتائج تھے۔ دنیا پر یقین ہے کہ عراق کو کوئل کی اتنی بڑی قوت ہے جس نے آئے آئے اسے کوئلہ اطلاعات لراہم کر دیں اور پھر تمام دنیا کو ان بھولی مصوعات کی بنیاد پر عراق پر حملے کے سنے چور بھی کر لیا۔ سو لگتا تھا اپنے ہارے میں دھوٹی ہے کہ وہ اپنے سٹیلٹنٹ کے اور اپنے سب کچھ کچھ کرتے ہیں۔ لوگ اپنی کوئلہ طعن کرتے ہیں، لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ امریکی صدر دنیا کا کھڑور قریبی صدر ہوتا ہے جسکا اپنے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا، بلکہ اسکا قوائے بندہ پر بھی مکمل کنٹرول ہوتا کیونکہ وہ بھی یہودیوں کی آنکھوں (غلبہ کھروں) کے سامنے ہوتا ہے۔

وسط ایشیائی ریاستوں کے غیور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے سنے امریکا کے اتحاد کیونست افکھاب کے لئے رقم لراہم کرنے والا دہاک فیلڈ تھا (اسکا ذکر آگئے گا)۔

دورن دنیا کی چند دنیا بھر میں مہین، اچھا چھٹا کچھ سنے پینے کا انداز، فرض نفس طرز زندگی (Life Style) کمپنی ہوگی اسکا فیصلہ اس خاندان کی لڑکیاں کرتی ہیں۔ جی ہاں۔ اپنی واڈ کو چلانے والی اسی خاندان کی لڑکیاں ہیں۔ (تذکرہ تمام حوالے فراہم فیلڈ برگ کی کتاب "The Rockefeller Syndrome" سے لئے گئے ہیں)

اس خاندان کی خاصیت یہ ہے کہ یہ ہارے کے پیچھے رہ کر امریکا کو استول کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس خاندان کی لڑکیوں کی بھی ایسی تربیت کی جاتی ہے کہ وہ کتنی ہیں، ہم ہم زندگی گزارتی ہیں تاکہ میڈیا کی ٹھروں سے ٹک ٹکھیں اور اگر ہمیں کافی وغیرہ سے واپس میں بھی اپنی کار کا اٹھار کرنا چ جائے تو کسی آڑ میں کھڑی ہوتی ہیں۔

دہاک کی میڈیا کا کمال دیکھئے کہ ٹکھیں چروں کو انسان دوست اور غلامی کام کرنے والا (Philanthropist) بنا دیا ہے۔ پاکستان کے در آمد شدہ (Imported)، زریہ اعظم، شوکت عزیز، بھگت سنگھ سرل اس خاندان کے ملازم ہے ہیں۔

افغانستان پر امریکی حملہ اور قبضہ اس تمام آپریشن کی گہرائی اس خاندان کا ایک ہاتھیں سارا نوجوان کرہ ہاتھ۔ طالبان کی پہچانی کے بعد سب سے پہلے کامل آئے والا یہی نوجوان تھا، جو اپنے دہاک غیور سے سے وہاں پہنچا۔ اس نے مشرقی زبانوں میں ماسٹر کی ہوا ہے۔ لیکن ایک بات



### سامراجی کے دو ستون

پھر یاد رہے کہ راک خیل کا یہ عروج انکی ذاتی محنت سے زیادہ انکو، الویشائی، اشتراکی فرمے اور فریکٹس کی قدامت فوس کے تعاون کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ سرکردہ یہودیوں کا مشن ایک ہے، بلکہ میدان کارآہی میں تقسیم ہیں۔ چنانچہ برصغیر والے اپنی جگہ کام کرتے ہوئے دوسروں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر انکو کوئی فلم، ٹیکسٹ، مصنف، شاعر، لایب و ہالی مشن کے لئے مخلص ہے، تو دنیا بھر کی یہودی خلیفہ ٹیمیں انکے ساتھ تعاون کر سکتی ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کوئی مصنف یا لایب دنیا کے افق پر چھا جائے گا۔

اس بات کو آپ یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح خبر کی فوس کے ساتھ دنیا بھر کی خبر کی فوس ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ وہب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسکا اعلان فرشتوں میں کرتے ہیں، تمام فرشتے اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر یہ فرشتے دنیا میں اعلان کرتے ہیں کہ آسمان والے اعلان شخص سے محبت کرتے ہیں، دنیا والوں بھی اس سے محبت کرے۔ اس طرح اہل حق کے دلوں میں اس بندے کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ تمام روحانی قوتیں انکی حمایت و مدد کے لئے نکلا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انکس جس سے راضی ہو جاتا ہے تو اس سے محبت کا اعلان اپنے خاص چیلوں میں کرتا ہے۔ وہ اس اعلان کو آگے بڑھاتے ہیں اور پھر تمام شیئین جن داس اس آدمی کی حمایت میں ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھیں میں شاید بہت عجیب لگ رہی ہوں، کیونکہ امارا الیہ یہ ہے کہ پے در پے پلاکاروں کے باوجود ہم یہ بات حق ماننے کے لئے تیار نہیں کہ دنیا میں امارا کوئی دشمن بھی ہے۔ ہمارا عقیدہ ایسا ہو گیا ہے کہ یہودیوں اور عیسائی سب ہمارے بھائی۔ ہمیں احساس نہیں کہ امارا مقابلہ ایسے دشمن سے ہے، جو دن رات اس کو کشش میں لگا ہوا ہے کہ ہمیں امارے دین سے بھیج دے۔

کثیر القومی کمپنیں (Multi National) کے بارے میں ایک اور بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جیسے جیسے دولت مند ترقی یافتہ ممالک مشہور یہودی خاندانوں کی کمپنیاں ایک دوسرے میں ضم (Merge) ہوتی جا رہی ہیں۔ تجارتی دنیا میں اگرچہ یہ ایک کاروباری مسئلہ ہے لیکن جو چیز قابلِ توجہ ہے وہ یہ کہ یہ لوگ بے تاریخ بادشاہ ہونے کے باوجود انکس کے تعلقات میں ضد بچنے کے پابند ہیں۔ نذر اہل کے لئے راہ ہموار کرنے کے مشن میں مسلسل کے ساتھ ہر ایک لگا ہوا ہے۔

مثلاً رفیقہ شہناز خاندان کو آپ سے لکھتے ہیں، یہ لوگ عیوہپ یا عربی یا قبیلہ کے ہونے ہیں۔ یہ پی۔ آر۔ گن بھی عالمی بینکاروں میں کسی سے کم نہیں۔ لیکن مشن کے حوالے سے ان سب میں اختلاف اور یکسوئی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ کہنے کی یہودی فطرت اس بات کا حق ضا کرتی



### سامراجی کے دوست و دشمن

ہے کہ یہ آپس میں دوست و گروہوں ہو گئے چاہیں۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب ایک کبھی دوسری کبھی کو لڑ رہا چاہتی ہے اور وہ کبھی بچنے کی خواہش نہیں رکھتی۔ بلکہ جی کوئی تیسری قوت درمیان میں آتی ہے اور یہ بے یز سے معلومات و تعلق برائے سے مل ہو جاتے ہیں۔ شاید اسی بات سے بعض محققین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان سب کے پیچھے اٹھ کر چڑھنا (سزا و اہل) موجود ہے جو نہ م صورت حال کی نگرانی کر رہا ہے۔ اور انکو اپنے منصوبے کے مطابق چلا رہا ہے۔

راک فیلڈ خاندان کا اصل پہلو وہ ہے جو انکی مذہبی وابستگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں بڑا کردار اس خاندان کی ماں واپن ڈی راک فیلڈ جو نیبر کی Abby Aldrich Rockefeller کا ہے۔ بچپن سے ہی بچوں کی تربیت و اخلاص مذہبی بنیادوں پر کی گئی۔ انکو یہودی ہونے کی حیثیت سے دنیا کی تمام اقوام سے اعلیٰ ہونے کا تصور دلوں میں غصا گیا۔ بچپن سے ہی فکر میں صبح کو نہ تو قریب ہوتی ہے۔ ہر شے کا اس میں شریک ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی بچہ شریک نہ ہو، پتا ٹھہر کر نہ تو اس پر جرم نہ ہوتا ہے، جو اسے اپنے حسب طریق سے بھرنا پڑتا ہے۔ ان بچوں کو اسراٹکل کی حفاظت اور پہلے ڈراماٹکل کے قیام کی اہمیت بچپن سے ہی سمجھ دی جاتی ہے۔

چنانچہ راک فیلڈ فیملی امریکہ میں ایسی بہت سی تنظیموں کو فنڈ فراہم کرتی ہے جو انکے صحیح معنوں کا نہ واپل (Anti-Christ) کی آمد کے حوالے سے عوام میں کام کر رہی ہیں۔ شیطان کی پوجا کرنے والی جماعت (Sanatist) کے منصوبہ سازوں میں شامل ہیں۔ راک فیلڈ پر لکھنے والے انگریز مصنفین نے مسیحی غیبت تنظیم نورامین (Illuminati) کے ساتھ انکے گہرے تعلقات کا بھی ذکر کیا ہے۔ درحقیقت یہ خاندان ان پانچ کول خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے جو (انکے خیال کے مطابق) واپل سے برا و راست رابطے میں رہتے ہوئے اور انکے احکامات کے مطابق دنیا کی سیاسی بے باک سے بھیٹے ہوئے۔ چنانچہ نورامین، کہل فرامین کی تمام شاخیں اور دیگر غلط مسیحی تنظیمیں ان سب کی سرپرستی راک فیلڈ فیملی کرتے ہیں۔

جون ڈی راک فیلڈ: راک فیلڈ خاندان کا چھٹا چھٹا جون ڈی راک فیلڈ John D. Rockefeller ۱۸۷۰ء میں نیو یارک میں پیدا ہوا۔ سولہ سال کی عمر میں یہ فنی لک گیا۔ ۱۸۹۳ء میں اس نے ٹیل کا کاروبار شروع کیا۔ اور اسٹینڈرڈ ائل ٹیل (Standard Oil Company) بنائی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک فنی امریکہ بھر کی نوے لاکھ ملین ڈالرز کا کاروبار بن گیا۔



## ایراہدی کے دوست و دشمن

ظاہر نظر سے دیکھیں تو اسکو جان راک فیلر کی محنت، لگن، اہلیت اور قسمت کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر حقیقت کی نظر سے دیکھیں تو معاملہ کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ اس ترقی میں، دھونس، دھاندلی، بے ایمانی، رشوت، چاچا کرکیشن، حکومت میں یہودی اثر و سوج اور سب سے بڑھ کر یہودی سازشی عناصر (جو کہ یہ خود سب سے بڑے ہیں) کا بہت بڑا کردار ہے۔ ان میں سے کچھ بدمنوئی اور ناچا کرکیشن کے معاملات عوام کے سامنے بھی آئے۔ لیکن راک فیلر آئے دن ترقی ہی کرتا چلا گیا۔

جان ڈی راک فیلر مستقبل میں جن دجائی منصوبوں کو پروان چڑھانا چاہتا تھا، انکے لئے اس نے چار غیر ترقی (در حقیقت ڈکیتی کے) ادارے قائم کئے۔ جن میں سے راک فیلر کا ڈیٹن اور راک فیلر انسٹی ٹیوٹ برائے سائنس، ٹیکنالوجی، سرجی (موجودہ راک فیلر یونیورسٹی) مشہور ہیں۔

راک فیلر کا ڈیٹن صرف ایسے مقاصد کے لئے فنڈ فراہم کرتی ہے جو دجائی منصوبوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ اسی طرح راک فیلر یونیورسٹی میں انٹیمیٹیشن میں تحقیق کی جاتی ہے جو آئندہ جیل کر دجیل کے کام آسکے۔ اسی طرح خیراتی اداروں کی آڑ میں اس خاندان نے دنیا بھر میں اپنے بچوں کو مضبوط کیا۔ نیز اپنی بے شمار مالی دولت کو ٹیکس سے مستثنیٰ بھی کر لیا۔ اگلی دولت کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں، کہ تمام دنیا کا سونا اس وقت آئی ایم ایف اور عالمی بینک کے قبضے میں ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ یہ دونوں ادارے انہی کے ہیں۔ چنانچہ 1981 میں امریکی صدر رونالڈ ریگن نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ حکومت امریکہ کے خزانے میں کتنا سونا چڑا ہے تو اسے یہ جان کر بڑی حیرت ہوئی اور آجکلیں ہوتی چاہئے، کہ امریکی خزانہ سونے سے خالی تھا۔ امریکہ کا اگر یہ حال ہے تو دیگر ممالک کا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

جان ڈی راک فیلر ۲۳ مئی ۱۹۲۳ء کو فلوریڈا (امریکہ) میں سوٹ کے منہ میں چڑ گیا۔

جان ڈی راک فیلر جوئر (John D. Rockefeller, Junior-1960-1874)

یہ جان ڈی راک فیلر کا چچا تھا۔ اس نے نئے یارک میں اتوارم متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کے لئے

زمین چندے میں دی۔ اسکے پانچ بیٹے تھے:

۱۔ جان ڈی راک فیلر سوم (1906-1978)

۲۔ ٹیلس راک فیلر (1908-1979)

۳۔ ورنس راک فیلر (1910)

۴۔ ون ٹھراپ راک فیلر (1912-1973)



ان پانچوں نے الگ الگ شعبوں میں یہودیہ کی خدمت کی۔ جان آبی راک فیلر سوم نے آئسٹ کامیڈان متھیاگاس آئسٹ نے مسلمان معاشرے میں جو چاہی بھائی بھائی کے اثرات آپ زندگی کے ہر شعبے میں دیکھ سکتے ہیں۔ کس طرح مسلم معاشرہ غیر اسلامی رنگ میں رنگن چاہا ہے۔ آئسٹ کی دنیا کے بارے میں حریف معلومات دیکھیں تو پیشکش کا آف آف آئسٹ سے مل سکتی ہیں۔ یہ وہاں کی آئسٹ جو آئسٹ کے شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔ بھاپر معصوم سے نام والا یہ میدان درحقیقت کسی بھی معاشرے کی چوٹیں چاڑھنے کے لئے یہودی ماہرین نے اختیار کیا ہے۔

نیلسن راک فیلر - اقوام متحدہ کا بانی

نیلسن راک فیلر نے سیاست کامیڈان چھ۔ اس میدان میں اپنے کارنامے انجام دے گیا کہ اس کی اور بین الاقوامی سیاست کو یہودیوں کی لٹری ہا گیا۔ یہ کام اس نے (۱۹۴۱ء) میں "سی ایف آر" (C.F.R.) قائم کر کے کیا۔ ان کے علاوہ اقوام متحدہ کے قیام میں اس کا بنیادی کردار تھا۔ اقوام متحدہ ان کے گھر میں چھ کرئی۔ اسی نے اقوام متحدہ کے دھار کے لئے یہودیہ رک میں جگہ دی۔

نیلسن راک فیلر نے امریکی حکومت میں مختلف شعبوں میں بکر بڑی اور مشیر کے طور پر کام کیا۔ جہاں چھ کر حکومتوں سے کھیلنا آسان ہے۔ اس نے اپنے لئے اہم شعبوں کو چننا۔ آئسٹ کی سرپرستی کی۔ اس کے اصل (Abortion) کاٹل لائے والوں میں اس کا دماغ شامل تھا۔ ڈاکٹر بھری میٹلر نے جس پیشہ میں دنیا کی آبادی کم کرنے کے منصوبے بنائے نیلسن ایسے تمام منصوبوں کا روح دیا تھا۔

۱۹۶۶ء میں ریپبلکن پارٹی کے ٹکٹ پر ریاست نیو یارک کا گورنر بنا۔ ۱۹۶۷ء میں اسکو امریکہ کے نائب صدر کے طور پر منتخب کر لیا گیا۔ ۱۹۶۷ء میں نیو یارک میں اس کا انتقال ہوا۔

لارنس راک فیلر

لارنس راک فیلر ۱۹۱۰ء میں نیو یارک میں پیدا ہوا۔ اس نے قدرتی وسائل اور مینے بلیک ریفرنس کے شعبے کو اختیار کیا۔ ایسے سے تھارتی میدانوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دینا چاہا۔ جہاں چھ کر گئی پر تھی۔ اس نے "بیرکٹس جہاں" میں امریکی حکومت کو پانچ ہزار ایکڑ زمین چھ سے مل دی۔



ہم ہمیشہ پارک پینٹل میوزیم آرٹ اینڈ کچنل سینٹر جیسے نام سننے میں تو اکثریت کو ان کے نام سے ہی اکابریت ہوتی ہے۔ لوگوں کی اکثریت ان شعبوں میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ فرینکس اور دیگر سیبونی تنظیمیں ملکی ہی جنگیوں سے دہائی حکومت کے خاتموں میں حقیقت کارنگ بھری ہوتی ہیں۔ یہ تنظیمیں دو نڈو کھیر دیکھو ہیں جہاں اتفاقی بلڈر کے اعظم ہم تیار کئے جاتے ہیں اور پھر ساری دنیا کے ذہنوں اور جسموں پر دہائی کے کارندے حکومت کرتے ہیں۔ مثلاً میوزیم کو سٹے لکھتے۔ اتفاقی دہائے کے نام پر کہیں فراہم کی تہذیب کا تقدس انہوں میں اٹھ رہا ہے رہا ہوگا تو کہیں ہل رہا ہو سو مجبوراً خود کی جہلی تہذیب سے لوگوں کو متاثر کیا ہو رہا ہوگا۔

دن قحط پارک راک فیلز یہ ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۱ء ریاستہائے کالیفرنیا کا گورنر رہا۔ لیکن بعض خود سر حادثوں کی بدولت یا پھر اس کہہ لیجئے نظریہ منصوبوں میں جگہ رکاوٹ پیدا کرتا وہاں قحط اس خاموشی کو ایک آنکھ نہیں دیکھا۔

ذیوڈ راک فیلز - پڑاتا جریز اجاؤڈر

ہاؤڈوڈر ڈیوڈ راک فیلز جس نے مختلف امریکی صدور کی جانب سے انتہائی اہم مہدوں کی پیشکش شکرانی دور میں یہ دورہ کر سببیت کے نظریہ منصوبوں کے لئے طوطا کو وقت کیا۔ ۱۹۵۹ء میں نیو یارک میں پیدا ہوا ہاروڈ اور شکاگو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ بہت جلد ذیوڈ راک فیلز عالمی شہر بن گیا۔ ۱۹۶۳ء میں جی جی میں جن جنک کا صدر بن گیا۔ اسکو ایف آر (C.F.R) کا چیئر میں بھی منتخب کیا گیا۔ ذیوڈ کوئی سرکاری مہمند نہ کہنے کے باوجود امریکہ کی جانب سے انتہائی اہم دورے کرتا جن میں وہ امریکہ کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک کے لئے سٹے پروگرام لے کر جاتا۔

دیوڈ راک فیلز سنڈروم (The Rockefeller Syndrome) کا مصنف فرایڈز لڈر برگ کہتے ہیں۔ "ذیوڈ جب بین الاقوامی دورے پر نکلتا ہے تو اسکے ساتھ کاتھولک اور دیگر مضامین کی فہرست ایک کتاب کے برابر ہوتی ہے۔ وہ جب کسی ملک کا دورہ کرتا ہے تو ملک کا سربراہ اس سے اس طرح ملتا ہے جیسے وہ کسی ملک کا سربراہ ہو۔ اس طرح ان کی ملقاتوں کا شیڈول طے پاتا ہے۔" ذیوڈ راک فیلز اپنے دوروں میں اپنے ساتھ ترقی یافتہ ملکوں کے سابق صدر اور وزراء اعظم کو بھی لے کر جاتا ہے۔

مصنف آگے لکھتا ہے "وہ ہر سال اپنے گھر پر کئی ممالک کے وزراء نے خواہ داخلی سرکاری



میاہستی کے دوست و دشمن

کہا کہ ہوائی جنگ، آبی اہم دھڑ اور تمام حمورہ کے حکام کی میزبانی کرتا ہے۔ اور وہ اپنے گھر  
نورنگہ میں مکوں کے سربراہوں کے ساتھ تفریح کرتا ہے یہ اوقات انگوڑات بھی اپنے گھر ہی  
تھمرا رہا ہے۔

قراچیا مزید لکھتا ہے "اچھا اس چڑیلوں میں ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ کی معلومات  
ایک منٹ میں سے منگتا ہے۔"

ذرا خود کو کہتا ہے "میں نہیں سمجھتا کہ میرے کام سے زیادہ لائبریریند کوئی کام ہوگا۔ جنگ ہر  
کسی کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور اچھا کوئی شعبہ یا نہیں جو جنگ سے قطع شدہ تھا ہو (دراک فلور  
سے ہم صاف لڑنا نہ رہے)

نورنگہ کے لکھ ہے "دوست نام کی جنگ کے پیچھے سو فیصد ذرا دراک فلور اور ان کے بھائیوں  
کا ہاتھ تھا۔"

عراق اور افغانستان پر حملہ کرنے میں اسی یہودی خاندان کا ہاتھ ہے۔ یہ ہے دراک فلور  
چندام ہے۔ اسکا تذکرہ آگے آئے گا۔ جس طرح دہشت نام کی جنگ جنوب مشرقی ایشیا پر  
یہودیوں کا کنٹرول کرنے کے لئے لڑائی لگی اسی طرح عراق کی جنگ اسرائیل کے راستے کی  
رکاوٹ ختم کرنے اور جزیرہ العرب پر یہودیوں کا قبضہ کرنے کے لئے کی گئی ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر ذرا دراک فلور نے بنوایا تھا۔ (ذرا خود آکر کھٹکتا ہے آریٹیکلر (قیمرات)  
کی دہلی میں اس نے ایسے اچھے اچھے معاہدے کرائے جو قدیم یہودی ثقافت کی انکلی ہیں۔ گھروں  
کے اندر فرشی اور پاروں پر چھ اور آٹھ کونے والا ستارہ، سامپ کی طرح تل کھاتی ہوئی میز صیل،  
شیعہ کا سینک (Long Horn) شیلڈ اور اسکے طرے کے بہت سے دھڑاچے اور ٹکڑے ہت  
ہیں جو ان قیمر میں استعمال کے جاتے ہیں۔

اسٹینڈرڈ انکلی، پیچیز میں غن، جنگ، پیمائشی ملی جنگ، یونائیٹڈ سٹیٹس ٹرسٹ سمیٹی،  
Equitable Life and Mutual of New York، جیسے نامور ادارے ان کے  
ہاتھ میں ہیں۔ ڈاکٹر ہری کھنجر کے پیچھے دراک فلور تھے۔

ذرا دراک فلور کی مذہب سے وابستگی کے بارے میں لارڈ پیٹرز لڈ برک لکھتا ہے "وہ خدا  
کے کاغذی قریب ہے جتنا کہ پاپ یا کٹر بری کا آرمک ایش۔"

لڈ برک کا یہ تبصرہ اس خاندان کے اطوار کی مذہب سے وابستگی کا اندازہ کرنے کے لئے  
کافی ہے۔ یہودیوں کے پاس اس درجہ کا مذہبی ہونے کا مطلب ہے کہ وہ کمال کا ظالم بھی دیکھتے ہیں۔



### بائیں پس منظر کے تحت

اس خاندان کو اتنی تفصیل سے بیان کرنے کا اصل مقصد انکا یہی طریقہ جاہلی کر رہا ہے۔ مسلمان تاجروں کے لئے اس میں بڑی مہرت ہے کہ انھ کے دشمن کی طرح راہی حق کو مٹانے کے لئے نسل و نسل ہر میدان میں محنت کر رہے ہیں۔ جبکہ انھارے تاجر حضرات صرف اپنے گھاپہری کا ساتھ نہیں دیتے کہ انکا کاروبار غمرے میں پڑ جائے گا۔ حالانکہ جتنا مقصد میں نکھانچا گا انکو دنیا کی کوئی طاقت کم نہیں کر سکتی۔

ڈیوڈ راک فیلر نے اپنی خود نوشت میں اس بارے میں شائع کی۔ اس میں دیکھتا ہے:

"They claim we wield over American political and economic institutions. Some even believe we are part of a secret cabal working against the best interests of the United States, characterizing my family and me as "internationalists" and of conspiring with others around the world to build a more integrated global political and economic structure - one world, if you will. If that's the charge, I stand guilty, and I am proud of it." (Memoirs by David Rockefeller P:405)

ترجمہ: سوگ دہائی کرتے ہیں کہ ہم (راک فیلر خاندان) امریکہ کے سیاسی اور اقتصادی اداروں پر قابض ہیں۔ بعض لوگوں کو اس بات کا بھی یقین ہے کہ ہم "غلیہ کھانہ" کا حصہ ہیں، جو امریکہ کے مفادات کے خلاف کام کر رہے ہیں اور میرے خاندان کو "بین الاقوامی سود کا مافی" تصور کرتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ ہم دنیا میں اداروں کے ساتھ مل کر مایک ایپ بین الاقوامی سیاسی اور اقتصادی ڈھانچہ کوڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو (سوجوڑ سے) زیادہ مکمل ہوگا۔ اگر یہی باہرام ہے تو میں محرم ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔"

ڈیوڈ راک فیلر جو نیوز

یہ ۱۹۷۱ء میں پڑھا ہوا اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے باپ ڈیوڈ راک فیلر (سنیٹر) کی جگہ لینے کی صلاحیت دیکھتا ہے۔ دنیا میں اس وقت جتنے اہم مسائل ہیں، وہ ان سب کے پیچھے محرک ہے۔ مالی (یہودی)، سیکورٹی، وسطی کنٹرول، بین الاقوامی حقوق، اقتصاد کی ترقی (یہودی مفادات کے مطابق) تہارت اور معاشیات کے میدانوں میں پروانے کے پیچھے۔



برائے مہربانی کے ساتھ

کر یہاں کھیلوں کو استعمال کرنے کی پہلی صلاحیت رکھتا ہے۔

ہے۔ راک فیلر عراق و افغانستان میں ہے کناہ مسلمانوں کا قاتل

ہے راک فیلر ۱۸ جون ۱۹۹۳ء میں پیدا ہوا۔ یہ جان ڈی راک فیلر جوئیر کا چچا اور جان ڈی راک فیلر سوم کا چچا ہے۔ جبکہ ڈیڈ راک فیلر کا بھتیجا ہے۔ ۱۹۸۸ء سے جہت کا فیلر ہے۔ مغربی دنیا کا گورنر ہونکا ہے۔ یہ جہت کی اعلیٰ شخص کھلی کا خیر میں بھی رہا۔ (جنوری ۲۰۰۰ء کو چار ہونکا ہے۔ عراق پر حملے کے لئے اہل انتظام اور جہت گون کو کھڑکانے والا بھی شخص ہے۔ سی آئی اے سے ٹکرمینڈ یا تک میں اپنے خاندانی قبیلے کی بدولت، صدام حسین کے خلاف رائے عامہ کو ہمارا کیا۔

۲۰۰۲ء میں اس نے مشرقی وسطیٰ کا دورہ کیا اور وہاں مختلف ممالک کے سربراہان سے عراق پر امریکی حملے کے بارے میں اپنی ذاتی رائے پر بحث و مباحثہ کیا۔ اسی سال اس نے صدام حسین کے وسیع جاتی پھیلائے والے ہتھیاروں (Weapons of Mass Destruction) کے خلاف اپنی مشورہ کا اظہار کیا۔ امریکی جہت میں خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا کہ عراق کے جاتی پھیلائے والے ہتھیاروں سے خطرہ بہت قریب آچکا ہے۔ ہم انکار نہیں کر سکتے۔

اس نے ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا: "میں نے جنوری ۲۰۰۲ء میں سعودی عرب، اردن اور شام کا دورہ کیا تھا۔ وہاں کے سربراہان سے میں نے کہا کہ یہ پوری ذاتی رائے ہے کہ صدر اہل عراق پر حملے کے لئے اپنا ذہن ہانپتے ہیں۔ یہ فیصلہ ۹/۱۱ کے فوراً بعد کیا جانا چاہیے۔"

کوئٹہ ٹو مو ہے، مگر ام اور ایجو ریپ جنیل میں وحشیانہ تشدد

گمانہ ٹو مو ہے، مگر ام اور ایجو ریپ جنیل میں دوران تر اسٹ کا بدین اور عام مسلمانوں پر جو وحشیانہ تشدد کیا گیا وہ ہے راک فیلر کے کہنے پر ہوا۔ سابق نائب صدر ڈاک جینی بھی اس میں موٹ ہے۔ لیکن سی آئی اے نے تشدد کے نئے طریقے کے بارے میں صرف دو لوگوں کو برطانیہ کیہ جن میں ایک یہ ہے راک فیلر بھی تھا۔ تشدد کے ان ساحل کی دیکھ سی آئی اے نے یہ کہیں تھیں، جو نتائج کر دی تھیں۔ اس کے لئے جب تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی تو ہے راک فیلر نے اس کمیٹی کو ختم کر دیا اس نے کہا "یہ تحقیقی شخص کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔"

"مبہ پ لوٹ" کا لے کر تو ت

تیسویں صدی عیسوی میں ہو گیا کو جن اقتصادی مگر انہوں کا سامنا کرنا چاہا وہ راک فیلر اور



### مذہبی کے دوست و دشمن

دیگر چند یہودی خاندانوں کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی تھی۔ تاکہ دنیا کے بڑے ممالک کو اپنے سامنے مجبور کر کے یہودی مخالف قوتوں کے خلاف مالی جنگ کا (انسانی) ہندسہ منسوخ کرنے پر مجبور کر سکیں۔ پہلی جنگ عظیم کا مقصد اسکے عداد بگڑنا تھا کہ خلافت عثمانیہ توڑ کر ایک مالی یہودی حکومت قائم کی جائے تاکہ جہاں کی مالی حکومت کے لئے ایک، اول تیار کیا جائے سکے۔

اس خاندان کے ہر سے من چاہ کر آپ شہ سوچ رہے ہو گئے، کہ دنیا کا کون شعبہ ہے جو اس خاندان کے قبضے سے دیر ہے؟ یقیناً بہت سارے ممالک میں یہ عداوت راستہ شریک نہیں لیکن مکمل ان سے پیچھے رہی نہیں ہیں۔ کیونکہ دیگر ممالک جن خاندانوں کے قبضے میں ہیں، ان میں اس خاندان کی ترکیبوں کی شادیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً جے پی مورگن (J.P. Morgan)، راکھ شیلڈ وغیرہ۔

دنیا میں جتنے ناپاک کام ہیں، اچھا مردہ کام جس سے نئی آدمی کی ترکیبیں ہوتی ہیں، یہ خاندان ایسے تمام کاموں کا سواہ ہے۔ اپنی عظیم دولت طبقے کو دھوکہ دینے کے لئے دین طبقے کا سواہ پر خوبصورت لعل لگا دیا جاتا ہے، لیکن مینڈیکل دسویں صدی کے نام پر، لیکن سائنس دانچند لوگوں کے نام پر، کجی واکھلارنگ اور دایو لائٹ کے تو کجی انسانیت کے نام پر چلنے والی این بی ایل کے روپ میں۔ دنیا بھر کے عداوتوں سے بچاؤ اور عداوتوں کے اصناف، کات کران کی غیہ تجربہ گاہوں میں پہنچے جاتے ہیں۔ جہاں انسان کے ہر حصے پر مختلف تجربے کئے جاتے ہیں۔ اس کوشش کا مقصد یہ ہے کہ اگر تیسری جنگ عظیم میں، یہودی کی نسل ختم ہو جائے تو یہودی جہاز کے ذریعے یہود کی نسل کی از سر نو تخلیق کی جائے سکے۔ یہ کام اکثر قادیانی اور سے کرتے ہیں، لیکن یہ خاندان مختلف ناموں سے اسیوں ڈاکٹر سائنس دان اور دیا جاتا ہے۔ جراثیمی پھیلاؤ کا کاروبار کرتے ہیں اور عداوتوں میں انکا تجربہ کیا جاتا ہے۔ انہی کی سرپرستی میں عداوت کا کاروبار ساری کا دھوا گیا ہے۔

انکی خلیہ تجربہ گاہوں میں جراثیمی پھیلاؤ (مختلف جراثیموں کے جراثیم) کئے کر کے ہم کی شکل دی گئی ہے، تاکہ اسکے شکلیں ہیں۔ افریقہ اور دیگر ملک میں ان جراثیموں کو پھیلا دیا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ اس سے دی کو ختم کرنے کے لئے اپنی ہی (د) اسٹریکچر میں انکی مالی تیار کجی جاتی ہے۔ دوسری جانب (اکتروں کے ذریعے) انہی کی کیمیکل کی دوائی لگائی جاتی ہے۔ دنیا میں کیمیکل کی ضرورت ہے۔ ہمیں کے ہر سے من سائنس دان اس تجربے پر پہنچے ہیں کہ یہ سائنس دان قادیانی طور پر جنس ہلکے جراثیم کی پیدائش میں تیار کئے گئے تھے۔ ان میں ایڈز کا وائرس H.I.V قاتل ذکر ہے۔



امریکہ کے اندر، وہی لی آئی، وہی آئی اسے امریکی بچوں کو اغوا کر کے شیطان کے بچہ رہوں کے پاس پہنچاتی ہے جس کو انکی مذہبی تقریب میں شیطان کو غلبہ کرنے کے لئے داغ کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ منصوبہ بندی یا غیر یہود اقوام کی نسل کشی

دجال کی آمد سے پہلے پہلے راک فیلڈ کی یہ کوشش ہے کہ دنیا میں موجود غیر یہودی اقوام کی آبادی کو کم سے کم کر دیا جائے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی حراست و دشواری کا سامنا نہ کرے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ منصوبہ بندی کے نام پر انسانیت کا قتل جس جہانِ انداز میں جاری ہے اس کا اصل چہرہ راک فیلڈ کو دکھایا جائے تاکہ وہ یہودوں اور خدا تعالیٰ منصوبہ بندی کے پروگرام چلانے والوں کو چھوڑا ہوا پر نظر کریں۔ لیکن یہ دجال میں دنیا کا کمال ہے کہ وہ صرف ان مسائل کو اچھا کر رہا ہے جس میں وہ جی تو حق کی رضا ہوتی ہے یا پھر ان کے مفادات پر کوئی حرف نہیں آتا۔ چنانچہ حق کوئی کا دعویٰ کرنے والے کا لم ٹھارہ دیتی رہی ہے آئے والے دانشور سب کچھ ہاتھ کے ہاں موجود قوم کی نسل کشی اپنی آنکھوں سے ہوتا دیکھ کر خاموش رہنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ہاں ان کو لئے کی صورت میں ان کے آقا ان سے چرخی ہو جائیں گے اور پھر امریکہ کے دروازے ان کے لئے بند کر دئے جائیں گے، ٹیکہ لگائے گئے ملک کی زمین بھی ان کے لئے نکل ہو جائے گی۔

نسل انسانی کو چارہ کرنے کے لئے دنیا میں جتنے پروگرام چل رہے ہیں ان کے منصوبہ ساز راک فیلڈ ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ترغیبی دنیاؤں پر دنیا کی حکومتوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے ملک میں اس پالیسی کو بزور قوت نافذ کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ طبقہ ہے جو دنیا سے خیر کا خاتمہ کر کے مکمل شر (بلیس) کا مذہب نافذ کرنا چاہتا ہے۔ ایک ایسی دنیا جہاں لوگ بلیس کی پوجا کریں۔۔۔ ہر وہ کام کیا جائے جس سے انسانیت کی تباہی ہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اترے۔۔۔ بلیس طوفان ہوتا ہے۔

کیری الٹن (Gary Allen) راک فیلڈ کے مقاصد کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"The Rockefeller game plan is to use population, energy, food, and financial controls as a method of people control which will lead, steadily and deliberately, into the Great Merger, a one-world government."

ترجمہ: راک فیلڈ کا منصوبہ آبادی، توانائی، اور معاشی کنٹرول کو لوگوں کو کنٹرول کرنے کے



## سامیہ کی دست دہائی

لئے، بطور تھپ رہا مستقل کرنا ہے۔ جو تسلسل اور سوچے بچے منصوبے کے ساتھ ایک عظیم نظام، یعنی ایک عالمی حکومت کی طرف جاسے گا۔

اس خاندان نے خلافت عباسیہ قز نے سے لے کر فلسطین میں یہودی دست کے قیام تک میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ عرب حکمرانوں کو اپنے عرب میں بکڑ کر، بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ انھوں نے ہنسی کے مسلمانوں کے خون سے ہونی پھیلی عراق میں درندگی کی ٹی ڈرین رقم کی۔ ابو غریب قتل میں انسانیت کو دھوا کر کے مایوسیہ کو خوش کرنے والے بنی تھے۔ افغانستان میں دلچا کا ہر اس طرح طالبان پر استہلال کیا۔ مصوم بچوں... جودوں اور یوزموں پر نئے نئے ہوں کے گزرات کئے۔ اللہ کے دیوں کو گوانا سو بے کے مجرموں میں انجی کے حکم سے ڈیکل کیا جو چار... قرآن کی بے حرمتی انجی خبیث، ہد باطن اور شیطان کے پھاریوں کے حکم پر کی گئی۔ میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ائمہ دلت میں ہما انجی کعب بن اشرف کی لولہ کے اشاروں پر کی جاتی ہے۔

## ایک سوال

یہاں ایک دست دامن میں آسکتی ہے۔ کہ اگر یہ لوگ اسنے ہی طاقتور ہیں تو امریکہ کے صدر کیوں نہیں بنے ۱۹ کا اصل جواب تو قرآن کریم میں موجود ہے۔ حسرت علیہم الذلۃ ابن ما لظفوا الا بسعی من اللہ وحیل من الناس۔ الایہ۔ ترجمہ: ان یہود پر ذلت ڈال دی گئی ہے، وہ جہاں بھی ہوں، اللہ یہ کہانہ سے مہدا اور لوگوں سے مہدا کے ساتھ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہودیوں کو اپنے مت جانے کا خوف ہے، جو یہودی نفسیات سے تعصق رکھتے ہیں۔ یہ تاریخی تفصیل چاہتا ہے، جسکا یہاں موقع نہیں۔ جبکہ آسان سا جواب یہ ہے کہ جو بادشاہ گری کا حرا جانتے ہوں، وہ بادشاہ بننا پند نہیں کرتے۔ یزید کا کھانا اصل کام سازشوں کے اور بیٹے اپنے ناچک منصوبوں کو پروان چڑھانا ہوتا ہے سو یہ بھی اس بات کا خدشا کرتا ہے کہ یہ سامنے آنے کے بجائے کسی کو حاصل بنا کر اپنا کام چھاتے رہیں۔ ان میں سے اگر کبھی کوئی فرد سامنے آئے، تو خود انجی کو لوگ "سکو" "سحق" سمجھ دیتے ہیں، حتیٰ کہ اپنے ہی بندے کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ البتہ ۱۹۹۲ء سے یہودیوں نے سامنے آنا شروع کیا ہے۔ کبھی انکی جی ادب بادی کا آگاز ہے۔



## روتھ شیلڈ (Rothschild) خاندان

نوت نہ فلک روتھ شیلڈ ہے، یہ جرمن زبان کا لفظ ہے، جسکے معنی سرخ اُحال کے ہیں۔ جرمنی میں سرخ کو Rot اور اُحال کو Schild کہتے ہیں اس طرح یہ فلک روتھ شیلڈ ہے۔ لفظ Schild کے معنی Sign یعنی نشان کے بھی ہیں۔ لیکن یہاں اسکے اُحال والے معنی مراد ہیں۔ کیونکہ یہودی مسلمان علیہ السلام کی اُحال کوتاہ کی علامت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ یہودی خاندان بھی کہہ کر وہی سے تعلق رکھتا ہے۔ انھوں نے یورپ اور آسٹریا کو اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے۔ اس خاندان کا بھائی "ہیمنز" ہے اور "اسٹیو" ہے انگریزوں میں برٹش رول میں پیدا ہوا۔ اسکا باپ لوگوں کو سود پر قرضے دینا تھا۔ اسکے گھر کے دروازے پر ایک سرخ رنگ کا داؤدوی ستارہ (چمکوں والا) لگا ہوا تھا۔ اسکے پانچ بیٹے تھے جو پورے یورپ میں پھیل گئے اور بینک کے کاروبار پر قابض ہو گئے۔

1. Amschel Mayer Rothschild
2. Salomon Mayer Rothschild
3. Nathan Mayer Rothschild
4. Kalmann (Carl) Mayer Rothschild
5. Jacob (James) Mayer Rothschild

یہی وہ شخص ہے جس نے "ایلیٹ" میں یہودی خلیفہ عظیم الومیناتی (Illuminati) کے قیام کا منصوبہ بنایا اور اسکے لئے اپنی دولت کا حق دیا۔

راک فیلر اور روتھ شیلڈ جیسے لوگوں کے نزدیک جڑی جڑی حکومتوں کی کیا حیثیت ہے اسکا اعزاز اس ملک سے لگا ہوا ہے جو ۱۸۱۵ء میں ہاتھی روتھ شیلڈ اور بعد میں ہونے والے امریکی صدر، ایڈمز جینسن کے درمیان ہوا۔ امریکہ میں روتھ شیلڈ کے بینک "آف یونائیٹڈ سٹیٹس" کی قیادت کا اہل امریکی کانگریس نے مسترد کر دیا تھا۔ اس وقت یہ ملک ہوا۔

"Either the application for renewal of the charter is granted, or the United States will find itself involved in



میاں ہوسلی کے دوست و دشمن

a most disastrous war."

ترجمہ: تو چارٹر کے قہریر کی درخواست منظور کی ہوئے کی یا امریکہ غور کو بہت ہو کہ کن جنگ میں موٹ پائے گا۔ اس کے جواب میں انڈراج پنکسن نے کہا:

"You are a den of thieves vipers, and I intend to rout you out, and by the Eternal God, I will rout you out."

ترجمہ: تم سانپوں اور چروہوں کی آ۔ چکا ہو مارو ہمارا اور تمہیں نکال دیا جائے گا۔ تم سپاہی خدا کی اس قسمیں نکال دیا کرو گے۔ روکو شیلڈ نے جواب دیا:

"Teach those impudent Americans a lesson. Bring them back to colonial status."

ترجمہ: ان سپہ شرم امریکیوں کو سبق سکھ دو۔ ان کو آبادیاتی دور میں واپس لے آؤ۔

تھیں روکو شیلڈ نے جو کہ اس کو عملی شکل بھی دی۔ اس نے ۱۸۹۰ء میں برطانیہ کے دار ہجے امریکہ پر جنگ مسلط کر دی۔ واضح رہے کہ امریکہ سے پہلے برطانیہ یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز رہا ہے۔ انگلینڈ فرانس، خالص یہودی انگلینڈ تھا۔ جبکہ رواج رواں الیونٹی کا انجیم وائیزت تھا۔ جبکہ سارا آخر چہ روکو شیلڈ نے الیونٹی۔ Sir Walter Scott نے "دی راک" آف سپر لینن" میں واضح طور پر یہ بات لکھی ہے۔

غیر یہودی اقوام کی عظیموں کو گھروں سے نکال کر ایسی تہذیب کے جڑوں میں پھنسنے والے یہودی اپنی عظیموں کو گھروں میں قید کر کے رکھتے ہیں۔ آزادی نسوان کی تحریکوں کے لئے لڑ بڑوں کے قتل جاری کرنے والے اپنے گھر کی عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق کیوں نہیں دیتے۔ سسم لہا تک میں سب نپ لکھڑوں کے ماتحت رہتے ہیں جن کی اور ماہی ہے آقاؤں سے یہ مطالبہ کیوں نہیں کرتے کہ اپنی یہودی عظیموں کو بھی اسی طرح سڑکوں اور دفاتر یا قہوں پر چھوڑ دینے جس طرح آپ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ روکو شیلڈ نے اپنے بیٹوں کے لئے جوڑوں کی کاٹنگ عمل مرتب کیا اس میں ایک اصول یہ تھا:

Only male members of the family were allowed to participate in the family business (It is important to note that Mayer Amschel Rothschild also has five daughters, (The History of the House of Rothschild By Andy and Daryl)

ترجمہ: گھرانے کے صرف مرد حضرات کو نہائی کاروبار میں شریک ہونے کی اجازت دی



صدا ہندی کے دوست ڈاکٹر

گئی تھی۔ یہ کامل توجہ ہے کہ میرے معاملے راجھو شیڈ کی پانچ دہائیوں بھی تھیں۔

۱۹۸۰ء میں انھوں نے دلیا ہجر کے قومی اداروں کی علیکاری (Privatization) کے لئے حکومتوں پر زور دیا شروع کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے برطانیہ جیسے ملکوں کی بڑی بڑی کمپنیوں کو خرید لیا۔

۱۹۹۵ء میں سابق اے ایک انرجی سرگندھان ڈاکٹر کیٹی لٹل (Kitty Little) نے دعویٰ کیا کہ ”راجھو شیڈ دلیا کی 80 فی صدیہ رخصتیم کی سپلائی پر قابض ہیں جس کی وجہ سے نیکھتر توانائی پرانگی ہمارا داری قائم ہے۔“

یہودی شخصیات سے متعلق ایک وضاحت

آپ یقینی بھی یہودی شخصیات کی زندگی کا مطالعہ کرچکے، ہر ایک کو چاہ کر میں عسوں ہوگا، گو یہودیہ کے لئے سب سے زیادہ خدمات اسی کی ہیں۔ انکی کیا وجہ ہے؟

انکی ایک وجہ یہ ہے کہ یہودیوں نے اپنی زندگی کا ایک مقصد بنایا ہے، اور اس کے لئے نسل در نسل قربانیوں کی سچے چلے آ رہے ہیں۔ یہ کام ساری دنیا میں منظم انداز میں کیا جا رہا ہے۔ تمام دنیا کو مختلف خطوں میں تقسیم کر کے اداروں بنائی گئی ہیں۔ لیکن یہ سب ایک تنظیم کے تحت کیا جا رہا ہے۔ ان میں ہر کچھ وہ ہوتے ہیں جو منصوبہ سازی کرتے ہیں، ہر کچھ اس کو عملی شکل دینے کے لئے طریقہ کار وضع کرتے ہیں، ہر کچھ وہ ہوتے ہیں جو منظم کام پر آ کر اس منصوبہ کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ یہودیت کے لئے سب سے اہم خدمات ماہرین ذاتی کے اپنی مالیہ مداخلت نے انجام دیں۔ راک فیلڈ کے ارے میں چاہتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ سارا کام اسی خاندان نے کیا ہے۔ لیکن معاملہ راجھو شیڈ اور دیگر یہودی خاندانوں کا ہے۔ انکی وجہ یہی ہے کہ ایک منصوبہ میں بہت سارے سرکردہ یہودی، علیحدہ علیحدہ خدمات انجام دیتے ہیں۔





## اسامیلی فرقہ اور آغا خان فیملی

اسامیلی اسامیلی فرقہ باطنی فرقوں میں سے ہے، جنہوں نے ظاہر اسلام کا نام لیا اور باطن میں کفری رہے۔ مثلاً نصیری، اسامیلی، قرامطہ، یاقوتی، بہائی وغیرہ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچویں کے رد میں ”فصل فی الباطنیہ“ کے نام سے مستقل کتاب لکھی ہے۔ ان کے مذہب کے بارے میں لکھا ہے ”ظہر ملعہم الرقص والبطم الکفر المحض“

اسامیلیوں کے عقائد

جیسا کہ آگے بارے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہود کے ساتھ یہود اور نصاریٰ کے ساتھ نصاریٰ ہو جاتے ہیں۔ آج بھی آغا خانوں کا یہی حال ہے۔ حسن بن صباح کے بعد ائمہ میں ان کے ایک جانشین، حسن بن احمد جانی نے مکمل تمام شریعت کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ قیامت اور دنیا فنا ہو جانے کا اعلان کیا، اور کہا جو اس کی دعوت پر لبیک کہے گا وہ زندہ اٹھا دیا جائے گا اور جو لبیک نہیں کہے گا، ہیبت کے لئے نکال دیا جائے گا۔ اس دن کو ”عیق قیام“ کا نام دیا گیا۔ اس دن سے آج تک اسامیلیوں نے خود کو تمام شرقی ملکات سے آزاد کیا ہوا ہے۔ نماز، روزہ، حج سب معاف۔ صرف اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنے ”معبود“ آغا خان کو پیش کر دیں تو یہی پرغس اور گنہگار کفارہ ہے۔ ”اس معبود“ کی محبت و معرفت ہی نہایت کا ذریعہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ و افضل مانتے ہیں۔ ان کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اللہ تعالیٰ کا نور طول کر گیا ہے سو وہ بھی اللہ ہی ہیں۔

اسامیلیوں کے نزدیک ان کے سارے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اولاد ہیں، اس لئے جو حیثیت (اللہ کی روح کا طول کر جانا) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے وہی ان کے تمام اماموں کی ہے۔ اس طرح یہ آغا خان کو بھی خدا کا مجدد مانتے ہیں۔ اور آغا خان بھی اس پر راضی ہے۔

ڈاکٹر محمد کمال حسین آغا خان سوم کے ساتھ اپنی یادداشت میں لکھتے ہیں:

”میں اکثر ان سے گفتگو کرتا رہتا تھا خصوصاً اسامیلی عقیدے کی ترقی کے بارے



### میاں سیدی کے دستِ عدالت

میں، مجھے یہ جان کر سخت حیرانی ہوئی کہ وہ ان تمام باتوں کے بارے میں ابھی غریب معصومیت رکھتے ہیں، مایک دن میں نے ان سے ایک سوال کی اجازت مانگی، جس پر انکو فضا چاہتا تھا جب انھوں نے فضا نہ کرنے کا وعدہ کیا تو میں نے پوچھا مجھے آپ کی ذہانت و نقاط نے حیرت میں ڈال دیا ہے، اس سب کے باوجود آپ ان (اسامیوں) کو اس بات کی اجازت کیسے دے دیتے ہیں کہ چاہے کچھ بدیہی بیکاریں۔“

آغا خان یہ سن کر قہقہے مار کر فضا مانگا فضا کے انھوں سے اپنی ہماری ہو گئی۔ مجھ سے پوچھا کہ ”آپ اس سوال کا جواب چاہتے ہیں یا ہندوستان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو گائے کی پوجا کرتے ہیں اور کیا میں گائے سے بھڑکنیں ہوں۔“

### آغا خان کا نیا قرآن

یہ آغا خان سوم، سر سلطان محمد شاہ تھا، جس نے ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء کو ہندوستان کے شہر Zanzibar میں ایک فرماں جاری کیا، جس میں کہا ”خلیفہ عثمان (رضی اللہ عنہ) نے قرآن کے بعض حصے حذف کر دیے تھے۔ میں اصل قرآن نکلتا شروع کروں تو اس میں چھ سال لگیں گے، پھر میں تمہارے لئے یہ بھیج دوں گا، مگر تم دیکھنا کہ عثمان نے قرآن سے کیا حذف کیا تھا“ اور اس امر (اصلاح)

### اسامیوں میں تقسیم..... بوہری اور نزاری

مصر میں قلمی (شیعہ) حکومت کے فرمانروا مستنصر باللہ قلمی (۱۸۶۵ء تا ۱۸۹۵ء) کے مطابق (۱۸۰۳ء تا ۱۸۰۹ء) نے اپنا جائزین اپنے بڑے بیٹے نزار کو دیا تھا۔ لیکن مستنصر کے مرنے کے بعد اس کے وزیر کا فضل بن ہارمائی نے مستنصر کے چھوٹے بیٹے کو اپنے بھائی کے بیٹے کو نام بد دیا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جمال نے نزار کو اس کے بیٹے کو قتل کروایا۔ اسامی فراتے کے بہت سے مبلغوں اور دیگر کارکنوں نے مسیحی کی امامت کو تسلیم نہیں کیا، جن میں سب سے مشہور نام حسن بن صباح کا ہے، حسن بن صباح نزاری تھا۔ یہ بدستور نزار اور اس کے بیٹے کی امامت کا مطالبہ کرتے رہے۔ اس طرح اسامیوں و فراتوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک مسیحی، جبکہ دوسرے نزاری کہلائے جانے لگے۔ بوہریوں کا تعلق اسامیوں سے ہے جبکہ آغا خانوں کا تعلق اسامیوں سے ہے۔

### نارنگ کنگ کا ماہر..... حسن بن صباح

حسن بن صباح (۱۸۳۰ء تا ۱۸۹۵ء) مطابق (۱۸۰۹ء تا ۱۸۱۳ء) ایرانی، اسامیوں کا شیعہ تھا۔ اس



تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

نے ایران کے شمال مغربی علاقوں میں آکر مختلف قلعوں پر قبضہ کر لیا اور اپنے چاروں طرف سے یہ قلعے  
 وگوں کو اپنے مرید بنانا شروع کر دیا۔ اسی نے اپنا مرکز ایران کے شہر قزوین کے قریب "کلاہ  
 الموت" میں بنایا۔ اس کے "مشاہقین" (Assassins) مسلمانوں کو قتل کرنے میں مشہور رہے  
 ہیں۔ ان کا کام مسلمانوں کی سیاسی اور دینی قیادت کو قتل کرنا تھا۔ انھوں نے بڑی تعداد میں علماء  
 اور مجاہدین قیادت کو قتل کیا۔ کئی مرتبہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے دھم دے کر انھیں قتل کرنے کی  
 کوشش کی۔ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں کی مدد کرتے رہے۔ حاکمیں حکومت  
 کو قتل کر دیتے تھے۔ لیکن غرور میں لگاتے رہے کہ ہم کئے گئے مسلمان ہیں۔

صحنہ میں صبا نے گفتار "اُلوٹ" سے اپنی ہاتھ بٹا کر رکھی۔ یہاں سے وہ شیراز میں تھیں۔  
 لیکن وہ حیرت سے کہتا تھا، اور اپنے سر پر ہاتھ کی خدمات کے اثرات کو پیش کرنا تھا۔ سر پر ہاتھ کو ہر وقت  
 اپنے سر (Hypnotism) اور پیش کش کے نقش میں ڈالنے دیکھتا تھا۔

علامہ ابو القریب النخعی جو زی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: بہت محسن بنی صبار کے پاس امیر کا قہر صد پہنچا اور اسے تسلیم کرنے کا بیڑا ماریا تو محسن بنی صبار نے اپنے ایک 'نصرے' کو بلایا اور حکم دیا کہ لوگوں کو بل کر لو اس نے اسی وقت بھڑکنا شروع کر دیا۔ کٹ ڈالی اور تپ تپ کر جان دی۔ اس کے بعد دوسرے کو حکم دیا کہ گھنے کی خضیل سے بیجے چلائگ مارو۔ اس نے فوراً بیجے چلائگ مار دی۔ پھر وہ قاصد کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ اپنے امیر کو جا کر کہو کہ میرے پاس ایسے قہر بڑا ہے جتنا کہ میں نے دیکھا ہے۔ (الغفر فی تاریخ الملوک، ج ۱، ص ۱۰۶)

یہاں یہ دم دار لاتے چلیں کہ چلو میں کی جانب سے دنیا بھر میں فدائی کا روٹی کرنے والوں کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ یہ لوگ فدائی کو مصروفی جنہ میں رکھتے ہیں اور جنہ کا کٹ دے کر اس کو فدائی کا روٹی کے لئے بھیجے ہیں یہ پروپیگنڈہ مزید پامس ہو جو کہ مغللی کی شر عجیبی ہے جو مغللی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر جان لانے والوں کو ان بد بختوں پر قیاس کرتا ہے جو حسن بن صابر کی شیش کے شے میں دھت ہو کر انی جائیں خدا خلق کیا کرتے تھے۔

مومن کی صلیح اپنے بارے میں لپکا کھا مومن ہونے کا دھوکا کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا میں مسلک کی ہوں اور مجسّمین پر میں ہوں لیکن دین الٰہی ہے۔ (عزت مآب علی بن ابی طالب)

محمد صہبہ انصاری نے ”ایک بدلتا منظر“ میں لکھا ہے: ان کا کام صلیبیوں کی مدد کرنا تھا۔ انہوں نے ان لوگوں کو آتش کی جو صلیبی انگریز بہت بھاری تھی۔

موسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم (امیر امن) کے علاقے میں حاجیوں کے قافلے پر حملہ کیا اور



### اسامیہ کی حکومت

تمام ماحیوں کو قتل کر کے انکابل واسپ موت کر لے گئے۔ اس قتلے میں ملا، مسلما اور مولیا۔  
 اللہ موجود تھے، اسلام کے دشمنوں نے کسی کا خیال نہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو ایک شہید آیا، مقتولین  
 اور زخمیوں کے درمیان کھڑا اور کراوازیں لگانے لگا۔ اسے سلطان احمد بن چانچے ہیں، ہارکشی کو  
 پیاس لگی ہوئی تھی، پانی پلاؤ گے۔ یہ سن کر کوئی دُعا سر اٹھا تو یہ صفتی اسکو جا کر قتل کر دیا۔ اس طرح  
 جو کچھ بچے تھے اس نے شہید کر دیے۔ (انکابل کی تاریخ ص ۱۸۰)  
 حسن بن مبارک کے بی وکامہ سہیل اور قزوین کے گروہوں میں تھے۔

### اسامیہ کی ہندوستان آمد

اسامیہ لڑنے کا پہلا مبلغ صغیر میں چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں آیا۔ اور حالات سے  
 فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے پہلی اسامیہ ریاست سندھ میں قائم کر لی۔ اس کا نام جم بن شیبان  
 تھا۔ علم کے بعد اسامیہ حکومت کا حاکم خدی نامی اسامیہ بن اسکو سلطان بنکھین (محمود غزنوی  
 رحمۃ اللہ علیہ کے والد) نے ملتان کی جنگ میں شکست دی اور اسکو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا  
 ابو الطح داؤد قرطالی حاکم بن۔ جب سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ (دور سلطنت ۴۹۹ء تا  
 ۵۰۵ء) نے گروہ فرقوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا تو داؤد قرطالی نے محمود غزنوی سے معاہدہ  
 کر لیا۔ لیکن درپردہ سلطان کے خلاف ہندوستان کے ہندو راجاؤں کے ساتھ ساز باز کرتا رہا۔  
 بالآخر سلطان نے غم آ کر اسے قتل کر دیا اور اسکو ایک قبیلے میں قید کر دیا۔  
 ہندوستان سے فارغ ہو کر سلطان نے اس پہلی اسامیہ ریاست کا تحمل خاتمہ کر دیا۔ اگلے  
 دارالحکومت کو تباہ کر دیا۔ اس وقت یہ لوگ بھاگ کر گجرات (بھارت) چلے گئے۔ وہیں یمن، مصر اور  
 دیگر ممالک میں آئے اسامیہ پہلے سے موجود تھے۔ گجرات جا کر پہلا بڑی مملکت بن گئے۔

### دوسرا دور

اس کے بعد انکی ہندوستان آمد کا بڑا سلسلہ چوتھی صدی ہجری میں اس وقت شروع ہوا  
 جب بلا کو خان نے ۱۱۵۱ء میں حسن بن مبارک کے قتلہ الموت اور ایران میں دیگر قتلوں کو تباہ  
 کر دیا۔ ایران سے بھاگ کر یہ لوگ صغیر میں آ کر آباد ہوئے گئے۔ یہ سلسلہ سولہویں صدی ہجری  
 تک مسلسل چلتا رہا۔ ایران سے ہنگامہ کے بعد اسامیہ کی گاناہا اسلام شہادتاؤں نے اپنے  
 لڑنے کے لئے کوئی ایسی مدد میں تلاش کی جہاں وہ گروہ کو منظم کر سکیں۔ انکی نظر مغربی ہندوستان  
 (پاکستان) پر پڑی۔ چنانچہ اس نے پنجاب، ملتان، سندھ، کشمیر اور کراچی کے ساحلی علاقوں پر



میاں سردار نے دوستوں

توجہ مرکوز کی۔ نہ یہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت یہ علاقے مسلمانوں کی حکومت کے مرکز دی سے دور دراز تھے، جب ان کے لئے غلط طور پر اپنا کام کرنا آسان تھا۔

اس نے اپنے مشہور مسلمانوں کو ہندوستان بھیجے۔ جن میں جی صدر احمد بن اور جی شمس الدین ترمج دی پیسے آئے۔ جی صدر احمد بن انجی کی مکارہ زمین آوی تھ۔ اس نے ہندی زبان بھیجی اور اپنا نام بھی ہندیوں کی طرح رکھ دیا۔ سندھ کے شیر کوڑی کو اس نے اپنا مرکز بنایا۔ اس نے ہندی میں "دیں بونار" نامی کتاب لکھی، جس میں لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اللہ کے مظاہر میں سے ایک مقرر ہیں۔ ہندو اس کے ٹوبہ معتقد ہوئے۔ وہ اپنے مطابق مسیحی میں خوب میں القادس ہوا۔ اسلام شہ کے بعد ان کا امام فریب مرزا بنایا۔ سولہویں صدی عیسوی میں انھوں نے اپنا مرکز ایران سے ہندوستان منتقل کر دیا۔ لیکن اس کے بعد کی تاریخ خاموش ہے۔ ان کے سہولوں کا کچھ پتہ چلتا ہے اور نہ کسی امام کا۔ گنا ہے یہ لوگ اپنی حقیقت چھپا کر خفیہ طور پر مسئلوں کے اندر چا کام کرتے رہے۔ اس لیے عرصے پر وہ خفا میں رہنے کے بعد، انیسویں صدی عیسوی میں آغا خان اول کی صورت میں ان کا وجود سامنے آتا ہے۔

اسہ علیوں کے خدا آغا خان

یہودی خاندانوں میں یہ خاندان بھی روحانی، امروٹی اور کبر لکھلی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ اصفہانی یہودی ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ اپنا گھر سب یہ جان کرتے ہیں:

علی، حسن، حسین، محمد، ہر قصابی یا صیغی، محمد احمد، علی، داکی، مہدی، قائم، منصور، معراج، محمد، محمد، مستنصر، ہزار، مستطی، ناصر، قائم، آغا خان اول، آغا خان دوم، آغا خان سوم، آغا خان چہارم، حسن علی شاہ، آغا خان اول (1800-1881)

آغا خان اول کے باپ کا نام شاہ فیصل اللہ علی تھا۔ اس کے والدین میں ایران میں لکھ کر دیا گیا۔ اس پر اسہ علیوں نے ایران میں قیام شروع کر دیا۔ آغا خان اول ایران میں کریم صوبہ کا گورنر تھا۔ اس نے ۱۸۴۷ء میں جنکات کردی اور پورے ایران پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ حکومت نے اس کو کرڈر کے قتل میں ذالوہ و اگرچہ اس کی مصلحت پر اس کو رہا کیا گیا۔ قتل سے واپس آکر اس نے اپنے مریدوں کو اکھا کیہ اور قہ حلا (انھنستان) آکر مسلمانوں کے خلاف و اگرچہ اس کے ساتھ ہو گیا یہاں سے فارغ ہو کر کرچی آیا۔ یہاں کرچی کے ساحل پر قبضہ کرنے کے لئے و اگرچہ مسلمانوں سے جنگ کر رہے تھے۔ یہ و اگرچہ اس



### اسلامی دنیا کے مستقبل

کی طرف سے لڑا۔ ان خدمات کے بدلے انگریزوں نے اس کی بھرپور مالی امداد کی اور کئی سال اس کو مرکز بنا کر دیا۔ کئی پہنچ کر آغا خان کے لئے خود اسامیٹی زما نے ہر پہلی کھڑی کر دی۔ انھوں نے انکی امامت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ہمارے (یعنی علی بن حالب رضی اللہ عنہ کے) نسب سے نہیں ہے۔ (یہ غور کرنے کی بات ہے کہ اسامیٹی فرقے کے زما نے آغا خان کے طوطی ہونے کا انکار کیا تھا)۔ یہ مسئلہ انگریز کی عدالت میں گیا، انگریزوں نے انکی مکمل حمایت کی اور آغا خان کے نسب پر ”تھابیت“ کی سرکاری کیسے بڑا دی۔ چنانچہ اور انکار ٹھہری بن حالب سے ہی جا کر رہا ہے۔ چنانچہ انکو مکمل مذہبی آزادی دی گئی۔ (مذہب اور مسابعد متاسع) اس نے صوبہ سرحد اور قبائل کو کنٹرول کرنے میں بھی انگریزوں کی مدد کی۔ چنانچہ پھر یہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لہذا یہ ترکیب آزادی میں مسلمانوں کی صفوں میں داخل ہونے اور بہت کم عرصے میں مسلمانوں کے سیاہ سفید کے مالک بن گئے۔

آٹھ ویں شاہ آغا خان دوم (1831-1885)

آغا خان اول کے بعد اسکا بیٹا آغا خان شاہ آغا خان دوم (1831-1885) تھا۔ اس نے باپ کے مشن کو آگے بڑھایا اور مسلم معاشرے کو نکھلا کرنے کا کام جاری رکھا۔ انکا طریقہ کار بیدار ہوں والا ہے۔ حکومتی ڈھانچے کو خیر کر سکا۔ اپنے لئے استعمال کرتا۔

سر سلطان محمد شاہ آغا خان سوم

انکے بعد سلطانوں کا نام آغا خان سوم سلطان محمد شاہ بنانکی عمر اس وقت صرف سات سال تھی۔ انکی ماں شمس الملک کا حلق خانہ دہلی خیر سے تھا۔ آغا خان سوم نومبر ۱۸۷۷ء کو کراچی میں پیدا ہوا۔ احمد و ہندوستان میں آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا صدر بننا اس سے بھی زیادہ انکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ۱۹۰۳ء میں اس کو لیگ آف نیشن کا صدر منتخب کیا گیا۔ حکمران نے دکنور میں کی جانب سے اسکو انکی خطاب دیئے گئے۔ جب اس نے بڑے نیو کا ۱۹۰۶ء کی تو اس کو گیارہ توپوں کی سلامی دی گئی۔

اسامیٹی کو اصل ترقی اسی کے دور میں نصیب ہوئی۔ ترکیب آزادی میں اس نے مسلمانوں کی قیادت کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ۱۹۰۳ء میں گول میز کانفرنس کے لئے احمد و ہند کے تمام مقامات کی جانب سے محفوظ طور پر نامہ تسلیم کیا گیا۔

لشطن کی آزادی سے حلق گول میز کانفرنس میں۔ جو شرانکھ کو سب بڑا نیو نے رکھی



تھیں اسکواڈروں نے مارکر دیا تھا۔ چنانچہ مئی ۱۹۳۹ء میں برطانیہ نے عربوں کو راضی کرنے کے لئے آغا خان سوم کی خدمت میں عرض کیا۔ ساتھ ساتھ مسلمانوں کی سردگی بھی دیکھنے کی اس عرصے میں فلسطینی مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جو کشمکش چھڑی تھی، مسلمانوں کے ساتھ بااختصاص یہودی تھیں۔ تب مسلمان ہند نے حکومت برطانیہ کو اس بارے میں اپنی توثیق سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ ایک حقیقی کمیٹی بن کر فلسطین بھیجی جائے جو اس بات کا جائزہ لے کہ قریشی (مسلمان اور یہودی) میں سے کس کی غلطی ہے۔ کس کا موقف انصاف پر مبنی ہے۔ اس کمیٹی کے ساتھ ہمارا (مسلمانوں کا) نمائندہ آغا خان سوم ہوگا۔

مجھ سردگی اپنوں کی دیکھ کر اور اس کی وجہ بھی دیکھ

تقسیم کے بعد چاندمان کراچی آ گیا۔ ۱۱ جولائی ۱۹۵۷ء کو آغا خان سوم کا انتقال ہوا۔ انکی وصیت کے مطابق اسکواڈر کے قدامت پرست سوان (Aswan) میں دفن کیا گیا۔ انکی اس وصیت کی وجہ سے عمار اور کچھ کچھ میں نہیں آ سکی کہ اسون فراغت کے دور میں اہم شہر سمجھا جاتا تھا۔ یہاں پر فرعونوں کے دور میں جڑے جڑے مندروں تھے۔ آغا خان سوم نے طواف دستور اپنے بیٹے کے ہمارے اپنے بیٹے کو سامانی فراتے کا نام دیا۔ یہاں اس آغا خان چہارم پر لیں کریم ہے۔

کریم السبکی آغا خان چہارم

کریم السبکی آغا خان چہارم ۱۹۳۶ء میں جنوا (سوئٹزر لینڈ) میں پیدا ہوئے۔ اس نے دو شادیوں کی ہوئی ہیں۔ پہلی شادی ایک برطانیہ کی ماڈل (ایسوس کے عوض جسم کی فحاشی کرنے والی) سامانی کروکر پول (Sally Croker-Poole) سے کی۔ یہ بھارتی فوج کے ایک کرنل کی بیٹی ہے۔ شادی کے بعد اسکا نام شہزادی سلیمہ رکھ گیا۔ ۱۹۹۵ء میں دوسری شادی جرمنی کی شہزادی گھریل زولٹنگ سے کی۔ بعد میں اس کا نام شہزادی "اینا" رکھ گیا۔ اس نے بعد میں آغا خان کو طلاق دے دی۔

جدید تعلیم سے راستہ اسمعیلیوں کی حرکت، فکری پس منظر اور مگر انکی کا تصور ہی سے کیا جاسکتا ہے کہ انکے مضر نام کی اہلیہ ایک جسم کی فحاشی کرنے والی عورت تھی۔ اس کی خدمت کو عزت مندہ کرنے کے لئے ۱۹۵۵ء میں ملکہ ہند نے اسکو "ہائی نیس (Highness)" کا خطاب دیا۔ پرنس کریم آغا خان کے بیٹے پرنس مسیحو آغا خان نے بھی ۱۹ جنوری ۲۰۰۶ء کو ایک مرتبہ کرسٹن ہے وائٹ سے شادی کی ہے۔



حسن بن مسیح اور آغا خان

آج کے اسماعیلیوں (آغا خانوں) کا جھنڈا دیکھئے۔ یہ بزرنگ کا ہے جسکو ایک سرخ ٹیکر ایک کونے سے دوسرے کونے تک کھات رہی ہے۔ اس سے پہلے اسماعیلیوں کا جھنڈا بزرنگ کا تھا۔ حسن بن مسیح نے جب قلعہ سوئے پر قبضہ کیا تو اس پر بھی بزر جھنڈا لہرایا تھا۔ وہ کب تھا کہ سرخ جھنڈا اس وقت لہرایا جائے گا جب دار سے نہ کپ لہم ظاہر ہو گئے۔ حسن بن مسیح کی ہمت "قلعہ سوئے" کو چھپا کر خانوں نے (1959ء) میں چواکے قوا کے بعد اسماعیلیوں نے اپنے کاموں کے مدار پر سرخ اور بزر دو جھنڈے ہر اسکے ناموں میں مدی میں آ کر ان دونوں (سرخ اور بزر) جھنڈوں کو ایک کر دیا گیا اور یہ اسماعیلیوں کا جھنڈا قرار پایا جس کو وہ "میرا جھنڈا" (My Flag) کہتے ہیں۔

اس خانہ خان کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ظاہر اب اچانک کچھ جانے والے، اندرون خانہ کس طرح پر صیغہ میں اسام اور مسلمانوں کے خلاف کام کرتے رہے ہیں۔ آج بھی خاموشی کے ساتھ، پاکستان کے مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکا ڈالنا چاہتے ہیں۔ نخر چنگ آغا خان خاندان کا وہ رے اس شخص سے قصص ہے جہاں ضروری ہے کہ ہم باطنی کا آئینہ سامنے رکھ کر اپنا حال دیکھیں اور باقی مصلوب میں سمجھتے ہوئے "آج کے آغا خان" متحاش کریں۔

حسن بن مسیح کا انداز کا حوالہ تھا۔ جبکہ آغا خان کی ظاہر بہت پر امن شہری جبکہ اندرون خانہ اعلیٰ حکام اسماعیلی غلبہ ہے۔ حسن بن مسیح کے حاشیوں کی طرح ان میں ایک غلبہ گروہ ہے جو اسی طرح قتل کی وارداتیں کرتا ہے جس طرح حاشیوں کیا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ کسی بھی قابل گروہ کو اپنے نئے استیصال کرنا، اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے انھیں آگے رکھنا اسکے لئے مشکل کام نہیں ہے۔ پاکستان کے سیاسی، اقتصاد، دینی اور عسکری میدانوں میں آغا خان کی مداخلت اگرچہ پر امن انداز میں ہے لیکن اس میں دھونس و دھمائی اور بالکل بھی شامل ہے۔ آغا خان فاؤنڈیشن کے کام کرنے کا انداز بالکل وہی ہے جو پاک فہر فاؤنڈیشن کا ہے۔ اندرون خانے میں یہ اور طرف کے ادارے کسی بھی ملک کے اداروں کے سربراہوں کو اپنے قبضے میں رکھنا، انکی بڑی واضح مثال پاکستان کے قلعہ میں آغا خان فاؤنڈیشن کے تحت دینے کی کوشش ہے۔ وہ کوئی قومیں ہے جو اداروں میں بیٹھ کر آغا خانوں کے لئے کام کر رہی ہیں۔ سابق ایجنٹر قومی اسمبلی میں محمد سومرا نے کس طرح قوم کی جڑوں میں ایکنڈ زنی آغا خان فاؤنڈیشن کو مفت میں دی۔ اسکے عوض انکو کیا؟ نہیں کہ ہم آغا خان پاکستان آئے ہیں۔ اس خاندان کی ہر اس رویت و خلقی کارنامے اور بیہود کے ہاں اہمیت کے جرنیل تک ہوتے ہیں۔



میں سرتی سید مستور شاہ

کا اندازہ اس بات سے بھی لگا جا سکتا ہے کہ یہ خانہ دہشت گردانہ اپنی غلط فہمیوں پر پچاس سال بعد عام (Declassify) کر رہی ہے۔ لیکن وسطی ایشیا، افغانستان اور شمال مغربی ایشیا کی وہ غلط فہمی جو آغا خان خان خاندان کے خلیفہ کارناموں سے متعلق ہیں بالخصوص ایک سو پچاس سال تک یہ منہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

افغانستان میں اس وقت بھی آغا خان نے بڑے بڑے منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ جن میں آغا خان نے افغانستان کے لئے ایک سو تین ملین ڈالر (\$75 million) کی امدادی جو کسی بھی فرد کی جانب سے ملنے والی امداد کی سب سے بڑی رقم ہے۔ افغانستان میں کام کرنے والا سواہل نیٹ ورک "روشن" بھی آغا خان کا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ گلگت و بلتستان کو خاموشی سے ایک صوبے کی حیثیت دینا یہ آغا خان انٹینٹ کے خاکے میں رنگ بھرا نہیں ہے۔ اس آغا خان انٹینٹ کے خاکے میں سب سے بڑی دکان کوستان اور گلگت کے سنی ہیں۔ اصل مسئلہ گلگت کے سنی ہیں یہ ہر دور میں پاکستان کے وہ دور رہے ہیں لیکن انکو بھیلنے کی صورت میں کوستان والے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور شاہراہ ورگیم بند کر دیتے ہیں۔ اس طرح آغا خان انٹینٹ کی راہ میں (موجودہ) شاہراہ ورگیم بھی مسئلہ بنتی ہے۔

ان تمام مسئلوں سے بچنے کے لئے آغا خان نے بہت تیزی کے ساتھ دو عملی اقدام کئے ہیں۔ پہلا یہ کہ عراق سے راستہ بالواسطہ چلاس تک سڑک کی تعمیر دیکھتے ہیں یہ خطرہ ختم ہو جائے گا کہ کوستانی شاہراہ ورگیم بند کر دیں، دوسرا یہ چلاس شاہراہ کی تعمیر پاکستانی حکومت نے دفاعی نقطہ نظر سے کرائی ہے مثلاً یہ یہاں ہو لیکن جہاں شہر بننے لگے ہیں جہاں اسلام دشمن قوتوں کی پہلی خواب گاہوں میں۔ ہوش چاہیے اگر ہزاروں کیس اور ہوائی اڈے بھی تعمیر کر دیں تو دشمن کی فوج اور طریقے اتر آ کر رہیں، اس کے علاوہ کوستان میں بھی بحالہ نظام کی تعمیر سے خالی ہو جائے گا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com



## جادوگر سائنسدان

تاریخ میں جتنے مشہور یہودی سائنسدان فلسفی، ادیب، مفکر اور دانشور گذرے ہیں ان میں سے اکثر روحانی پیشوا اور جادو کے ماہر تھے۔ اس کو مسلمانوں کی سادگی ہی کہہ جائے یا کچھ اور کہ جب مابہرث آکھان ماسحائی یحییٰ یا چارلس ڈارون اور لارڈ میکالے کا نام لیا جاتا ہے تو وہ اس سے صرف ایک سائنسدان، فلسفی اور مفکر مراد لیتے ہیں۔ جادو نگہ یا انکی زندگی کا صرف ایک پہلو ہے۔ جبکہ انکی اصل زندگی وہ ہے جو انھوں نے ایک جادوگر یا روحانی شخصیت کے طور پر گزار لی۔ بلکہ اگر یہ کہہ جائے تو لظن ہوگا کہ انکی سائنسی کاوشوں میں اس فلسفاتی دنیا کا جو اثر مل رہا ہے۔ جہاں انھوں نے انھیں دنیاطبعین کے ساتھ مل کر کام کیا۔ راقم نے ”برمودا سکون اور دل“ میں امریکی روادوں کے حوالے سے یہ بات لکھی تھی کہ مابہرث آکھان کی سائنسی تحقیقات میں وہ حال خداون کرنا رہا ہے۔ غرضیکہ روادوں کے اس خیال کی بنیاد انکے اس نظریے پر قائم ہے کہ موجودہ جادو نہیں بلکہ انکی کاظم یہودی سائنسدانوں سے پہلے انھیں وہ حال لکھوانے جتنا کہ کھانا۔

ہندو کے پاس اس حوالے سے کوئی اور دلیل نہیں تھی۔ لیکن اللہ علیہ السلام اب اس کی ایک دلیل ہی ہے جس کو شیخ الاسلام امام ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے مجموع الفتاویٰ میں بیان کیا ہے۔

ان تیسرحرحۃ اللہ علیہ اس بحث میں یہ بیان فرما رہے ہیں کہ شیطان کس طرح لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ شیخ اور مرید کو کس طرح دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ لوگ جب اللہ کے عبادہ کی بندے کو حاجت روا ماننے لگتے ہیں تو شیطان اس کے سامنے اس بزرگ کی شکل میں آجاتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ آدمی سمجھتا ہے کہ میری حاجت واقعی میرے شیخ نے پوری کی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مرید دور سے اپنے شیخ کو پکارتا ہے تو شیطان اس کی آواز کو شیخ تک پہنچا دیتا ہے، مگر شیخ قبیح شریعت نہیں ہے تو وہ اس کو پہچان نہیں پاتا اور جواب دیدیتا ہے۔ اس جواب کو شیطان اس مرید تک پہنچا دیتا ہے۔ اس طرح مرید دھوکہ میں چڑھتا ہے اور کھو جاتا ہے کہ میرے شیخ اور سے ہی میری حاجت روائی کر دیتے ہیں۔

اس طرح کا ایک واقعہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، جو ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو خود



### میاں سہیل کے دوست و دشمن

ایک شیخ نے سید جگے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا: "ان شیخ نے بتایا کہ جتنا کہ نے مجھے ایک سفید چمکدار کوئی چیز دکھائی، جو پانی اور شیشے کی طرح کی تھی۔ مجھے جس چیز کی ضرورت نہ رہا ہے اس (سفید چیز) میں تصویر بنی شکل میں دکھائی دیتے، چنانچہ لوگوں نے اسے کھدو کر دے بغیر دیں اور وہ جنت لکھنک میرے سر پر بن کی بات بچھا دیتے جو کچھ سے دہرا گئے۔" (مجموعہ احادیث، ص ۱۱۱) یہ وہ واقعہ ہے۔

اس واقعے میں دو چیزیں قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ سفید چمکدار چیز جو پانی اور شیشے کی طرح تھی اس کو آپ: "ساتھ لے دی ہو کہ یہ شیشہ یا پتھر کی اسکرین کہہ سکتے ہیں۔ لیکن وہ اسکرین میں کرنٹ دیں اس میں اگر کوئی شکل نہ ہو تو یہ سفید چمکدار، پانی اور شیشہ کی طرح ہی لگتی ہے۔ سنی اہل سی اسکرین میں یہ اور نہ یاد واضح ہوتا ہے۔

جنت اس کے اندر تصویر بنی شکل میں غریب دکھاتے۔ دوسری چیز میرے بن کی آواز شیخ تک بچھا: "یہ بڑی ہی کی طرح کوئی چیز ہوگی۔

جنت کی دنیاوی کاموں میں مہارت کو اثر آن کر کے بھی یہاں کیا گیا ہے۔ یہ معلوم نہ ہوا تھا کہ من محارب و متعادل و جلیل و خلیل و قوی و راسخات (سورہ مائدہ ص ۱۱) ترس: وہ (جنت) سطحیں علیٰ سطح کے لئے بڑی بلند و بالا تعمیرات تھیں، انھیں انھیں جیسے بڑے بڑے برتن بناتے، اور بھی ہوئی درگجیاں جیسے اور پاتے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا جذبہ تھا کہ ان دنیاوی، ذرا دل اور کاروبار کے سر میں اس بری طرح بکڑا ہوا ہے کہ وہ ان کے خلاف کوئی بات نہ سنا کر اور ہی نہیں کرتا تو ان کو کتنے ہی دکھ رہے ہیں۔ نیز ایک بڑی نکتہ بھی یہ ہے کہ ان کا دنیاوی کے اعتبار سے صرف موجودہ دور ہی ترقی یافتہ ہے، لیکن تو میں ترقی یافتہ نہیں تھیں۔ اہم سبب بھی اپنے دور میں ان کا دنیاوی کی معراج پر پہنچ رہی ہیں۔ البتہ دنیاوی سائنس ہر ایک کی مختلف دی ہے۔ مثلاً موجودہ سائنس تیز رفتار سفر کے لئے ہوائی جہاز کو اپنی بڑی کامیابی قرار دیتی ہے۔ لیکن ماضی میں بعض تو میں ہم سے زیادہ تیز رفتاری سے زمین کے واسطے طے کرتی رہی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان طے روں کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ یہی کام انھوں نے زمین کی کشش ثقل (Gravitation) ظہم کر کے کیا۔ جو ہماری اس سائنس کی پہلی سے ابھی تک باہر ہے اور امتحانی مازن ٹیکنالوجی ہے۔ مصر کے فرامند بڑی بڑی چٹانیں بغیر کسی مشینری کے ہوا میں اٹھا لیتے تھے۔ جبکہ ہم ان کے لئے بڑی بڑی ویکٹرل مشینری کے محتاج ہیں۔ لہذا یہ کوئی ایسی حیرت کی بات نہیں ہے کہ یہودی سائنسدانوں کو انکی ایجادات میں جنت و شہنشاہین تعاون کرتے رہے ہوں۔



### مناہدی کے دستِ حق

نیکو یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ اسحاق نیوٹن (Issac Newton) ڈیڈا ریکارڈ (David Ricardo) کارل مارکس (Karl Marx) فرانز (Freud) ہیگل (Jung) صرف سائنسدان نہیں بلکہ کنزیویریٹو روحانی شخصیتیں تھیں جو قبائل (یہودیوں) کا چہرہ فی علم کا اہم بھی رکھتی تھیں۔ اس کے علاوہ کوپرنیکس (N. Copernicus) کپلر (Keplar) گلیلیو (Galileo) نیکن (Bacon) دیکارٹے (Descartes) وولتیر (Voltaire) روسو (Rousseau) ایبٹ سیس (Abbot seiyes) ڈانتون (Danton) دانتونی (Tolstoy) یہ تقریباً سب فریمنس جو قبائل (کہاں) کے ماہر تھے۔



مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com



## روحانی نظام بمقابلہ شیطانی نظام

مسلمانوں کے خلاف بے شمار شیطانی کام کرتے ہیں۔ بر شیطان کا کام ہر مذہبی اور مذہبی الگ ہے۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اپنے فرشتوں کے ذریعے روحانی نظام قائم کیا ہوا ہے۔ لیکن یہ روحانی نظام ماحول کی صورت کا ہے۔ ان کی حیثیت کا اندازہ نماز میں نماز کے آگے سے گزرنے کے علم سے لگا سکتے ہیں۔ نماز نماز چھ رہا ہے۔ آگے سے اگر کوئی گزر گیا تو نماز پر کیا فرق پڑے گا؟ حالانکہ نماز چھ رہنے والا اسی طرح نماز چھ رہا ہے؟ لیکن حدیث میں نماز کے آگے سے گزرنے کے بارے میں کئی حدیث ممانعت آئی ہے۔

یہ روحانی نظام پاکی و طہارت، صدق و دعا، عطا و ولایت اور خلقی مع اللہ پر قائم ہے۔ جو جوں پہ تعین کر دے ہوگا، مسلمان کا روحانی نظام بھی کٹر و بدعت چلا جائے گا۔

دشمنان اسلام نے ہمارے اس روحانی نظام کو کوئی سے چھاپا ہے۔ وہ ہاتھ ہیں کہ کھولنے کی رشتوں سے دور کرنے کے لئے کن کن چیزوں سے دکانا ہے اور کن دکانوں پر ڈالنا ہے۔ ان لہ کے دشمنوں نے روحانی نظام میں عینا فساد برپا کیا ہے کہ درست کی جگہیں بھی ان کی شیطانی حرکات سے محفوظ نہیں ہیں۔ عام ہستی کی چیزوں کو ان کی فساد زدہ کر کے مسلمانوں کو پیش کر رہے ہیں۔ تعلیم جدید، سائنس و ٹیکنالوجی اور ادب تک میں ذہنی اثرات واضح محسوس کئے جاسکتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان تمام باتوں کے بارے میں آگاہ فرمایا جو اس روحانی نظام سے متعلق ہیں۔ لیکن اعمال کو اختیار کر کے اور کن باتوں سے خود کو بچا کر ہم شیطان و بدعت اور جاہلوں سے بچاؤ کر سکتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تدعوا العلم منکم ابداً فیکمل ولا صورة  
للعاقول وحق عظیم

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر میں فرشتے نہیں داخل ہوتے جس میں کتاب اور جاندار کی تصویر ہو۔



### انعامی کے تحت

مستدرک حاکم کی روایت میں بخبی (آپا کادی) کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اب اس کی روایت میں کھنٹی کا بھی ذکر ہے۔

حدیث میں بیان کردہ اس دعائی نظام کو سامنے رکھتے ہوئے آج مسلمانوں کے گھروں کا جائزہ لیجئے۔ تصاویر سے تو پہلے ہی گھر بھرے ہوئے تھے، اب تو خیر اور کتوں کے کارڈوں نے اب بے گھر کیے ہیں کہ بچے ہر وقت اپنے آغوش میں ہی چھپائے پھرتے ہیں۔ ہندوؤں کی طرح گھروں کے دروازوں پر گھنٹیاں لٹک دی گئی ہیں۔ یہ وہ گھنٹیاں ہیں جو دھک والی گھنٹی (Door Bell) کے علاوہ ہیں۔ یہ گھنٹیاں چھت سے لگی ہوتی ہیں، بلکہ ہاتھ سے بجا یا جاتا ہے۔ تاکہ کوئی فرشتہ اگر دروازے تک آجاتا ہو تو وہ بھی دور سے ہی بھاگ جائے۔

چنانچہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم خود کو اپنے بچوں اور اپنے گھروں کو کسی طرح ہمارے جنات اور شیاطین سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی کام شروع کرتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، صبح شام یا سفر پر نکلنے وقت مسنون دعائیں سکھائی ہیں، تاکہ ہمارے درگزر دعائی نظام مضبوط رہے۔ سات کو سونے کی دعا، بیتہ الخلاء میں داخل ہونے کی دعا، بازو میں داخل ہونے کی دعا، یہ تمام دعائیں دعا دینے کی کتابوں میں موجود ہیں۔ آپ ان دعاؤں میں ہی غور کریں تو آپ کو علم ہو جائے گا کہ شیاطین کہاں کہاں ہوتے ہیں اور ان سے کسی طرح اللہ کی پناہ مانگی جانی چاہئے۔ اللہ کا دشمن شیطان تو اتنا بھی گوارا نہیں کرتا کہ کسی مسلمان کا کھانا کچھ حالت میں اس کے بیتہ میں چلا جائے۔ اگر ہم اللہ نہ چاہیں تو اس میں بھی وہ شریک ہو جاتا ہے۔ اور اس کھانے کو لاپ کر دیتا ہے۔

شیطان اولاد میں شریک ہو جاتا ہے

اگر ہم اللہ نہ چاہیں تو شیطان انسان کے ساتھ انکی اولاد میں بھی شریک ہو جاتا ہے۔ حدیث شریفہ میں آیا ہے:

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاحی علی الناس زمان یشاورکم الشیطان فی اولادہم قبل و کان ذلک ہا رسول اللہ قال معہم قال و کیف یعرف اولادنا من اولادہم قال: بقلۃ الحیاہ و قلۃ الرحمۃ و ردہ فیہم۔ (معہم جمیع الصواع لیسوطی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



### انسانیت کے دوست دشمن

ہم کوں پر ایک دولت ایسا آنے کا کیا کی اور اس میں اس کے ساتھ شیطان شریک ہو گئے۔ چہ بھائی،  
وہ دوسرا اللہ کیا ایسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتی ہیں۔ کسی نے چہ بھائی، ہم اپنی اور  
ان (شیطان) کی اور دے دو میں کیسے تیز کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب  
حیا اور قسوت رحم کے ذریعے۔

یہ روحانی حکام ہی ہے کہ ایک انسان کی فکر دوسرے انسان کے جسم پر اثر انداز ہو جاتی  
ہے۔ چہ بھائی، محبت منہ انسان کی کے دیکھنے اور قریب کر دینے سے، چلتے چلتے گر جاتا ہے۔  
کسی کی فکر لگ جانے سے صاف سحر سے چورے پر کالے دھبے چڑ جاتے ہیں۔ ان کے جسکے محبت  
مند تو جوان کے صحت و شکل ہو جاتے ہیں۔

اسلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تعلیم دی کہ کوئی محبت ملے تو اس پر ہر شے مالہ  
ہو تو انا یا اللہ کہن چاہئے۔ نظر نیچے کے ہارے میں متھو وہ دیر آئی ہیں۔

عن ابی ہریرہ قرظی سلمہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین  
حق والی عن الوضوء صحیح بخاری باب العین حق

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر  
کا گناہ حق ہے اور جسم کو گرنے (Tattooing) سے منع فرمایا۔

مسلمان کے دفاع کا روحانی نگہ اور اسکو نقصان پہنچانے کی کوششیں  
انسانیت کے دشمنوں نے اس بات پر سخت محنت کی ہے کہ انسان کو قدرت کے فطری حکام  
سے بن کر فطرت کے خلاف بنائے گئے شیعہ دینی حکم کے تابع کر دیو جائے۔ چنانچہ انہوں نے  
پہلے یہ تجربہ کیا کہ ہر پ، میں سکے اور اہل ہر پ کو فطری طرز زندگی سے جتا کر کھل شیعہ کی طرز  
زندگی کا سیر بنا دیو۔ فطرت کے خلاف زندگی گزارنے کا جو نقصان بنی نوع انسان کو ہوا ہے، اس کے  
نئے ہر پ و اس کی معاشرے کا مطالعہ مہرت کے لئے کافی ہے۔ جبکہ ہر معاشرہ بھی ان  
دشمنوں پر بے لگام گمراہی کی طرز اور اڑا چلا رہا ہے۔ وہی لگام چڑھے اور غورے عالم اسلام کے  
خلاف اشتعال کیے جا رہے ہیں۔ ان کی انگلیاں تختیں اس بات پر صرف ہو رہی ہیں کہ مسلمانوں کو  
روحانی حکام سے دور کر دیا جائے۔ تاکہ ان پر شیعہ فانی مسند زہاد کارگر ہو سکیں۔

احادیث میں سرخ کی اہمیت

یہاں لکھنے کے لئے بہت آسان سی مثال دیے دیتے ہیں۔ پہلے دیکھی سرخ ہر گھر میں ہوا



## ہمارے دوست ہیں

کرتے تھے۔ جو کہ ہر صبح صبح سے نکل کر شام تک دلا فوٹو یا تک (اذان) دیتے رہتے تھے۔ دینی سرگ کے چہل خابیری فاکسے ہیں۔ ہیں روحانی فاکسے بھی ہیں۔ لیکن "تہذیب جدید" کے راستوں پر قدم رکھنے کے بعد، انسان اپنے ظاہری اور باطنی نفع و نقصان سے اس طرح غافل ہو جاتا ہے جیسے وہ انسان جس پر ہمت نے قبضہ کر لیا ہو۔ ذاتی سوچ بانی رہتی ہے، ذاتی پسند و ناپسند، سوچتے نہ جانتے ہوئے بھی وہی اختیار کرتا ہو جو "تہذیب" چاہتی ہے۔ انکی نیکیوں مثالی ہیں، اسے معاشرے میں موجود ہیں۔ لیکن صرف سرگ کی مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔

سرگ (دینی گھر) کے بارے میں متعدد حادیث آئی ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگ (دینی گھر) کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

۱۔۔۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صباح الدینکة فاستنوا اللہ من فضلہ فانہا رات فیکفوا و اذا سمعتم لیلۃ الحمار فمواذوا اللہ من الشیطان فانہ وای شیطانا وسمع علیہ امرجہ البھاری فی : صحابہ بندہ الصغری

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم صبح کے (دینکے) آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے فضل مانگو۔ کیونکہ اس صبح نے فرشتے کو دیکھ ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، کیونکہ گدھے نے شیطان کو دیکھ ہے۔ (صحیح مسلم)

فائدہ:۔۔۔ خاص مباحث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "سرگ کی دینکے کے وقت فرشتے ہوتے ہیں جو دعا کرنے والے کی دعا کے ساتھ آمین کہتے ہیں، اسلئے استغفار کرتے ہیں اور انکی غلطی اور شرع کی گواہی دیتے ہیں۔ اسلئے اس وقت کو دعا کے لئے مستحب کہا گیا ہے۔"

۲۔۔۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدینک فانہ یوقظ فیصلافہ مسند احمد، ابو داؤد، باب ما جاء فی الدینک والیہام قال النبی رحمۃ اللہ علیہ : صحیح

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرنے کو برا بھلا نہ کہو۔ کیونکہ دعا کے لئے یہ یاد رکھنا ہے۔

۳۔۔۔ عن عیسیٰ المزنی قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح الدینک الابيض ویامر بالخذاءة ویقول : انه یؤذن للصلاة، یوقظ النائم، ویطرّد



### مرا مری کے دوست ہیں

الحسن مصباحی و اصحاب الخیرة المعروفة بالمرحوم المصطفی العالی لا یرحمہ اللہ

ترجمہ: حضرت عبیدہ بنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید مرغ کو پسند فرماتے تھے اور نثار کے اوقات اور بیدار ہونے کے لئے اسکو رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ہر مرغ کی زبان دیتا ہے، سوتوں کو (نثار کے لئے) ابکا تا ہے اور اپنی بانگ سے جنت کو روک رہا ہے۔

تاکہ یہ: "قرنی روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس معلوم کی روایتیں مختلف طرق سے مختلف ائمہ کے ساتھ آئی ہیں۔ جن میں یہ ذکر ہے کہ سفید مرغ گھر میں ہو تو اس گھر میں شیعہ بن اور یہاں قریب نہیں آتے۔ بعض محدثین نے لکھی روایات کو ضعیف اور بعض کو موضوع کہا ہے۔ بحکمہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ "الطوالد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة" میں اسی مرغ کی ایک حدیث "الذہبک الابيض الاطرق حبسی" (سفید مرغ جس کی کھلی شرافت ہے، وہ میرا دوست ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں:

"قال ابن المحجر لم یسن لی الحدیث بالوضع قلت وقد روی من طرق بالفاظ مختلفة واكثرها لفظ الذہبک الکبیر الابيض فیكون الحدیث ضعیفا لا موضوعا الطوالد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة ج ۱ ص: ۷۲" (۱)

ترجمہ: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بارے میں وضع کا حکم صحیح ہے۔ میں (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ متعدد طرق سے روایت کی گئی ہے۔ اکثر روایات میں "بڑے سفید مرغ" کے الفاظ آئے ہیں۔ لہذا حدیث ضعیف ہوئی نہ کہ موضوع۔

علاء الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مرغ کے فضاک کے بارے میں "الذہبک فی فضل الذہبک" کے نام سے کتاب لکھا ہے۔ حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرغ کے فضاک پر ایک کتاب لکھا ہے۔ (ابو دؤاد علی بن)

نوٹ: حدیث میں بیان کئے گئے مرغ سے کیا صرف وہی مرغ مراد ہے یا قاری بھی اسکا صدق ہوگا۔ کیونکہ مرغے کو جن خصوصیات کی بنا پر پسند فرمایا گیا ہے وہ صرف وہی مرغے میں پائی جاتی ہیں۔ دوسری مراد نہ سہری کے تحت ذرا دیتے ہیں۔ بلکہ مردوں کو بیدار کرنا تو وہی بہت وہ طور بروقت ہے جو ان کے عالم میں ہوتے ہیں۔ اس فرق کو وہ حضرات اچھی طرح سمجھ سکتے



## ہوا سہلی کے دوست و دشمن

ہیں ہوا سہلی اور عاری کے بارے میں ابھی معلومات رکھتے ہیں۔

اب لگتا ہے کہ عیس ایک انتہائی قیمتی چیز (دیکھی مرغ) اسے بنا کر قادی مرغ پر لگا دیا گیا ہے۔ قادی مرغ کی قدر کبھی بیکل بھر سے آنکھوں اور مختلف دوائیوں میں۔ قدرتی ٹھم کے مقابلے میں مصنوعی ٹھم کے ذریعے قادی مرغ تیار کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک ان دواؤں میں لڑتے اور تاثیر کا تعلق ہے تو یہ فرق بھی بہت واضح ہے۔

گھر میں مرغ ہو گا اور قیمتی بار باگ و پھاگ کی سی بار تمام نئے والے لڑتے تھانی سے فضل و کرم مانگیں گے۔ فرشتے کے آنے کا طم ہو گا۔ اور بہت سارے فوائد ہیں جن سے ”تہذیب جدید“ نے مسلمانوں کو محروم کر دیا ہے۔

ہم نے مرغ کی مثال آسانی سے گھسنے کے لئے دی ہے۔ اور نہ روحانی لحاظ کو جان کر نے اور مسلمانوں کا رابطہ فرشتوں سے کاٹنے کے لئے، دین کے دشمنوں نے باتھ صوبہ بندی کر کے ہر سے اوپر بھاری ہے۔ اس دور میں کتنی سی چیزیں آپ دیکھی دیکھیں گے، جن میں مسلمانوں کو جتنا کر دیا گیا ہے، اگر خود کریں گے تو اسکا کوئی فائدہ (دوا دہی بھی) نظر نہیں آئے گا۔ لیکن لوگ اس کو اختیار کئے ہوئے۔ وہ انکی حقیقت کو جانتے ہیں اور نہ انھیں اس بات کا سم ہے کہ اس کام کے کرنے سے وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ محنت اور طرانی غذائی اشیاء میں کی گئی ہے۔ چٹا چٹا کھانے پینے کی چیزوں میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ خصوصاً وہ مصنوعات شکوہ میڈیا کے ذریعے بہت جلد مشہور کر دیا جائے۔

جیسا کہ بتایا گیا کہ دشمنان اسلام نے ہمارے دفاعی نظام پر حملہ کیا ہے جسکے نتیجے میں ہمارے معاشرے میں ایسا خود کار نظام وجود میں آ چکا ہے کہ وہاں جہاں کے شیاطین کی ہر قسم اور سے گھروں اور گلی گلوں میں موجود رہتی ہے۔ جو کچھ کی باقی تھی وہ رہائشی گھر سے حاصل لیٹرین (Attach Bath) نے پوری کر دی ہے، جہاں شیاطین کے فکر کے فکر رہتے ہیں۔ یہی حال مساجد کے ساتھ عوامی لیٹرین کا ہے، جسکی جانب علماء کرام کو توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

## مساجد کے ساتھ لیٹرین

مسجد کے اندر لیٹرین خانے کا وجود راج عام ہوا ہے اس میں چند باتیں توجہ طلب ہیں

- 1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں مسجد میں بیٹاؤ وغیرہ کھا کر آنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ انکے کھانے سے منہ سے بدبو آتی ہے۔ جبکہ شباب خانے یا لیٹرین سے جلد بدبو نکلتی ہے۔







جنت اپکے لینگے۔۔۔۔۔ رحمانی حصار میں آجائے!

ان قوم بہاقوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے گھر اور مخصوص اپنے بچوں پر بہت توجہ دینی ہوگی۔ کیونکہ فتنوں نے بظاہر ہر طرف سے کی ہے۔ یہ بظاہر بچوں کے اسکولوں میں لگی ہے جہاں انکو کارٹون، جاکا اور کھانا جسم پر نقش (Tattoo) کا طیرہ دکھایا جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اہل محلہ کو ساتھ لے کر اسکول کے امداداران سے ملاقات کریں اور اسلام کے روحانی حکم کے بارے میں انکو آگاہ کریں۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ اسکول والوں کو ہنگامی نہیں بھی دیں اور اپنے بچوں پر شیہ طین و جنت بھی مسدود کر لیں۔ انکے خلاف ہمیں ہر جگہ اور ہر جگہ میں دوستوں، رشتے داروں کی ذمہ داری کرنی چاہئے۔ اور لوگوں کو انکی مخالفت کرنے کی ترغیب دینی چاہئے۔ اسی طرح بچوں کے گیزر اور کارٹون کا مسئلہ ہے۔ ہمیں انکی بھی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔

انکے قصبات ہر گھر میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ گھر گھر جادو اور جنت کی شکایات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اپنے اور اپنے بچوں کے ارد گرد روحانی دہائی حکم کا قیام کرنے کے لئے مسنون وہاں کا احترام کیجئے۔ نیک اعمال (جن میں جہاد میں سب کی چھٹی ہے) اور ذاتی محال اور ہر وقت با وضو ہونے کی کوشش کیجئے۔ روحانی حکم کے ہوتے ہوئے شیطان سے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ شیطان فتنوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ جو وہی توری (گھوڑا اسلحہ وغیرہ) سے بھی شیطان تو تیس دور بھاگتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کے نیک بندوں کو دیکھ کر بھی شیطان بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ لہذا ایسا اللہ کے نیک بندوں سے تعلق قائم کیجئے ہنگامہ قرآن و سنت کے مطابق ہوں۔

گھروں سے تھوڑے دو سو پچاسی گانے بھرتے گھنٹیاں اور ہر دو چیز جس سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے انکا پھیلکیں۔ کیونکہ موسیقی کی ہر دھن کے ساتھ الگ الگ جنت (شیطان) ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان کو یہ گھانا چاہئے کہ وہ ہر وقت حاضر جنگ میں ہے۔ اسکا دشمن کھانا دشمن ہے جو ہر وقت آپکے غافل ہونے کی تاک میں رہتا ہے۔ ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اس دور میں اللہ چیزوں سے کیسے بچا جاسکتا ہے۔ یہ جملہ ایمان کی کمزوری، آخرت پر یقین نہ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ جس کی زندگی کا مقصد آخرت سنوارنا ہو وہ ہر حال میں اسکو بچانے کی فکر کرتا ہے، لگی جھجھار نہیں ڈالت، دشمن بھی اپنے کام میں لگا ہے آپ بھی لگے رہئے اللہ کی مدد سے آپ کا سیاق ہو جائیگی۔

وہ دیکھنا چاہئے کہ شیطان و جنت کا ذرا بھی پر چلتا ہے جو اسکو دوست نہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ انھوں نے خود اللہ تعالیٰ کو کہہ تھا کہ میں سب اللہوں کو انھوں کو انھوں



کر لوگا سوائے حق کے کلموں کے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے کہ سلطان علی بن ابی طالب و ہم  
جو کلون انما سلطانہ علی الذین یولونہ والذین ہم بہ مشرکون و شعل ۱۰۰

ترجمہ: چلک اس (شیطان) کا کوئی دوست نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اپنے  
دب پر ہی وہ گمراہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ انکا درانی ہے چلک ہے جو انکو دوست بناتے ہیں اور جو  
انکو شریک بناتے والے ہیں۔

لہذا ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت، نمازوں کی پابندی قرآن کریم کی احکامات و احرام، اس  
سے انتخاب گمانے بنانے سے دوری اور ذکر و اذکار میں مشغول رہنا چاہئے۔ اگر کوئی پریشانی ہو  
بھی تو پیش رو ہوں، کے بنائے اپنے علماء کے پاس چاہئے جو شریعت کا علم رکھتے ہوں اور قرآن و  
سنہ کی روشنی میں آپ کی رہنمائی کر سکیں۔ نیز اللہ کے ایک بندوں کو ان چارہ گروں کی بھی خبر لی  
چاہئے جنہوں نے ہم مسلمانوں کی زندگی خراب بنادی ہے۔ جو ہمارے علماء پر مسلسل باطل دہری  
کر رہے ہیں۔ پہلے علماء سے دریافت کریں کہ شریعت میں ان چارہ گروں کا کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ  
تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں، اور دشمنوں کو نیست و نابود فرمائیں۔ آمین





## کیا موجودہ فتنوں میں خاموش رہنا چاہئے؟

دور حاضر میں عالم اسلام کو جس قسم کی صورت حال کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں ایک مسلمان کو کیا کرنا چاہئے؟ کسی کا ساتھ دینا چاہئے یا خاموش بیٹھنا چاہئے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فتنوں کا دور ہے اور فتنوں کے وقت میں کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے بلکہ خاموش رہنا چاہئے؟

اس سوال کا جواب چاہئے سے پہلے ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دور کے فتنوں کو ایک الگ بیان فرمایا ہے۔ ہر فتنے کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے بچنے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہر فتنے سے ایک ہی طریقہ سے بچو گے گا یا ہر ایک فتنے سے بچنے کے لئے دوسرے فتنے کی تدبیر اختیار کر کے بچا جائے گا۔

آسانی سے سمجھنے کے لئے یہاں ہم مختلف احادیث نقل کر رہے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف فتنوں کو بیان فرمایا اور ان میں کیا معاملہ اختیار کرنا ہے وہ بھی بیان فرمایا:

۱۔۔۔ عن ابی ذر: قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یزعمون الصلاۃ عن وقتها او یسمیون الصلاۃ عن وقتها؟ قال: قلت لعماد امرئ؟ قال: اصل الصلاۃ لوقتہا فان اذک کتھا معہم فصل فانہا لک لا قلعہ! (مرجع: مسلم فی صحیحہ)

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہارے اوپر ایسے حکمران ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے ادا کریں گے یا نمازوں کو برباد کر کے ادا کریں گے اس کے وقت سے ہٹا کر؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پوچھا: آپ مجھے ایسے وقت میں کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نمازوں کو ان کے وقت میں ادا کرنا اور اگر ان حکمرانوں کے ساتھ چن چن کر چلنا تو چھوڑ دینا۔ تمہاری نفل نماز ہو جائے گی۔ (مسلم شریف)

فائدہ:- اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وقت کو برباد کرنے کے فتنے



کے ہر سے مشہور گاہ کی سادہ سادگی بھی بتا رہا ہے کہ یہ گاہ کی یہ کہے کہ یہ گاہ ہے اور فقہ میں گھر میں ایک کریم ہے، چاہئے تو کیا ہو گا؟ انہیں بکریاں بھی دی گئے تھے گا جو زبان نبوت سے جان ہوا۔ چنانچہ خواہیے کے دور میں یہ جشن کوئی پرانی ہوئی۔ خصوصاً حاج بن جعفر کے وقت میں۔ جن خط و خطرات نے انکے خلاف فروع کی انکی ایک ہی نمازوں کے وقت کوٹ کر کرنا بھی یوں کی تھی۔

۲ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس فی الفتن رجل آمن بربہ أو قال بر من قریبہ حلف أعداء اللہ یحییہم ویخلفونہ أو رجل معتزل فی بانیۃ یودی حق اللہ الذی علیہ . وهذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجہ . ووافقه الذہبی وحمید اللہ علیہ (مسند ابی یوسف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنوں کے دور میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی گام پر فرمایا اپنے گھوڑے کی گام پر چلائے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہوئے اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرے اور وہ اس کو ڈراتے ہوں، یا وہ شخص جو اپنی چمک میں کوٹ لٹکے ہوئے، اس پر جو اللہ کا حق (ذکر و غیرہ) ہے اس کو کوا کرے۔ امام عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر بھی لکھا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

فائدہ:- اس حدیث میں فتنوں کی کے وقت میں جہاد کرنے والے کو سب سے افضل بتایا گیا ہے۔

۳ عن امی سعید بن العاصی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک أن یتکون غیر مال المسلم غنم یتبع بہا ضعف الجبال ومواقع القطر یلغز بطنہ من الفتن . (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی یوسف، ۱۰۳۸)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مستقبل میں ایک زمانہ آئے گا کہ وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور (دور دور کے) آبادی علاقوں میں دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے۔

فائدہ:- اس حدیث کے انداز اگرچہ عام ہیں لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک ہی امت



### اما ابہدی کے دستِ حق

نے اس پر اس وقت بھی قتل کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں اختلافات شدت اختیار کر گئے۔ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ چھوڑ کر اور یہ جہت میں چلے گئے۔

یہ حدیث ایسے دور کو بھی بیان کر رہی ہے جس میں ہرجم کا فتنہ ہو گا۔ ان فتنوں سے وہی فحاشائے گندہ پھانسیوں کی چٹائیوں پر بھاگ جائے گا۔ کیونکہ گھر میں خود کو بند کر لینے سے بھی ان فتنوں سے نہیں بچا جاسکتا گا۔ نئے گھر میں گھس کر مغلّا اور ہو گئے۔

علامہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ "التمہید لما فی الموطا من المعانی والآثار" میں فرماتے ہیں: "اسئل لواءہ بطولہ بغیر بدینہ من الفتن جمیع انواع الفتن" (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں فقط "الفتن" صحیح کا لفظ ہے جس سے مراد ہرجم کے فتنے ہیں)۔

انہی فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ سودی نظام کے دنیا پر مسلط ہو جانے کا ہے، مگر سود و ہلی حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس وقت حرام غریب عام ہو جائے۔ لوگوں کا کاروبار بھی مالی سودی، لیکن نظام کے تحت چل رہا ہو۔ لوگوں کے ساتھ معاشرت اختیار کرنے کی صورت میں مسلمان حرام کھانے سے نہ بچ سکا ہو۔ ایسے وقت میں حرام سے بچنے کے لئے پھاڑوں کی چٹائیوں پر بھاگ جائے اور وہیں حلال روزی یعنی بکریوں کی آمدنی سے کھائے۔ ایسے وقت میں اگر کوئی گھر ہی میں رہے تو وہیں ہی سودی مالی نظام کے تحت کمائی گئی آمدنی سے کھائے گا۔ سو جو کھائے گا وہ سودی یا سکا فہر کھائے گا۔

شروع بخاری ہی درجہ رحمۃ اللہ علیہ "فتح الباری" میں فرماتے ہیں: "اس فتنے کے وقت میں بھاریں، ل بکریاں ہوں گی۔ کیونکہ انکو لے کر جو لوگوں سے دور چلا جائے گا وہ انہی بکریوں کا گوشت کھائے گا، انکا دورہ بچے گا اور انکے اون کا لباس پہنے گا۔ جبکہ یہ بکریاں پھاڑوں پر گھاس کھائیں گی اور پانی پئیں گی یہ قاتل سے بکریوں کے علاوہ کسی اور میں نہیں پائے جاتے۔ اسی لئے فرمایا پھاڑوں کی چٹائیوں پر چلا جائے۔ کیونکہ یہ چٹائیاں دشمن سے بچنے والے کو رونق فراہم کرتی ہیں"۔ (فتح ابہدی ص ۱۷۲، ۱۷۳)

۱۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ فتنۃ تقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمنی کافر او یمنی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القاتم والمناشی فیہا خیر من المناشی فکسرکم وطمعکم وقطعکم وانارکم واضربکم







## اسلامی جہاد کے دو ستون

جائے تو ظاہر ہے ایسی تلوار چلانے کے فضائل تو دور کی بات ایمان سے بھی ہاتھ دھونا چڑے گا۔ لہذا ایسی جنگ میں شریک ہونے سے بہتر ہے کہ اس تلوار کو توڑ دے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہو گا کہ ایک شخص سپاہی ہے، اس کا زور یہ معاشی مال قیمت ہے یا بیت المال سے ملنے والا وظیفہ، سو اب وہ کہاں سے کھائے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب بھی دیا۔ فرمایا: بکریاں لے کر پہاڑوں میں نکل جائے اور حلال رزق کھائے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ قاتل کا جہنمی ہونا تو مجھ میں آتا ہے مقتول کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ (خلق علیہ)

ملاحظہ قاری رحمۃ اللہ علیہ "مقاتل" میں اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

اس حدیث کا مصداق مسلمانوں کے درمیان وہ جنگ ہے جو، کسی عصبیت، حسیت اور جاہلیت کی بنا پر ہو جیسا کہ وہ علاقوں کے مسلمانوں کے مابین، دو قبیلوں کے مابین، اور اس جنگ میں کوئی شرعی پہلو نہ ہو جسکی وجہ سے ان میں سے کوئی بھی فریق شریعت کی بالادستی کے لئے نکلا ہو، اور اس حدیث کو مسلمانوں کے مابین ہر قسم کی لڑائی مثلاً قضیہ صفین وغیرہ پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔ (مقاتل المصلح)

اگر ایک طرف امریکہ کے لئے لڑنے والا عراقی فوجی ہو اور دوسری جانب مجاہدین سمیل اللہ تو کیا نعوذ باللہ قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے؟ اسی طرح خالہ بان اور حامد کرزئی کی فوج آسنے سامنے ہو؟ ہرگز نہیں۔

خلاصہ بحث۔ مذکورہ تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جنگ میں کسی کا ساتھ نہ دینے کا حکم فرمایا اس سے مراد یہ جنگ نہیں جس میں ایک طرف تمام کفریہ طاقتیں ہیں اور دوسری جانب اللہ کے دین کی سرپرستی اور مسلمانوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے لڑنے والے طالبان اور مجاہدین ہیں۔

بلکہ اس جنگ سے مراد وہ ہے جسکو ملاحظہ قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا، یعنی وظیفہ، قومیت، انسانیت اور کسی بھی عصبیت کی بنیاد پر لڑی جانے والی جنگ۔ یعنی تلواریں توڑنے کا حکم



مقام احمدی - دوست و دشمن

امریکہ کی خاطر مجاہدین سے جنگ کرنے والوں کے لئے ہے۔ اگر انکو مجاہدین کے خلاف لڑنے کے لئے مجبور کیا جائے تو وہ اسلحہ چھوڑ کر گھروں میں بیٹھ جائیں، اگر گھر میں بھی مجبور کئے جائے گا خطرہ ہے تو پھر ایسے پہاڑوں میں بھاگ جائیں جہاں اس منہ پر انکو کوئی مجبور نہ کر سکے۔ یہی حکم بھارتی فوج میں موجود مسلمانوں کے لئے ہے۔ بلکہ ہر مسلمان کے لئے یہ حکم عام ہے۔ کہ اسلام کی سر بلندی کے لئے لڑنے والوں کے مقابلے جنگ نہیں کی جائے گی۔

مستکون لثنتہ صماء بکماء عجماء من اشرف لہا استشرقت لہ و اشرف اللسان فیہ نکو قوع السیف۔ (امجدیہ یونان دہ رقبہ ۳۲۶۳۔ الطبری فی الاوسط رقبہ ۹۷۱ء) ترجمہ: مغربیہ ایسا فتنہ ہوگا، جو بہرہ، گونگا، اندھا ہوگا۔ جو اسکے قریب آیا یہ اسکو کھینچ لے گا، اس فتنے میں زبان کا کھولنا ایسا ہوگا جیسے تلوار چلائے۔

فائدہ۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، یہ ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں حق و باطل کی تمیز نہیں ہوگی، اور نہ نصیحت و خیر خواہی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بات کو سنا جائے گا۔ (بحوالہ من المہجور)

اس حدیث میں جو فتنہ ہے اس میں زبان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شاید اس کا مصداق وہ جنگ ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین ہوئی۔ اس میں خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔ دونوں میں سے کسی کے بارے میں برائی نہ کی جائے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ فتنے کے وقت میں کوئی ایسی بات نہ کہی جائے جس سے فتنہ اور زیادہ بگڑ سکے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوسرے احتمال کو زیادہ مناسب کہا ہے۔ جبکہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے احتمال کو زیادہ رائج بتایا ہے۔

موجودہ دور میں اسکی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ میڈیا نے لوگوں کو ایسا اندھا، بہرہ و گونگا (چنانا ناز) کر دیا ہے کہ جو میڈیا کہہ رہا ہوتا ہے لوگ اسکے علاوہ نہ کچھ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ سوائت کی ایک جھلی ویڈیو دکھا کر میڈیا نے لوگوں کو ایسا اندھا اور بہرہ کیا، کہ اکثر بیت اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اسلامی سزاؤں کے خلاف زبان درازی کرتی رہی، اور اپنا ایمان چاہہا کرتی رہی، نہ کوئی حق سن رہا تھا نہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسکی ایک اور بڑی واضح مثال الی مسجد اور جامعہ خاصہ کا مسئلہ ہے۔ حکومت نے اس مسئلے کو اس انداز میں عوام کے سامنے پیش کیا کہ لوگ اندھے بہرہ اور گونگے ہو گئے۔ اس فتنے میں اس بڑی طرح پھنسے کہ حق کے مخالف ہو گئے۔ اس وقت جو لوگوں کی زبانیں چلیں ایمان



## اسامہ بنی کے دوست و دشمن

الْحَقِيقَةُ۔ حتی کہ بہت سی زبانیں معصوم طالبات کے قتل کا سبب بنیں۔ لہذا ایسے نقشے میں جب لوگوں نے باطل کو حق سمجھ لیا ہو اور ساری زبانیں حق کے خلاف چل رہی ہوں، اور باطل کی تقویت کا سبب بن رہی ہوں، اس وقت زبان کو کھولنا ایسا ہے جیسے ہتھیار چلانا۔ آپ اس وقت کو یاد کیجئے کہ لوگ کس طرح اندھے، بہرے اور گونگے ہو گئے تھے، سب کی زبانوں پر صرف وہی بات تھی جو مشرف کے دربار شاہی سے بیان کی جاتی تھی۔ آج بھی عوام کے جتنے بھی اعتراض جہاد و مجاہدین کے بارے میں ہیں یہ سب اسی وجہی میڈیا نے ذہنوں میں اندھے ہیں، اور واقعی لوگوں کو مینا مار کر (اندھا، بہرہ، گونگا) کیا ہوا ہے۔ (داعش، اصواب)

نیز اس بحث سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ ہر وقت دوسرے سے مختلف ہے اسی طرح ہر ایک کا علاج وی ہوگا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ (داعش)

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فتنوں کے بارے میں اگرچہ یہ فرمایا کہ تم مکہ میں بیٹھ رہنا کسی کا ساتھ نہ دینا۔ اپنی تلوار کند کر دینا اور کمان توڑ دینا۔

اس حدیث سے مراد وہی صورت حال ہے جس کو طاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔

یہ یہ مسلمانوں کے آپس کی لڑائی ہے؟

اگر کوئی ان مذکورہ احادیث کو آڑ بنا کر موجودہ دور میں ایسا کرنا چاہے تو یہ ہرگز درست نہیں۔ مثلاً عراق والے کہیں کہ عراق میں مسلمان مسلمان سے لڑ رہا ہے، لہذا یہ فتنہ ہے اور نقشے میں کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے، یا افغانستان والے کہیں طالبان بھی مسلمان اور کرزئی اور انکی فوج بھی مسلمان لہذا یہ جہاد نہیں ہے یہ فتنہ ہے۔ ایسا سوچنا صریح طور پر قرآن و احادیث کی من مانی تشریح کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے واضح طور پر کافروں کی جانب سے لڑنے والوں کو وہی حکم بیان فرمایا ہے جو کافروں کا ہے۔ محدثین اور فقہاء نے ایسے لوگوں کے بارے میں انتہائی سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

آج جو جنگ جاری ہے یہ جنگ کفر و اسلام کے مابین ہے۔ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ امریکہ اور اس کا اتحاد مسلمانوں سے کیا چاہتا ہے۔

لہذا ایسے وقت میں اگر کوئی مسلمان، انفرادی طور پر یا جماعت و حکومت کی شکل میں امریکہ کا ساتھ دے رہا ہے اور انکے ساتھ مل کر مسلمانوں سے جنگ کر رہا ہے تو کیا اس کو مسلمانوں کے



ما بین جنگ کہا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ایسے لوگ اگر اپنے سروں پر قرآن کریم بھی اٹھائے پھر میں تو انکو وہی حکم ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔

عراق میں نواری الماہکی اور انکی رافضی پولیس امریکہ کا ہراول دستہ بنی، جس نے امریکیوں کے ساتھ مل کر امریکیوں سے بڑھ کر سنی مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے۔ انکا قتل عام کیا بلکہ گورہنوں اور بیٹیوں کو درندگی کا نشانہ بنایا، نمازیوں کے اوپر مسجدوں کی چھتوں کو گرہ دیا گیا، املاک لوٹ لی گئیں۔ عالم عرب کے علاوہ حق نے امریکیوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر کیا۔ مجاہدین نے جہاد کا آغاز کیا۔ چونکہ نواری الماہکی کی فوج امریکہ کا ہراول دستہ ہے لہذا پہلے ٹکراؤ انہی سے ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی اسکو یہ کہے کہ یہ مسلمانوں کی آپس کی جنگ ہے اس میں کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے تو یہ بات کس طرح درست ہو سکتی ہے؟ بلکہ شریعت کی رو سے ان کی سزا امریکی کافروں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

یہی معاملہ افغانستان میں حامد کرزئی اور انکی مرتد ملیشیا کا ہے جنہوں نے اللہ کی سرزمین سے اللہ کا نظام مٹا کر دجال کے لشکر کو وہاں لا بیٹھا۔ اسکے بعد طالبان نے امریکہ کے خلاف جہاد کا آغاز کر دیا۔ کیا اسکو مسلمانوں کی آپس کی جنگ کہا جائے گا؟ وہ مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں جو اللہ کے دین پر راضی نہ ہوئے اور امریکہ کے دین پر راضی ہیں۔ نیز یہ کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں لہذا جو حکم امریکیوں کا ہے وہی انکا بھی ہے خواہ وہ نماز پڑھتے ہوں یا لمبی لمبی داڑھیاں رکھتے ہوں۔ قرآن کریم کی واضح آیات اس بارے میں موجود ہیں۔ اسی طرح اگر بھارت میں کوئی مسلمان جماعت، بھارتی فوج کے ساتھ ملکر مجاہدین سے جنگ کرتی ہے تو اسکا حکم بھی ہندو کافروں جیسا ہی ہوگا۔ اسکو مسلمانوں کی آپس کی جنگ نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ ایک طرف اہل حق ہیں دوسری جانب اسلام کے دشمن کفار اور انکے بھائی منافق، جو کافروں کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

اس بات کو عقل بھی تسلیم نہیں کرتی کہ مسلمانوں کے مابین ہونے والی ہر قسم کی جنگ کو فتنہ کہہ دیا جائے اور تلواریں کمانیں توڑ کر اس سے خیردگی اختیار کر لی جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہودی اس کا خوب فائدہ اٹھاتے۔ وہ مسلمانوں جیسے نام رکھتے اور سارے عالم اسلام پر حملہ آور ہو کر مسلمانوں کے بچے بچے کو قتل کرتے رہتے، (نصوح باللہ) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ کرتے اور یہ حدیثیں بڑے بڑے بیرونیوں پر لکھ کر اپنے ساتھ لے کر چلتے، مگر کوئی مسلمان ان سے مزاحمت کرتا تو اسکو یہ حدیث سناتے کہ جب مسلمان آپس میں لڑیں تو کسی کا ساتھ نہ دو۔ اس



### اسلامی دنیا کے دوستوں

ماہین جنگ کہ جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ایسے لوگ اگر اپنے سروں پر قرآن کریم بھی اٹھائے پھر یہ تو انکو ہی غم ہے جو قرآن کریم نے جان کیا ہے۔

عراق میں فوری المذاکی اور انکی رافضی پولیس امریکہ کا ہر اول دستہ تھی۔ جس نے امریکیوں کے ساتھ مل کر امریکیوں سے زیادہ کئی مسلمانوں پر غم کے پناؤ توڑے۔ انکا قتل عام کیا، بلکہ گویہوں اور خلیفوں کو روکنے کا نشانہ بنایا۔ ملتادہیں کے ہر مسجدوں کی چٹوں کو گرا دیا گیا، ہلاک ٹوٹ ٹکڑی گئیں۔ عالم عرب کے علاوہ حق نے امریکیوں کے خلاف جہاد کا فوجی صادر کیا۔ جہادین نے جہاد کا آغاز کیا۔ چونکہ فوری المذاکی کی فوج امریکہ کا ہر اول دستہ ہے لہذا پہلے ٹکراؤ انہی سے ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی اسکو یہ کہے کہ یہ مسلمانوں کی آپس کی جنگ ہے اس میں کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے تو یہ بات کس طرح درست ہو سکتی ہے؟ بلکہ شریعت کی رو سے ان کی سزا امر کی کارفروں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

یہی مسئلہ متحدہ نیشن میں ملد کرڈی اور انکی مرتد لیڈیا کا ہے جنہوں نے اللہ کی سرزمین سے اللہ کا حکم سنا کر دھال کے ٹھکر کو وہاں لا ڈھایا۔ انکے بعد ظاہرین نے امریکہ کے خلاف جہاد کا آغاز کر دیا۔ کیا مسلمانوں کی آپس کی جنگ کہا جائے گا وہ مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں جو اللہ کے دین پر راضی نہ ہوں، امریکہ کے دین پر راضی ہیں۔ نیز یہ کارفروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں لہذا جو غم امریکیوں کا ہے وہی انکا بھی ہے خواہ وہ تو زہن مٹے ہوں یا نہیں لیکن وہ اذعیانہ رکھتے ہوں۔ قرآن کریم کی واضح آیات اس بارے میں موجود ہیں۔

اسی طرح اگر بھارت میں کوئی مسلمان جماعت، بھارتی فوج کے ساتھ مل کر جہادین سے جنگ کرتی ہے تو اسے غم بھی ہندو کارفروں جیسا ہی ہوگا۔ مسلمانوں کی آپس کی جنگ نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ ایک طرف اہل حق ہیں، دوسری جانب اسلام کے دشمن کہہ دو رائے بھائی منافق، جو کارفروں کی جنگ لارہے ہیں۔

اس بات کو قائل بھی تسلیم نہیں کرتی کہ مسلمانوں کے مابین ہونے والی ہر قسم کی جنگ کو کھنکھہہ یا جہاد کہو اور یہی کہنا نہیں تو ذکر اس سے غلطی کی اعتبار کر لی جائے۔ اگر کہا جاتا تو یہودی اس کا خوب فائدہ اٹھاتے۔ وہ مسلمانوں جیسے نام رکھتے اور سارے عالم اسلام پر حملہ آور ہو کر مسجدوں کے بچے بچے کو قتل کرتے رہتے، (نعوذ باللہ) کہہ کر اور دینہ منورہ پر حملہ کرتے اور ہر حد میں جڑے جڑے جنروں پر لگو کر اپنے ساتھ لے کر چلتے تاکہ کوئی مسلمان ان سے مزاحمت کرنا تو اسکو یہ حدیث سنائے کہ جب مسلمان آپس میں لڑیں تو کسی کا ساتھ نہ دو۔ اس



بنا ہستی کے دوست دشمن

طرح خود مسلمانوں کو نیست و نابود کرتے رہے اور اپنے خلاف اٹھنے والوں کو حد پشیم بنا کر ہیضہ دیا کرتے۔ بلکہ یہ خود مسلمانوں کی جانب سے سرکاری حملہ و مویشی کا نوجہ مہر ہے۔

کیا حق وہاں تک پہنچا نہیں؟

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ کچھ کچھ نہیں آ رہا، کون حق ہے اور کون باطل؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں کے ہیرو اور حکومت کو چلنے والے ہیں۔ ہم جیسے سیاہ کار جو چھپتے ہیں ایک ایسے دل لئے بھرتے ہیں، جو حقوق میں امت پت ہے، اس کے دلوں میں دل کے برابر ملے گی اس جنگ کے بارے میں شک، اب ہم نہیں ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی مسلمانوں اور علم اسلام سے کیا چاہتے ہیں؟ آئندہ ان کے کیا حوالے ہیں؟ پاکستان کے بارے میں ان کی کیا سوچ ہے؟ یہاں کون کون سے طبقات اور مکاسب گھرا گئے، کھڑے ہو گئے؟ کون بلیک دائر کی سطحوں میں کھڑا ہوگا اور کون دیا آنے؟ کتنے اور اسلام کے دفاع کے لئے سروں کی فصلیں کھوار ہے ہو گئے؟ کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ میں مسلمانوں کے گھروں پر حملہ کرنے امریکہ کے ساتھ کون آئیں گے؟ اور کون اپنے مسلمان بھائی، بہنوں کی خاطر گلیوں میں خون میں نہلاتے ہوئے رہتے رہتے؟ ہم شہرہ دست فوش کر رہے ہو گئے۔ اس جنگ سے زیادہ واضح جنگ اور کب ہوگی؟ اگر اس جنگ میں ملے گی اب ہم سے تو پھر نام مہدی کے وقت میں یہ ہوگا جب ان کے مقابلے میں سفیانی کا لشکر ہوگا جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہوگا بلکہ کسی جنت میں مساجد میں ان کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا؟ ان کے ساتھ بلائیں سرکاری حملہ و مویشی بھی ہو گئے جو سروں پر قرآن الہی سے سیدنا حضرت مہدیؑ کو "وہشت گرد" پندامیر الملومین کا کافی "کورت" جانے کیا کیا کہتے ہو گئے۔

تمام فتنوں کا بہترین حل

قرآن و احادیث سے یہ بات کچھ میں آتی ہے کہ جتنے جس قسم کے ملے ہوں، ان کا بہترین حل اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرنا ہے۔ کیونکہ صحیح اللہ دیت سے یہ بات ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت حق کی خاطر قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔ حدیث شریف میں آیا ہے،

عن عمرو بن حصین قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق طاهرين علي من ذلواهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال، رواه ابو داود، صحيح

ترجمہ: میری امت کی ایک جماعت حق کے دفاع کے لئے قتال کرتی رہے گی جس نے



### مہاجرین کیلئے سے جہاد

اس سے دشمنی کی پیدائش ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ان (مہاجرین) کی آخری جماعت اہل سے قرار کرے گی۔

لہذا جب بھی یہ فتنہ دور ہوگا ان سے بچنے کا بہترین حل قتال فی سبیل اللہ ہے۔ اس میں غلوں سے اجتناب کے ساتھ ساتھ اور جہاد کی بلندی بھی ہے۔ جو پہاڑوں میں بھاگ جانے والے سے زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ تاریخ انسانی کے خطرناک فتنے، فتنہ ہول کے وقت بھی وہی مہاجرین سب سے افضل ہو گئے جو یہ ان قتال میں والے ہو گئے۔

### حکیم جہاد

لہذا اس دور میں کارروائی کے خلاف یہ جہاد بلند کرنا ہر مسلمان پر اسی طرح فرض ہے جیسے نماز۔ ہر ایک کو اس جنگ میں شریک ہونا ہوگا۔ خواہ خود جہاد میں لگے یا مال سے مہاجرین کی مدد کرے یا لوگوں کو ان کی مدد و نصرت پر جوار کرے۔ جو گھر میں، بازار، بازار، عمارت، سخت محرم ہوگا۔ ایسے شخص کو پاکستان کی آنے والی نیکیوں بھی معاف نہیں کریں گی۔ کیونکہ انھوں نے امریکہ کو پاکستان پر حملہ آور ہونا کچھ کر بھی اپنے دین اسلام کے دفاع کے لئے بھگوت کیا اور ہاتھ پہ ہاتھ دھرے مادی انتقام دیا۔ یہ کہ سرکاری مطلق یا دہریہ عداوت، مشائخ جہاد کا اعلان کریں، پھر جا کر جہاد کریں۔

### جہاد چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول ہونا

قتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا رسول الرحمة والما رسول المسلمین ان اللہ یعنی بالجہاد ولم یعنی بالتزویع (الحکم الجدید بالاحادیث) رجب حبیب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رسول رحمت ہوں اور میں تمہارے دشمنوں کی جنگوں والا نہیں ہوں۔ بلاشبہ اللہ نے مجھے جہاد تکریم ہے اور مجھے تحقیقی ہائی کے کرشمے بھیجے۔

وخرج البغوی فی معجمہ "ان اللہ یعنی مالہدی و دین الحق ولم یعنی زنا و لا تاحوا و لا یسحابا بالاسواق و جعل رزقی تحت ظل رحمی"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اللہ نے مجھے ہدایت اور دین حق دیکر بھیجے ہے۔ اور مجھے تو تحقیقی ہائی کرنے والا بنا کر بھیجا اور خدا عز و جل نے بازاروں میں آوازیں لگانے والا اور میرا رزق میرے ہی زیرے کے سامنے میں رکھ دیا گیا ہے۔



بہارِ نبویؐ کے دستِ وحی

انہی وجہ سے نبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت کی انھوں نے جہاد چھوڑ دیا اور دولت کے لئے میں مصروف ہو گئے۔ اگلے بار سے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْظُرُوا عَیْداً یُکْرِمُکُمُ الْهِیَاطُ لَکُمْ کہ لوگو! جاؤ کہت میں خدا کو۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو پہلے جہاد میں لگے ہوئے تھے۔ پھر یہ کہت ملو تو کہنے لگے کہ آپ اپنی زمینوں کی بھی ذرا دیکھ لیں کہ جہاد چھوڑنا تمہاری طاقت ہے۔ (تحریم الجہاد بالافاضہ میں وجہ حیدر رحمۃ اللہ علیہ)

ایہی راوی کی روایت ہے اَلَا تَسْأَلُیْہُمْ بِالْعِیْۃِ وَالْبَعِیۃِ الْاَذْلَابَ الْبِطْرَ وَتُرْکِیْمُ الْجِہَادِ سَلَطَ اللہ علیکم ذَلَا لَا یَزِیْدُ اللہ من رَفَہِکُمْ حَتّٰی تَوَاجِعُوا دِیْنِکُمْ ترجمہ: جب تم عید (ایک قسم کی بیخ) کا کاروبار کرنے لگو گے اور گائیکوں کی دھول کے پیچھے ہلو گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی آفت مسلط کر دے گا جیسے جو اللہ تمہاری گردن سے اس وقت تک نہیں دور کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں لوٹ آتے۔

فائدہ:۔۔۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تم حرام کاروبار میں لگ جاؤ گے اور جہاد چھوڑ کر بیٹھ جاؤ گی میں مشغول ہو جاؤ گے، جہاد چھوڑنے کے نتیجے میں کافر تم پر غالب آ جائیں گے اور تم پر آفت مسلط ہو جائے گی۔ یہاں سے اس وقت تک قسم نہیں ہوگی جب تک پھر جہاد کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

ایہی پروردگار دیکھ چکا ہے کہ کافر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ پھر جب مسلمان جہاد کا صبر بند کرتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد سے، کافروں پر عرب جاری ہو جاتا ہے۔ پھر وہی کافر جو کل تک مسلمانوں کو کھڑے کھڑوں کی طرح مسکتے تھے، خود کو کھڑا کا وہم دیتے تھے، جہاد کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کے گرد کوٹھک میں محاصرے میں آدھلے دھولے ہو کر اور اپنی طاقت کا ہنر زو اٹھا کر جاتے ہیں۔

حضرت کھول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "مسلمان جب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں) شام آئے۔ ان سے "الحمۃ" کی بھینٹ کا تذکرہ کسی نے کیا یا نہ کیا انہوں نے انکی کاشت کی۔ یہ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کا صد بھیجا۔ جب کا صد شام پہنچا تو بھینٹ چک کر تیرہ بج چکی۔

اس کا صد نے "کر تاہ بھینٹ کہاں لگاؤی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو لکھ کر بھیجا کہ اللہ جعل اوردانی ہلہ الامۃ فی اسۃ و ما حیاہا و انتحت اوز جہا۔ (مترجمہ: یہ مومنین)

ترجمہ: وہ لکھ اللہ تعالیٰ نے اس امت کا رزق تیرے کی نوک اور اس کے نیچے مجھے میں رکھ



### بہا سنی کے دست و پاؤں

ہے۔ (الحکم الحکیمہ بالامامۃ من رجب حبیب رحمۃ اللہ علیہ) اور بڑھادی رحمت اللہ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ کر بھیجا کہ جس نے بھیجی بازی کی اور گائیوں کی دھول کے پیچھے لگا اور اسی پر راضی ہو گیا اور مستحق اسی کو اختیار کر لیں اس پر جزیہ نہ لگ کر ونگا۔ (الحکم الحکیمہ بالامامۃ من رجب حبیب رحمۃ اللہ علیہ) اور کسی سے کہہ گیا کہ آپ اپنے دل پہنوں کے لئے زراعت کیوں نہیں اختیار کر لیتے؟ انھوں نے جواب دیا "اللہ کی قسم ہم کہیں میں کر اس دنیا میں نہیں آئے بلکہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ (جہاد کے اندر) کافر کسانوں کو قتل کر کے اگلی زراعت میں سے کھائیں۔" (الحکم الحکیمہ بالامامۃ من رجب حبیب رحمۃ اللہ علیہ)

حافظ ابن رجب ضعیفی رحمۃ اللہ علیہ یہ احادیث و آثار نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ایک مؤمن کی مکمل حالت یہ ہے کہ اس کا مشغلہ ہی اللہ کی اطاعت اور جہاد فی سبیل اللہ ہو۔ جو اللہ کی اطاعت میں مشغول ہو جائے اس کے رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ لے لیتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث ہے "جس نے دنیا کی فکر کو اپنا غم بنا لیا اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور خراب کر دینگے اور فقر کا آئینہ آنکھوں کے سامنے کر دینگے۔ اور دنیا تو اسکو اتنی ہی ملے گی جتنی کھجور جابجلی۔ اور جسکی میت آخرت کی ہوگی اور اس کے معاشے کو آسان فرما دینگے۔ اور اس کے دل میں غنا پیدا فرما دیں گے اور دنیا طرہ بھل کر اس کے پاس آئے گی۔" (مسند احمد، ج ۱)

لہذا اگر یہ مطلب ہے کہ مجاہدین کو جہاد چھوڑ کر بھیجی بازی یا کاروبار میں نہیں مشغول ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے جہاد کو دور ہوگا۔ ہر رزق کا مسئلہ اللہ تعالیٰ ہی جہاد کے ذریعے مجاہدین کو پاک و طلال رزق عطا فرمائیں گے۔ نیز عام مسلمان کو بھی بھیجی بازی یا کاروبار میں پھنس کر جہاد سے دور نہیں رہنا چاہئے۔ کیونکہ جہاد چھوڑنے میں تمام مسلمانوں کا نقصان ہے۔ جیسا کہ آج صورت حال ہے۔ مسلمانوں کے تمام وسائل پر بیوروہندو کا قبضہ ہے۔ تمام مسلم ممالک کی عوام کو انھوں نے اپنے سودی نظام میں جکڑ رکھا ہے۔ مسلمان دنیا کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور دنیا ہاتھ آگے نہیں دیتی۔ ہر آنے والا دن کاروبار اور بھیجی کے لئے بڑی خبر لاتا ہے۔ یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک اپنا حق حاصل کرنے کے لئے ہر یکہ اور ہر ملی اداروں سے جہاد نہ کریں۔ وہ اپنی ذات طاعت کے زور پر منواتے ہیں۔ سو ہمیں بھی جہاد کی قوت کے ذریعے اپنے دین اپنے وسائل اور اپنے لوگوں کی عزت کا دفاع کرنا ہوگا۔ ہم جہاد کر چکے تو اللہ ان بندہاں اور بیوروہندو کے سامنے اور بیوروہندو سے ہم سے محلات ہو رہے تھیں ان میں زائد چنگے۔ پھر ہمارے وسائل کو کوئی



### مقامی کے دوست و دشمن

اے بچے لوٹ کر ہو گئی نہیں پائے گا۔ نہ کوئی چارو سو رکھ ہو گا جو اپنا ہی نہ لال کر جائے ہو۔  
 وہ دن میں کئی مسلم ممالک کی مصیبت کی چوٹیں ہلا جائے۔ اس وقت کا آپ تصور کریں جب عالمی  
 بینکرز راک ٹھکڑے، روتھ شینڈ، سبے پٹی، رگن جیسے یہودیوں کی تمام دولت چھاپی کو ملے بغیر  
 میں ملے گی تو ہر دنیا کا سونا تو ان سود خوروں نے اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے عام مسلمانوں میں تقسیم  
 کر دیا جائے گا۔ جبکہ جہاد کے بغیر یہی ہو جا رہے گا کہ یہ خیر امت اپنے بچوں کے منہ سے حق و حقین  
 کر ان سود خوروں کو سود ہی عطا کرتی رہے گی اور سود ادا کرتے کرتے ہی اس دنیا سے رخصت  
 ہو جائے گی۔ تاہم اپنی محنت کی کماٹی ان کو دیتا ہے، کسان خون پسینہ بہاتا ہے لیکن..... اپنے  
 بچوں کا پیٹ بھی نہیں بھر پاتا۔





## تاریخ اسلام اور راجہ وفاق کے مسافر

ستیزہ کار رہا ہے ازل تا امروز  
چراغ مصطفوی سے شرار بولسوی

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہودی سازشیں یقیناً بہت طفرے تک گئیں۔ دنیا کا کوئی اور مذہب اسکا ایک حصہ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ عیسائیت کوئی نے کچھ کرنا نہ پال کے ایک خواب نے ہی ساری عیسائیت کا وجود جنوں سے اکھاڑ پھینکا تھا۔ جبکہ عالم اسلام کے خلاف ہونے والی سازشیں ماحتمالی مہلک وجوہات تھیں۔ تہہ در تہہ، پراسراریت کے وسیع پردوں میں چھپی، اوجھل و غریب کے لہارے اوڑھے، مصمصیت کا خنزیر پرے پر سہاڑے، مسلسل دین خلیف کے وجود پر پلٹ کر کرنی آ رہی ہیں۔ انکی دست و گریبائی کا اندازہ اس موضوع پر لکھی جانے والی ضخیم کتابوں سے لگا جاسکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں، دشمنان اسلام نے نسل در نسل محنت کی ہے۔ اپنے شیطان مشن کے لئے دن رات ایک کلا ہیں۔ لیکن انکی زندگی، تھوڑی، سکارا، عہد شکن اور دھوکہ دہی سے بھری پڑی ہے۔ انکی قربانیوں نے یہودی دنیا کو چٹک بہت کامیابیوں دلائی ہوں، لیکن انکے کردار کی کزوری، اخلاق کی پستی، اور شیطان مشن نے انکی تاریخ کو اتنا حقیقی کیا ہے کہ ساری دنیا انکی بدبو سے کراہت محسوس کر رہی ہے۔

جبکہ انکے مشائخہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام، عہد وفاق، امانت و صداقت اور وفا شدہ دہی کی ایسی حسین تاریخ رقم کر کے گئے، جس پر صرف مسلمان ہی نہیں ساری انسانیت فخر کر سکتی ہے۔ انکے کردار کی بلندی، اپنی حقوق، انور انسانیت کی فحاح و کامیابی کے مشن نے انکی سیرت کو ایسے معطر کیا ہے کہ محسوس کرنے والے تاریخ بھی انکی خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ جہاں تک کامیابی و ناکامی کا تعلق ہے تو اس میں بھی اولیاء اللہ (اللہ کے دوست) اولیاء اللہ ہیں۔ پر غالب ہی رہے ہیں۔ اگرچہ انکی کامیابی اولیاء اللہ ہیں، لیکن وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔



میں نے یہ سنا ہے کہ اس نے

اس دین کا صحیح ہر لٹ میں باقی رہا اس کے حق و سچ ہونے کی دلیل ہے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس دین کو انکی اصل حالت پر باقی رکھنے کے انتظامات فرمائے۔ اسلام دشمن قوتوں کی چاہ سے ہونے والی باتوں سے دفاع کے لئے یہ قوتیں جہاد کے فریضے کو قیامت تک باقی رکھنے کا انتظام فرمادیں۔ دلت کے ساتھ اس دین پر پڑنے والے فہم و آوصاف کر لے، اس کا پیروکار بننے کے لئے جو انتظام فرمائے کہ ہر صدی کے شراباں میں ایک مجدد ہو جو اس دین کو ترک و بدعت اور رسومات و طرقات سے پاک کر کے اسی حالت پر لوہا کرے جس پر نبی آفرماں صلی اللہ علیہ وسلم پھوڑ کر گئے تھے۔

اس دین و اس اصل حالت پر باقی رکھنے کے لئے ہر دور میں ایک ایسی جماعت موجود رہے گی، جو اس حق کے لئے اپنی جانیں دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گی۔ حق کو جاننے کے لئے انکو جان دینی چاہئے اور یہ سب کچھ اور جان دیکر مسلمانوں کو یہ جاننے کے کہ حق کیا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفة من امی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم الدیاما قال فیقول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فیقول امیرہم تعال صل بسا الیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء لکن ملة الله هذه الامة اصحح مسلم باب نزول عیسیٰ بن مریم ص ۱۸۸

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کی ایک جماعت حق کی خاطر قتال کرتی رہے گی، قیامت تک غالب رہے گی۔ فرمایا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تشریف لائیں گے، مسلمانوں کے امیر بنیں گے آئیے آپ ہمیں نماز پڑھائیے۔ عیسیٰ بن مریم فرمائیں گے۔ نہیں۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو، اس امت پر اللہ کے شرف کے خور پر۔

عن عثمان بن حصین قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لا تزال طائفة من امی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ظاواہم حتی یقاتل آخرہم الصبیح الدہانی، واما داود فیسید احمد، مستدرک حاکم، وقال صحیح علی شرط مسلم ولو یمر حواء واطفہ النعمی فی تلخیصہ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت حق کی خاطر قتال کرتی رہے گی، جو انکی مخالفت کریگا اس پر



## اسلامی دنیا کے دوست

غالب آئے گی، یہاں تک کہ اس جماعت کے آخری لوگ وچال سے قتل کر دیں گے۔

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا ملک اهل الشام قسلا حبرا فلی اھتبی، ولا تزل عطفہ من اھتبی یقتلون علی الحق ظاہرین لا یصلون من حائلہم او یخذلان من خذلانہم حتی یتقی امر اللہ الحدیث، ذکر تصدیق ۱۳۳۳ھ میں عساکر

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل شام ہلاک ہو جائیں تو پھر میرے امت میں خیر نہیں ہے۔ اور میری امت کی ایک جماعت حق کی خاطر قتل کرتی رہے گی، غالب رہے گی، وہ حق سے کٹنے والے کی پوا نہیں کرے گی، اور نہ کسی چھوڑنے والے کے چھوڑنے کی پوا کرے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے اور وہ اسی حالت میں ہو گئے۔

غالب رہنے کا مطلب

اس احادیث میں قیامت تک قتل کرنے والی جماعت کے بارے میں ذرا یہ بات صحت صحت اللہ صمد وسم سے یہ ظن کوئی کی گئی ہے وہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔

کیا اس غالب رہنے سے مراد ظاہری غالب رہنا ہے۔ یعنی قتال کے بعد فاتح ہونا؟ یا کچھ اور؟

اس غالب رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ جس حق کی خاطر قتل کریں گے اس حق کو برحق میں سمجھ چکے ہوں گے۔ لیکن ہے اس میں کچھ ظاہری فتح بھی مل جائے۔ لیکن اگر ظاہری طور پر قتال کے میدان میں فاتح نہ بن سکیں بلکہ مارے کے مارے شہید ہو جائیں اس صورت میں بھی اپنے دشمن پر غالب رہیں گے۔ جس حق کے لئے اٹھے تھے اس کو حق ثابت کر جائیں گے۔ ان کے دشمن انکے ہونے ہوئے باطل کو حق نہیں جانتے۔ جس طرح دیگر ادیان کے ساتھ ہوا۔ یہ دجائے باطل کے طوفانوں کے سامنے چن چن کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور طوفانوں کا رخ موڑ دیں گے۔ کبھی کبھی بھی سکتے ہیں اور دُوب بھی جائیں جب بھی حق تک اس طوفان کو پہنچنے نہیں دینگے۔ اپنے ہی دجائوں کے بارے میں شاعر نے کہا ہے:

ہم کیسے تیرا کہہ رہے ہیں چھو سائل دلوں سے

خود تو دُوب گئے لیکن سداً سداً دُوب طوفانوں کا

چنانچہ آپ دیکھیں گے یہ دجائے تاریخ اسلام کے افق پر جگہ جگہ جھلکتے ستاروں کے



### ماہی کے دوست

مانند چمک رہے ہیں۔ اور ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے کے مصداق آج تک یہ سمجھ چکی ہے۔ ایسے ہی انھوں نے قدیم سے تاریخ اسلام کو دیکھی ہے جو اپنے خونِ بکر سے اس مبارک درخت کی آبیاری کرتے رہے ہیں۔ مسموم شریعت میں خرابیوں کے باوجود اسلام کا اصل چہرہ، صاف و شفاف ہے۔ پورے حصوں، اندرونی و بیرونی پلکاروں اور اسلام کا لہروں اور جسے منفتوح کی منفتوح کے باوجود، چھوڑ دیاں گئے جانے کے بعد بھی چھوڑ دیں گے چاند کے مانند دکھ رہا ہے۔

### اسلاف کی یادیں

اس وقت جب کہ کڑا کے کی سہری بڑیوں تک میں گھس رہی ہے۔ مصیبت کی چادری نہیں کھیل اور بسنے کے باوجود جسم پر کھنکھناتی چادری ہے۔ آنے والے ہوا کا ہر جھونکا، رنگوں میں رینگنے لہو کی رفتار کو اور بڑے کڑا ہے۔ اور گڑھا، فوس ماحول کتنا اونچا کھینچتا ہے کہ کوئی، فوس آواز سنائی ہی نہیں دیتی۔ کبھی انہوں کی آوازیں آتی ہیں تو تہہ مصیبتوں کے خلاف میں پتلی کہ ملبہ بھی کھنکھناتا ہے۔

ایسے وقت میں جی چاہتا ہے کہ دلوں کو اسلاف کی یادوں سے ہی گرا دے۔ یہ کہہ کرے ماضی کے کسی بھی دور، راستہ چھوڑ دیاں خون کیسے گھلجی نہ ہو جائے۔ آج ان نظموں نے یہ کہہ کر دیا ہے جو اندھیری راتوں میں چاندنی خواہشات مارتے ہیں، تہہ میں اور نہ، لوں کے چراغ جلا کر کالہ گھڑی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کرتے رہے آئندہ ہیں انھیں اور چراغ شعلہ نے لگے تو۔ انھوں نے اپنا سوا اس میں چھوڑ دیا۔ اس کی لوگوں میں نہیں ہونے والا، فکر و نظر، ان میں لپکتے رہے۔ یہ سب کچھ کہہ کر بھی ان چرخوں کی نظر کر گئے۔

ان پاک ہستیوں کا ذکر، جتنے کڑے دل کی دنیا میں دولے پیدا کرتے ہیں۔ شاید آج بھراگی، راہن تاریخ چھوڑ کر ان عزیمت کے راستوں پر قدم رکھیں۔ اور وہ ہے جسے ایکے ایکے کھنکھناتی سانس لے کر رہے ہیں۔ انھیں یاد آئے کہ ان کے اسلاف کی زندگی کیسے گزاری ہے۔ پائل کے ساتھ کچھ معاہدہ ہے۔ یہ تو کڑے لگے ہیں بھی ہیں جو عزیمت کے راستوں پر قدم رکھ چکے۔ لیکن مرکز دیکھتے ہیں تو سواہست کھیں اور یہی کڑے کھڑے ہیں۔ ان کے حوصلوں کو تحریک سے راہن کی سرفروں کو مصیبت ہو کہ



### امام احمدی کے دستِ دھن

مزینت کے راستوں پر چلتے ہاتھوں کی تاریخ نگہی جائزہ ہے۔ کرائی سے انھیں ہر دور کی روشنی کی کرنیں اوجھارنا پڑی ہے۔ غلاموں کو حریت کا حق انہی ہتھوں سے ملتا ہے اور حریت پسندوں کو انھیں گھٹنے کے خم سے انہی غلامانہ قدم سے ملے ہیں۔

یہ بڑا کم ہمتیوں کا صلی اللہ علیہ وسلم کے جرات میں سے ہیں جنہوں نے ایک دہم دینا کی تمام شیعہ فنی قوتوں کا ایک وقت مقابلہ کیا اور اس حریف کو اس حال پر قائم رکھا جس پر کئی سو برس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو چھوڑ کر گئے تھے۔ نو اسیر سولی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کے سامنے نہ بٹھانے کی کج فہمی سے ذاتی کہ عاشقانِ رسول نے پھر بھی اس مسئلے میں عقلِ دلوہ کی سن کر ہی نہادی چتا چم کوئی صرف ایک فقہی مسئلے کی خاطر کوزوں کی خبریں پر ہلکا گیا۔ تو کسی نے حکمرانِ وقت کے خلاف لڑائی کرنے والوں کی مدد کر کے قید و زندان کی صعوبتوں کو اپنے سے چند کیا۔ اور اس قید سے جنت کی دستوں کی جانب ہر روز ہوئے۔ کسی نے امت کے عقیدے کی حفاظت کے لئے پڑی وجہ والی۔ تو کوئی لوگ گلز چھوڑ کر ہاتھوں کی جانب پڑا کریمہ کسی کو کاٹا۔ دہوئی۔ بھگتی مسافروں میں پرویا گیا تو کسی کو تپے اور لوہے کے خول میں زندہ جھست کر دیا گیا۔ کوئی شیروں سے اٹھا اور پرانوں اندھی ہاتھوں اور داغوں کو اپنے خون سے رنگا رنگ کر گیا۔ ایک شیخ اپنے تمام سریدوں۔ کل سرمایہ حیات۔ انکسار دنیا کی اس طاقت کی سامنے ہاتھ کھڑا ہوا جسکی مصلحت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔۔۔ سرید بھی کیسے۔۔۔ کراکے پھر یہ صلی علیہ وسلم ہی رہا تھا۔ خاتما ہوں اور مدد میں سے اٹھے اور میدانِ جہاد میں لگے تو دن کا پانچ۔۔۔ لٹاؤں کی سائیں دک گئیں۔ عالم بکھے میں آئندہ۔ کرا کر یہ جماعت ہی شہید ہوگی تو یہ صلی علیہ وسلم کون چھوڑے گا۔ قصیر مدد سے۔ اللہ ہی وقت کون بکھڑے گا۔ کسی نے ایک مہمان کی خاطر غصہ دیا۔۔۔ جماعت مصلحت کو کھاتہ دار کر مٹا کر پڑاؤں میں آباد پائی کو ترجیح دی۔ تو کسی نے شہزادگی کی چھوڑ کر۔ "حریت" کا قیاد کیا۔

ان غلاموں کو قید کے شیعہ اور میدانِ کار و بار شہزادے الگ رہے لیکن ایک بات ان سب میں مشترک پائی گئی۔۔۔ وہ ہے۔ حق کو بیان کرنے یا حق پر عمل کرنے میں کسی ذرہ خوف کی پروا نہ کرنا۔ باطل کو باطل کہنے میں کسی مصلحت کو قرب نہیں چھٹکے دیا۔ اپنی خواہشات خواہ دینی ہوں یا دنیوی۔ ان پر اللہ کی رضا کو ترجیح دیا۔ اللہ کی رضا اگر ساری ساری راستہ حدیث چھوڑنے میں تھی تو آٹھ بچے کائے بغیر قال اللہ قال الرسول سے انہیں وہ شیا نہیں کے دوس پر چمکے لگاتے رہے۔۔۔ پھر اگر اللہ کی رضا سب دوس چھوڑ کر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے،



## سُورۂ مَدِّیٰ کے دوست و دشمن

زب پینے، پالنے اور کو چم پینے میں ہوئی تو بد نہ بد کر اس رضا کے حصول میں کوشاں ہو گئے  
فقط پڑھتے رہے قرآن و سنت سے ساری کا استنباد کرتے رہے لیکن اس لئے کہ اس میں  
نیک و بد نہیں، کچھ بد قسمتی اُٹھنا تو ہمارا ابن مسکین پر عمل کرنے کا طریقہ اپنے مقلدین کو  
سمجھ گئے

اہل اللہ تھے کہ خلق خدا اللہ تعالیٰ تعالیٰ و رہیں وہیں کو ذرا صلہ سے ہمارے دل کے  
نہ نہ لوں میں بھیجی دنیا کی محبت کو یہاں کھینچ کر پھینکے کہ بدو علم آخرت میں ہی ذرا رہتا ہے  
کوتوں (غیر اللہ) کی محبت سے پاک کر کے ان میں تو حید کی لذت بھرتے ہیں سے بدو صرف  
اپنے رہی کا ہو رہتا۔ محبت کے سمندر میں محبوب حقیقی سے ملاقات کا طوق کچھ اس طرح موبہیں  
دنا کہ صاف کی طلب میں محبوب کے دشمنوں کی صفوں کو چرتے ہی چلے جاتے۔

ان غافلانوں میں بیٹھنے والوں کی ہر آن و بھاری اس درجے کی ہوئی کہ حکمران وقت مل  
کر دھرتے حکمرانوں کو خیر کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے میں بھی مصلحت کو محسوس بھی کی  
چہ درجہ میں ہو جائے۔ بلکہ دشمن سے اپنا حق کو جان کر رہے۔

صفوں یہاں قائم ہوتے ہیں کہ یہاں اب جاتے ہیں  
اس کا یہ فقیری کے آگے شاہوں کے گل جھک جاتے ہیں

اہل عزیمت کا تا کر اس لئے بھی رنگ ہے کہ حضرت مہدی کے دوست وہی جوں سے  
ہیں چائیں گے جو عزیمت کے پر خوار اور ریل سے سائے راستوں کے وہی ہوں گے۔ دین حق کے  
لئے انھوں نے اپنے اپنے میدانوں میں انگاروں پر چل کر دین کا حق ادا کیا ہوگا حضرت  
مہدی کو پالنے اور قائم حق میں شامل ہو جانے کی رپ میں نہ جالے تھے خون کے دریا اور  
انگواروں کے سمندر عبور رکھے ہوں گے.....

اسلاف کی تاریخ پڑھتے اور اپنے اس موجود دور کو دیکھتے۔ جنھوں سے دشمن اور دشمن کی  
بیادوں کی شدت دیکھتے کہ یہ سب بڑے مظہر استخوان ہزاروں سے اکٹھے چلے جاتے  
ہیں۔ مہرچندوں کی کیا بداد اس بد کا طولان ہے کہ دشمنی کے دھارے بھی کسی بدصورت  
شخص سے چرائے تھے تھے ہیں خود آرمورا اور اناری ملحقوں کا کیا آثار جب نہ بد و خود دین بھرا  
تو یہ کہتے دے دے بھی نہ پھر نہ طوفان کے طہر چلنے کا انتظار رہا ہے ہیں

ایسے وقت میں بچھو جاتے ہیں جنھوں نے علم نہا ہے کہ اس صفوں کے بیٹے چہ سوار ہو کر  
محسوس پر پہنچا جانے گا۔ جنھوں نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ حقیت یہ ہے کہ اس کی سرکشی



### میاں حسینی کے دوست دشمن

طوفان کو کچلنے دیا جائے۔ اگلے سنوں میں انجمنِ طوفان باطل کے ہر طوفان سے نگران کا رخ سونے کا رادہ کر چکا ہے خواہ انکو ڈوبنا پڑے۔

اہل حق کے قاتل کے یہ اللہ والے۔ شیخ اسلام کی مخالفت کے لئے رسالتِ محمدؐ کی لڑ میں اپنی آہیں اور سسکیاں جلا رہے ہیں۔ اندھیرے دھبہ بڑھتے گتے ہیں۔ تاریکیاں گہری ہو جاتی ہیں تو یہ اپنی طوہشات و فتنائیں اس کی نظر کر کے انکی لوگوں کو بڑھاتے ہیں۔ آج اس صفت کی لگت میں، غیرت و حیا، صدق و وفا اور قربانی جیسے الفاظِ انبی کے دم سے ہاتی ہیں۔

ہر سب کو کھنسی کی عمر میں۔۔۔ یا مسجدِ شباب میں۔۔۔ یا حلقی جوانی میں کس کے لئے؟ کوئی کہاں سے آیا کوئی کہاں سے۔۔۔ نہ ملاقات ایک تہذیب۔۔۔ صرف اللہ کے دین کی سرحد کی کے لئے۔ اس امت کی صلح رفتہ واپس لانے کے لئے۔ اسلام کے دشمنوں سے مسلمانوں کا دفاع کرنے کے لئے۔۔۔ لہذا ہمیں سوچنا ہوگا کہ انکے ساتھ ہمارا رویہ کیا ہے؟ ہمیں سوچنا ہوگا کہ اب تک ہمارے ساتھ رہے یا انکے دشمنوں کے ساتھ۔۔۔ انکو ٹوٹی پہچانی ہو رہی ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ماضی کے نفوسِ قدسیہ کی طرح دلوں میں انکی عظمت پیدا کریں۔۔۔ تاریکی کے سمندروں میں اوسپر بننے کے بجائے، ان سے ہمالے قرض مانگیں۔۔۔ صحت جواب دے گی ہے تو جو صحت اوجھار لے لیں۔ دوسروں، شکوک و شبہات اور بے چینی کی گھاؤں نے آنکھیں اچھڑائی تو ہمیں حکم اور ایمانی بصیرت ان سے حاصل کر لیں۔۔۔ اگر کوئی مصلحت ہو گئے ہر عزمِ معصوم تو ان سنوں سے بچنے ملا لیتے، جن میں عزمِ مسلم، عملِ قائم اور کوئی مصلحتی۔۔۔ بھلیاں بھری ہیں۔





## حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ..... حق گوئی و بے باکی

آنکھیں جہاں مرداں حق گوئی و بے باکی

اللہ کے شہیدوں کو بھاتی نہیں روہاں

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہؒ اپنے جیسا ہوئے۔ آپ کی والدہ اہم اموات میں ام سعدہ رضی اللہ عنہا کی ہمدی تھیں۔ چنانچہ جب انکی کسی کام سے آپ کی والدہ گھر سے باہر جاتیں تو اہم اموات میں آپ کو اپنی گود میں لے کر پہلائی دیتیں۔ اور اپنا دودھ بھی دیتیں۔ انکی آپ بھی ہوتا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کو باہر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بھیجتی تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو گود میں لے لیتے اور آپ کے لئے دعا کرتے۔

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو گود میں لیا اور آپ کے لئے دعا کی اللھم لفقہ فی الدین وحبہ الی الدائم (اے اللہ اس (بچے) کو دین کی سمجھ دے اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دے)۔ (برہان ۵۹۰، ج ۳ ص ۵۹۵)

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعائیں اور اموات میں ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی پرورش کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہؒ کو علم کے کڑاٹنے، فصاحت و بلاغت، حق گوئی و حیا کی اور دین کی سمجھ عطا فرمائی۔ آپ نے معاشرے میں پیدا ہونے والی غریبوں کو محسوس کیا۔ خدائی رجہ مسلم سوسائٹی کو انھیں کی طرح چاہت تھا تاہم یہ سب کو قبول کر جان کیا۔ اپنے مواضع میں منافقین پر تادیب تو فرماتے تھے، حق کہنے میں کسی خوف کو خاطر میں نہ لاتے۔ جو ناجائز ہوسٹ جیسے سلاک کے سامنے بغیر کسی لگی لپٹی کے حق بات کہتے۔ ایک موقع پر فرمایا "خدا کی شان اس امت پر کیسے عظیمی غالب آگئے ہیں، رجہ ہرے کے خود غرض ہیں۔"

اہل زمانہ پر تصور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ہائے افسوس! لوگوں کو امیدیں اور خیالی منصوبوں نے غارت کیا۔ زہنی و فنی ہیں مگر کام نہ دیتے ہیں۔ علم ہے مگر (اس کے تقاضوں کو) پورا کرنے کے لئے (ممبر نہیں) ایمان ہے مگر جہنم



وہ ساری کے دوست تھے

سے خان۔ آئی بہت نگر آئے ہیں مگر وہ غائب ہوئے۔ آئے جانے والوں کا شور ہے مگر ایک بندہ کا طعنا  
یہ نگر نہیں سمجھتا جس سے دل لگے، لوگ داخل ہوئے اور نکل گئے، انھوں نے سب دیکھ چکے ہیں  
پھر نگر کے انھوں نے پہلے حرام کیا پھر ای کو حلال کر لیا تمہارا دین کیا ہے؟ زمان کا ایک  
پانی رہا۔ شروع چھانچا جاتا ہے کہ کیا تم روزِ سب پر ایمان رکھتے ہو؟ تو جواب دیتا ہے کہ ہاں ہاں۔  
زمانہ آج پھر کی حسن بھری کا منتظر ہے۔ جو من ظہین دور ان میں پہچے غنائی کی نشاندہی  
کر سکے۔ حرام میں حلال کرتے، ہیبت اللہ کے اندر گھسے، اور پکا سمسار ہونے کا دعویٰ کرتے  
غنائی سے بھرے دلوں کو کوئی کہہ سکے کہ اسے متاثر ہو؟ تمہارا غنائی تمہارے حرام اہل پر غالب ہے  
نورِ حق ساری عمر ہیبت اللہ کے خلاف سے چھٹے رہو۔ تم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو  
چھوڑ کر ان کے دشمنوں کی مدد کی ہے۔





امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

(۶۰ھ - ۱۵۰ھ بمطابق ۶۹۹ء - ۷۷۱ء)

تھے تو آپ وہ تمہارے محترم کیا ہو

ہاتھ پے ہاتھ رکھے مسکرتہ قرار ہو

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شیخ عیسیٰ کو قفس میں بند ہوئے۔ عیسیٰ عظیم مامل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم، صحابہ سے ملاقات کا شرف بخشا۔ ان صحابہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، مہدی بن ابی ہاشم، بطل بن سعد الساعدی، ابو الطحیل رضی اللہ عنہ، عمار بن الدکھل رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے۔ اعد ذکر نعدان لنا ان ذکرہ

هو المسک ما کمر و لہ بطحوع

ترجمہ: ہمارے سامنے نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کا ذکر ہمارا کیجئے۔ کیونکہ ان کا ذکر مسک ہے کہ بتا دیا اُن کی شہادت دیتا ہے۔

عمری مرتبہ حضرت سلیمان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور مہدی بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ان ابو حنیفۃ اللہ لعل الارض فی زمانہ (ابو حنیفہ اپنے زمانے میں دوسے زمین پر سب سے بڑے تھے۔)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں لکھتے ہیں "واما الخلفۃ والتدلیق فی اثری و غوامض قلوبہ العتیمی و اللہ اس علیہ عدا فی ذلک و سر علوہ و علوہ۔۔۔ ترجمہ: جہاں تک تعقل، فہم، وقت، راست اور ان کی باتوں کا ہے تو ان کی باتیں ہیں۔ اور لوگ ان سلسلے میں ان کے خیال ہیں۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا ہے "قال حنفی بن غیاث "کلامہ امی حنیفۃ ادق من الشعر لا یعبہ الا جاهل و سر اعلامہ"۔۔۔

ترجمہ: حنفی بن غیاث نے فرمایا "ابو حنیفہ کا کلام بال سے زیادہ ہر ایک کے لئے قابلِ جان ہے"



## ماہنامہ کی کدو سب سے خوش

اس میں حب جوئی کر سکتے ہیں۔ (ایضاً)

جبر پر رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے ملے ہوئے کہ کہ ابو حنیفہ کی مجلس میں بیٹھا کہ غیب میں ہوا گئے۔  
اگر ہوا ہم غیبی زندہ ہوتے تو وہ بھی کئی مجلس میں بیٹھتے۔ (ایضاً)

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن پاک قسم کیا۔ ہر رات ایک رکعت میں قسم قرآن کیا کرتے تھے۔

چالیس سال تک عشاء کے وقت سے فجر کی نماز پڑھتے رہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے یہ روایت کیا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ رات کو نماز پڑھتے تھے اور ہر رات ایک قرآن قسم کرتے تھے۔ انکا روتے تھے کہ انکے چار سو کوئی کون پر ترس آتا تھا۔ آپ کی وفات اس جگہ ہوئی جہاں سفر ہزار مرتبہ آپ نے قرآن قسم کیا تھا۔ جنازہ میں انکا جہوم تھا کہ چھ مرتبہ نہ بچنا زہاوا کی گئی۔ (لہذا یہاں)

و الحمد لله علیہ ۹ ص ۳۰۶  
والاولیاء الاطکباء والتمسجد وکثرة الصلاة والیوم اللیل والصبح الاسلام للہی  
رحمۃ اللہ علیہ ۹ ص ۳۰۶

آخر میں امام ابی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "العباد اہی حبیبة وحی اللہ عند منالہ لا یحصلہا هذا الصریح"۔ (یہ تاریخ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات و حالات کی تفصیل نہیں ہو سکتی)  
امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا طہی مقام، آپکا زہد و تقویٰ مشہور ہے اسے احتیاط اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی احتیاط کا انداز اس واقعے سے لگا ہوا سکتا ہے۔

ایک مرتبہ کدو میں کسی عورت کی بکری گم ہو گئی۔ اسکا کدو پتہ نہ چل سکا۔ لہذا امام صاحب نے اس وقت تک بکری کا گوشت نہیں کھا یا جب تک اس بکری کا طہ نہیں ہو گیا کہ وہ بکری مر چکی تھی۔ اس اندیشے سے کہ پتہ نہیں وہ بکری کسی سے کات کر بازار میں بیچ دی ہو۔  
انکار دیکھتے انکوئی انسان صرف شہ کی فدا پر کتنے دن گوشت کھانے سے رکا رہ سکتا ہے۔ جلد یا  
جلو یا بکری مرے ہو تو پتہ پتہ ہے؟

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال تک بکری کا گوشت نہیں کھا یا۔ سات سال بعد جب علم ہو گیا کہ وہ بکری مر چکی ہے تب گوشت کھا تا شروع کیا۔ ایک طرف آپ کے مہی



### امام احمدی کے دستِ حق

کہتا ہے اور دوسری جانب حق گوئی، استقامت و صبر یا المعروف اور نبی میں اُلٹ کر، جہاد فی سبیل اللہ اور غزواتوں کے ساتھ کیا روپیہ و پادِ طیبہ ایچ جعفر منصور آپ کو کاغذی اقتضا بتانے کی بار بار پیش کش کرتا رہا۔ لیکن آپ نے اس کو بھی قبول نہیں کیا۔ اس کے بدلے آپ قبول نہیں کرتے تھے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ..... جیل میں تشدد

ایک دن منصور نے قسم کھائی کہ آجکامبدہ قبول کرنا پڑے گا۔ اس کے جواب میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ میں مبدہ قبول نہیں کروں گا۔ منصور کے دربان نے کہا۔ ذرا دیکھو تو امیر المومنین قسم کھا رہے ہیں اور آپ بھی قسم کھاتے ہیں۔ جواب دیا امیر المومنین اپنی قسم کا کفارہ دیا کرنے میں مجھ سے زیادہ کارور ہیں۔ (امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ منصور نے جیل میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اور جیل سے جواز ملنے۔ یہ بھی نہا جاتا ہے کہ منصور نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے چالیس افسر عید طوسی کے حوالے کر دیا تو۔ عید طوسی نے کہا "امیر المومنین جس شخص کو بھی میرے حوالے کرتے ہیں تو مجھے عہد دیتے ہیں کہ میں اس کو قتل کروں گا یا تو قتل کا سبب دوں یا تشدد کروں۔"

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی متانت سے جواب دیا "جو شخصیں عہد ہوا ہے اس کو جہاد کی

ڈالو" (جہاد)

فقیر ابو محمد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جیل میں سخت تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور جیل ہی میں انتقال کر گئے۔" (جہاد)

ہشام بن عبد الملک کے دور میں خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چار ائمہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے چارے ملازمین علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ہشام کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت و بہادری دیکھتے۔ کچلے امام حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت کرتے تھے۔ آپ نے ان کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجے اور حاضرین کو دیکھتے پر حذر دے کی۔ اس کے بعد بنی حسن میں سے حضرت محمد بن افضل اللہ کی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں اور ان کے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ نے کوفہ میں منصور کے خلاف جہاد کا علم بلند کیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں محمد بن افضل اللہ کی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ میں ابراہیم بن عبد اللہ کی حمایت کی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ کو بھی ان کی خدمت میں بھیجی۔ منصور کے فوجی افسر حسن بن علیہ کو ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ کرنے سے روک دیا۔ چنانچہ اس نے طیبہ



امام احمد بن حنبل کے دوست و رفیق

سے معذرت کر دئی۔ منصور نے امام صاحب کے خلاف جو انگلی کاروباری کی اسے اصل سبب یہی تھا۔ اس نے جہانم جہ سے انکار کو بتایا۔ آپ پر قتل میں سخت تشدد کیا گیا۔ پھر زبردستی اور جہاز و قتل سے نکلا۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ قتل سے نکلا کچھ بہت آسوں ہے لیکن دارا سوچنے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ قتل سے نکلا۔ صفہ ذہنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”کسوفی شہید“ یعنی شہادت کی موت پائی۔ بگے بار سے علی بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”لو وزن علم الامام ابی حنیفہ بعلم اعلیٰ زمانہ لو جمع علیہم“ کہ اگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا علم ایک ہزارے میں اور اگلے دور کے تمام لوگوں کا علم دوسرے ہزارے میں رکھ دیا جائے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہزار اچھا رہی ہوگا۔ (سیر حاشیہ ص ۶۳)

وہی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جنگ ہم نام لیا وہی۔۔۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم انکی تعظیم کرتے ہیں۔۔۔ انکے منقب۔۔۔ انکے فضائل اور انکے مسائل پڑھتے پڑھاتے ساری زندگی گزار پائی ہے۔ پکائی بھی سوچ تو ہوتا آخر کیا پڑھی۔ کیا اور تھا۔ کبھی تو اس قسم تھی کہ یہ صاحب میں صفہ مربیوں کے بھائے قیو عثمانی کو اختیار کیا۔ آپ نے کیا فرق پڑھا تھا جس نے کسی تاویل یا تفسیر جڑیے کا سہرا لٹکیا اور آخری عمر شاگردوں کے جلو میں گزارنے کے بجائے، زندان کی بھی میں جھونک گئے۔ مسودہ دس کی اہمیت بھی مصلحت و سخت کا لہارہ اور جھ کر سامنے آئی ہوگی اور سمجھنے کی کوشش کی ہوگی کہ ظہیر وقت کے خلاف خروج کو کس طرح جائز قرار دیتے ہیں۔ ہاں مسودہ نوں کی آپس کی لڑائی ہے آپ فقہ پڑھاتے رہے اور خاموش ہو جائیے اہمہ و قبول کرنے میں کیا حرج ہے۔ دوہی اسلامی خلافت کا عہدہ تھا۔ لیکن خلافت (نعمان ابن ثابت) کے فرزند کے قدم خلافت ہی رہے۔ ایک بار جو ”نہ“ لکھی ہوئی تھی۔ جان سے گذر گئے لیکن ”نہ“ کو ”ہاں“ میں تبدیل نہ کیا جاسکا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ آپ کا یہ رویہ ایسے دور میں تھا جو غیر القرون میں شمار ہوتا ہے۔ خلافت قائم ہے۔ ہر طرف اسلام کا کمال ہلا ہے۔ اسلامی حدود، ہادی و ماری ہیں۔ مسلمانوں کی جان و مال عزت آیدہ کو کافروں سے خطرہ نہیں ہے۔ اور ظہیر بھی آج کے حکمرانوں سے گزراں و دجہ پھرا، جس نے نہ اقلیت صلوٰۃ کو معطل کیا ہے نہ اقلیت جہاد کو۔ تصور کیجئے اگر



عالمی سطح پر

امام صاحب کو طعن ہو جانے کا نکتہ عام لوہا کا قرون کی خدائی میں رہتے ہیں۔ ان کے ہاتھ سے یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کی طاعت کے جواز ملے تھے ہیں۔۔۔ پھر ان پر فقر بھی کرتے ہیں کہ وہ بنی دین کی خدمت کر رہے ہیں، قیامت کے دن مگر ہمارا گریبان پکا لہو کا کیا ہوگا؟ جس ماہ کو قرون ہوں گے تھیں ان میں طعن نظر آنے لگا۔ ان کے خلاف چہا کرنے والوں کا عملی ساتھ دینا، گریبان پتہ ہے کہ ان کی تہذیب کرنے والے ہندوستان میں ہندوؤں کی خدائی پر ماضی ہیں، ان کی تہذیب کرنے والے (دارالمغرب) امریکہ و برطانیہ میں برپائش اختیار کرتے ہیں اور چہا نہیں کرتے، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے طواغیت کو اپنا امیر تسلیم کیا ہے اور ان کے خلاف خودی کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اللہ کے دشمنوں کی مدد کرنے والوں کے حق میں امام صاحب کے ہاتھ سے دلائل ملتے ہیں۔

اسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی تہذیب کرنے والوں کی سوج ہے کہ قیامت میں ان کو کبھی تہذیب کا کس طرح سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکہ کی طاعت پر ماضی ہونا۔۔۔ اسلام کے خلاف بھیجی گئی جنگ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی صف میں کھڑا ہونا۔ یہ تاویلات کا سہارا ہے کہ ایسے شخص سے بحث کی جائے گی کہ جسے تقبی امر اور موزی دنیا معترف ہے۔

پھر ایک بار پڑھیے۔۔۔ اور دل کی آنکھیں کھول کر پڑھیے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا جنازہ کھل سے لگا کر گزے گئے اور سخت لڑائی میں سہ کر اپنے محبوب جنتی سے جائے۔

زمین و آسمان کی وسعتوں کے برابر اللہ کی رحمتیں ہوں نعمان ابن حارثہ، ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ پر جنہوں نے اپنی زندگی قربان کر کے شریعت کی آبرو کی حفاظت کی۔ آمین۔





## امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

قہار سے عزم سے ملتے ہیں جو صلے ہم کو

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۱ھ مطابق ۸۴۵ء میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ وراثت سے پہلے آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ والدہ نے انتہائی محنت اور عرصہ مندی سے پرورش کی۔ بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کیا۔ علوم دینیہ میں انھوں نے حدیث کی طرف خصوصی توجہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیر معمولی قوتِ حافظہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ فقہ میں اللہ تعالیٰ نے انکا بلند مقام عطا کیا کہ آج تک عالم اسلام میں آپ کا فقہ زائد ہے۔ حدیث میں آپ کی "مسند احمد بن حنبل" ایک عظیم کاوش ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۱۵۰ھ - ۲۰۴ھ مطابق 767-820ء) نے فرمایا "محبو جنت من بعدنا وما عطلت بها الفیء والفقہ من بن حنبل (میں نے اس حالت میں بغداد چھوڑا ہے کہ وہاں احمد بن حنبل سے بڑا کوئی متقی ہے اور نہ فقیر۔"

مسند دس پے بیسے تو طالبانِ حدیث پر دانوں کی طرح آپ کے ارد گرد جمع ہونے لگے۔ آپ کے دروس میں سامعین کی تعداد پانچ پانچ ہزار ہوتی تھی۔

خود داری میں اپنی مثال آپ تھے۔ کئی غلام اور نحرانِ وقت کا کوئی عطیہ قبول نہیں کیا۔ تواضع و انکساری اتنی کر تھی کہ شیخ (۱۵۸ھ - ۲۳۳ھ مطابق 775-848ء) جیسے امام کو کسی دے دیتے ہیں:

"ما رأیت مثل احمد بن حنبل صحیحہ محمد بن سید ما النحر علیہا بنی معا کدان فیہ من الصلاح والخیر (میں نے احمد بن حنبل جیسا شخص نہیں دیکھا جس کے ساتھ بچاؤ سر رہا انھوں نے ہمارے ساتھ کئی مصلحتوں اور محاسن پر فخر نہیں کیا)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور فضائل و خلق قرآن

علیہ السلام الرشید (دور خلافت ۱۹۸ھ - ۲۰۴ھ مطابق ۸۱۲ھ - ۸۴۵ھ) ہم جی قتلے اور عقلیت سے مرعوب تھا۔ ان کے دور میں معتزلی طبقہ فکر نے بڑی تقویت پائی۔ معتزلہ کو اس وقت کا



### مقامی کے دست و پاؤں

دانش لیال ہفت بھیا جاتا تھا۔ یہ لوگ ہر چیز کو عقل پر پرکھنے کے قابل تھے۔ (پاور ہے کہ موجودہ دور کے مآثرین اسلام کے مظہر دار مسیحین مکالم نگار اور جدید جامعات کے پروفیسر حضرات آج کے معزول ہیں جو دین حکم کو عقل پر پرکھنے کے بعد تسلیم کرتے ہیں اور اگر کوئی حدیث یا حکم الہی چھوٹی سی عقل میں نہ آئے تو یہ انکو رد کر دیتے ہیں۔)

معزول نے نئے نئے اختراعات کے ذریعے امت مسلمہ کے حق و باطل کو پارہ پارہ کیا۔ اسلام دشمن طاقتیں عام سے مسئلے کو علوم کے سامنے اس طرح پیش کرتی جیسے اسلام میں سب سے اہم مسئلہ یہی ہے۔ یہ علمی اور فسطائی بحثوں کو نظریاتیات کا مسئلہ بنا دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارے میں ایسا ایسا اعتراضات لوگوں کے ذہنوں میں ڈالتے کہ لوگ پریشان ہو جاتے۔

اسی طرح ایک مسئلہ انھوں نے یہ اٹھایا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ معزول قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل تھے۔ انکو کوسید و ہمت کی سرپرستی حاصل تھی۔ جبکہ انکے مقابلے میں محدثین و فقہاء کا کردار تھا جو اہل سنت و الجماعت کی نمائندگی کر رہا تھا۔ اہل سنت قرآن کے غیر مخلوق یعنی اسے کلام الہی ہونے کے قائل ہیں۔ سازشی عنصر کا اصل مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے قرآن کی عظمت و اہمیت اور اس کا سرب و مقدمہ نکال دیں تاکہ یہ امت جدید کے سر قبضے سے علی گت کر دیا جائے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت اس غلطی کے دور رس اثرات دیکھ رہی تھی۔ چنانچہ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے کے لئے صحابہ کے عقلی قدم پر چلتے ہوئے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب کچھ قرآن کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

ماہون نے خلق قرآن کے مسئلے کو بہت اہمیت دی اور قرآن مجید میں والی بلحاظ اسمائے حق ابراہیم کے نام ایک تفصیلی فرمان بھیجا۔ اس میں محدثین کی شدید مذمت اور حقیر کی گئی تھی۔ انکو خلق قرآن کے عقیدے سے اختلاف کرنے کی وجہ سے توحید میں ناقص و مردود و اضمحلال اور شر پند قرار دیا گیا تھا (آج کے معزول باطل کے سامنے نہ جھکتے واپس کو شر پند اور بدعت گرد کہتے ہیں کہ حاکم کو حکم یہ گیا کہ جو لوگ اس مسئلے کے قائل نہ ہوں انکو انکے عہدوں سے معزول کر دیا جائے۔ انکے بعد ماہون نے اور فتنی کی اور سرکاری ہالکوں اور اہل صم کے لئے بھی اس مسئلے میں معزولوں کی حمایت کو لازمی قرار دیا۔ یہ کیا۔ اسمائے حق سے بڑے طاہر کو بیخ کیا اور ان سے اس مسئلے پر گفتگو کی۔ اس نے یہ گفتگو کھوا کر ماہون کو بھیج دی۔ ماہون یہ سب چاہ کر خست طیش میں تو اور ان صفا میں سے۔ بشر بن الولید اور ابی اسیم بن الولید کے قتل کا حکم دیا۔ جبکہ باقی کے بارے میں لکھا کہ جو اپنی رائے سے رجوع نہ کرے انکو پانچواں۔ اس کے پاس بھیج دیا



ہے۔ ان کل خلع کی تعداد تیس فی تھی۔ لیکن ان میں سے صرف چار اپنی رائے پر قائم رہے۔ یہ چار حضرات امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، چارہ قوادری بنی ہاشم رحمۃ اللہ علیہ بن حنفیہ بن جابر بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف، برقی تیسرے دن اپنے ساتھ سے دستبردار ہو گئے۔ جبکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ آخر تک اپنی رائے پر قائم رہے۔ چنانچہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ بن حنفیہ کا جھگڑا بنی ہاشم کے جگڑ کر ماموں کے پاس محسوس (موجودہ ترکی کا شہر) روانہ کر دیا گیا۔ شاہد جھگڑا بنی ہاشم کے پاس انکی ہی مبارک کاپیاں چھٹنے کے لئے نکالی گئی ہیں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے میرا انھیں دوسرے مقامات کے علو، انکی جگہ، انکی یہ حضرات رہتے ہیں جیسے کہ ماموں کی موت کی خبر ملی۔ چنانچہ ان تمام حضرات کو حکم بغداد کے پاس بغداد واپس روانہ کر دیا گیا۔ راستے میں محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کا انکال ہو گیا۔ ماموں کے بعد معظم غلیظ باد ماموں نے اپنے چالیسین کو حنفیہ قرآن کے مسئلے میں خاص وصیت کی تھی کہ وہ اس کی تعمیلات پر عمل کرے۔ چنانچہ معظم کے سامنے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو حاضر کر کے لے لیا گیا۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حاضر کر کے لے لیا گیا تو چار چار چیزیں اس کے پاؤں میں بڑی ہوئی تھیں۔ تین دن تک مناظرہ ہوا لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدے سے پیچھے نہیں ہٹے۔ حاکم بغداد نے دھمکیاں دیں کہ اگر تم نے بات نہیں مانی تو سخت لعنت دی جائے گی اور انکی جگہ اعدا جائے گا جہاں بھی سورج اٹھی نہیں آئے گا۔

چنگے دوس میں آخرت کے سوا سوائے ہوں، چنگے بیٹے نور نبوت سے روشن ہوں، اس کے لئے دیا تھیں بیٹے کی دھمکی یا سورج کو ترس جانے کا خوف کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لہذا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کئی دھمکی سے مرعوب نہ ہوئے۔ پھر سے اور بار میں سرکاری علو، دستبردار کے ساتھ مناظرہ کرتے رہے۔ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہی باب ہوتا کہ جو حکم کہہ رہے ہو اس پر قرآن و سنت سے کوئی دلیل لاؤ تو میں ہاتھ دو جاؤں گا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت و ہدائی نے غلیظ معظم کو بھی چار کر رکھ دیا اور وہ آپ کے معاملے میں نرمی نہ لگا۔ اس نے امام صاحب سے کہا کہ اگر آپ میرے پیش رو کے ہاتھ نہ لگتے تو میں آپ کو بالکل نہیں پہچانتا۔ لیکن اور بار میں علو، دستبردار کو غیرت و لائے رہے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ معظم اپنے بھائی ماموں کے مسلک سے ہٹ گیا ہے۔



سرکاری طور پر مطابقت کی بھی بھجوری تھی کہ اس کے پیچھے کا ایجنڈا من وہی سرمایہ بننا تھا، جو اس مسئلے میں حکومت کی حمایت کرنے کے بدلے اس کے حصے میں آتا تھا۔ انھیں قرآن و سنت سے بھرا ہوا فرض تھی، اس کے سامنے صرف ایک مقصد تھا۔ خواہشات کو پورا کرنا، دنیا کی لذتوں سے لطف اندوز ہونا، انکو تہمتی مہر میں کے حوزے کو نشانہ اور سرکاری دربار سے ملنے والے درہم و دینار سے اپنے گھر کی گجریوں کے ساتھ مل جاتے رہتا۔ انھیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ تاریخ اس کے بارے میں کیا کہے گی، مائے اہل فطرت انکو کس طرح یاد کریں گی، اور اس وقت میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ کس حال میں کھڑے ہو گئے، مائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ پڑھنے والوں کے ساتھ؟

آخر قیصر نے روزِ معتمد نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ”اللہ تم پر رحم کرے میری بہت دلت لوگوں تمہیں آزاد کر دے گا۔“ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہی جواب دیا کہ قرآن و سنت سے کوئی دلیل نہ ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ اکھاڑ دو

اس پر معتمد سخت غصے میں آ گیا اور جلاؤ کو حکم دیا کہ اس کے ہاتھ اکھاڑ دو۔ جلاؤ نے دو کوزے لگائے اور پھر انکی چمکنا زور دیا۔ جلاؤ نے لے لی۔ اس طرح ہر جلاؤ پوری قوت سے دو کوزے لگاتا اور پیچھے ہٹ جاتا۔ انیس کوزوں کے بعد معتمد پھر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا: ”کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو، اٹھا مجھے تمہارا بہت خیال ہے۔“

جواہر کو اپنے رب مان لینے ہیں اور پھر اس پر جم جاتے ہیں، ایسے اہل عزت کے لئے آسمانوں سے رحمت کے فرشتے اترتے ہیں، جو اس کے دل کو تسلی دیتے رہتے ہیں اور حق پر ثابت قدم رکھتے ہیں۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قائم ہے۔ آج بھی دنیا بھر کی عظیم ایسے ہی اللہ والوں سے بھری گئی ہیں جنہوں نے باطن کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا ہے۔ اگر عالم کے سامنے کوئی نہ کھڑا ہوا کرتا تو ہر عالم فنا ہو جاتا۔ ہر جہاں کا سایہ و کاسرین ہو چلا کرتا۔ اور ہر کوزہ رنگست سے دو چار ہوتا اور اپنا عقیدہ، نظریہ اور نصب العین چھوڑ کر جہاں کو عالم کے دین میں داخل ہو چلا کرتا۔

انیس کوزے کھانے کے باوجود امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کو ہلنے میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی جواب دیا جو پہلے دیتے رہے تھے۔ معتمد نے پھر



مآوصی سے دوست داشتن

کوز سے لگا سے کا حکم دیا۔ اس کے بعد امام صاحب کے ہوش جاگے اور چپے۔  
ان کوزوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایسے کوزے تھے کہ اگر صرف ایک کوزہ باقی ہو  
پڑتا تو وہ بھی بیکار رہتا۔

امام صاحب روز سے سے تھے کسی نے کہا کہ آج کا دن بچانے کے لئے اس عقیدے کا  
اقرار کر لینے کی گنجائش ہے۔ لیکن انہوں نے انکی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ لوگوں نے انکو سمجھا، چاہا  
اور اپنے پیروں کی حد میں سنا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ پھر حضرت جناب رضی اللہ عنہ کی  
حد سے بڑھ کر کیا جواب ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پہلے بعض لوگ ایسے تھے جنکے سر پر آرا کا کچر چلا  
دیا جاتا تھا، پھر مکی اور مدینہ وین سے نکلتے تھے۔

ایک مرتبہ ہی دور آزمائش میں کسی نے پوچھا: حضرت آج کا یہ سب کرتے ہوئے انہیں  
گناہ فرمایا اور سے تو وہ شکندل میں مرقع ہو۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دو سال چار مہینے قبل میں دکھا گیا۔ اور ۳۳ یا ۳۴ کوز سے لگائے  
گئے۔ علامہ سید ابوالحسن علی نقوی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ دعوت و عزیمت میں لکھتے ہیں:

”امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نظیر جارت قدی اور استقامت سے یہ بخت بخت کے لئے قطع  
ہو گیا، اور مسلمان ایک دن سے دینی خطرے سے محفوظ ہو گئے۔ جن لوگوں نے اس دینی اتفاق میں  
حکومت و ملت کا ساتھ دیا اور موقع پرستی اور مصلحت شناسی سے کام لیا تو وہ لوگوں کی لگا ہوں سے  
گر گئے اور انکا دینی و ملی اعتبار جاتا رہا، انکے بالفاظ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی شان وہ دلا  
ہو گئی، انکی محبت اہل سنت اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کا شعور اور علامت بن گئی، انکے ایک معاصر

تقیہ کا حوالہ ہے: ”اذا رأيت الرجل يحب احمد بن حنبل فاعلم انه صاحب سنة  
(جب تم کسی کو دیکھو کہ اسکو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہے تو سمجھو کہ وہ سنت کا قیام ہے۔)

ایک دوسرے عالم احمد بن ابراہیم الدوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ”جس کو تم احمد بن حنبل کا  
ذکر برائی سے کرتے سنا، اسکا سلام کو مطلقاً نظر سے نہ کھنکھو“ (تاریخ ائمتہ ثلاثہ ص ۱۰۰)

امام صاحب نے ۷۷ سال کی عمر میں ۱۲ ربیع الاول ۱۱۱ بروز جمعہ ۱۱ صلیب مطابق ۱۱۱۱ھ کو اپنے محبوب  
خلفی سے چلے۔ انتقال کی خبر ملتے ہی سارا شہر اٹھ آیا۔ کسی کے جنازے پر لوگوں کا ایسا ہنگامہ اس  
سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد آٹھ لاکھ مرد و عورت تھی، جنازہ  
عمر میں اتالی جاتی ہے۔

عزیمت کی اس تاریخ کو وہ سوار کر گئی نہیں کچھ کچھ رنگ دہیٹے میں ”نور السیرات



میں سے دوستی

کر گیا ہے۔ جو دین کی ہر چیز کو بھی دنیاوی تلخ و خشک کی کسوٹی پر پرکھ کر انکے حق و باطل جاننے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ انھیں یہ سب ”ہندو تہیت، اجماع، پسندی، حکمت و مصلحت کے خلاف اور کجہوش اور نئی فکر آئے کی۔“

ماضی دور۔ تہیت ہے

فخرِ خلقِ قرآن کے سبکے میں حکومت کا ساتھ دینے والوں کو سرکاری حلقوں میں خوب سراہا گیا ہوگا مگر اہانت، صداقت اور وقت اور امتداد پسندی اور روشن فہمی کے خوب قصیدے پڑے گئے ہونگے۔ اور پارٹی سے اس کے پارے میں خوب وطن، ملک و ملت کے اہم و اہم کے پتھر اور مسیح ہونے کے فرمان چوری کئے گئے ہونگے۔ لیکن کیا یہ تمام اقباب و اعزازات دنیا کی کسی تاریخ میں موجود ہیں۔ خدا جانے اور وہی کی فوکر کی بھی کس کوڑے وطن کا مقصد بنی ہوئی جس میں ان سرکاری فرامین کو پھینکا گیا ہوگا۔ حکومت و ملت کی سرکشتی کے پار جو دستِ امداد پہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سرکاری صبا و مسلح کو اس طور پر وار کیا۔ حکومت کی جانب سے مصلحت کی گئی عزت کے وجود و مسلمانوں نے انکو کیا مقام دیا۔ کتنے ہیں جو آج انکے جام سے بھی واقف ہیں۔ جبکہ انکے مقابلے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ، انکو حکومت و ملت نے دھڑ بھڑا دھڑا پرور اور فساد کی کہ خدا اللہ تعالیٰ نے انکو کبھی عزت بخشی۔ امت نے صدیوں گزرنے کے پار جو بھی انکو اپنے دس کے درجوں میں عزت سے جگہ دی ہوئی ہے۔ جو بھی نام لیتا ہے ساتھ میں دھتیں بھیجتا ہے۔

بجی تاریخ کا سہی ہے۔ لیکن تاریخ سے ہجرت حاصل کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ ماضی کی تاریخ کو دور ماضی کی طرح اہم سے گزار دیتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ انکے حال (Present) میں بھی ایسی ہی تاریخ کھلی جا رہی ہے۔ انکی جوش و خروش یہ مہیک لوگ اپنے دور میں ہونے والے واقعات و حادثات کو اس نظر سے نہیں دیکھتے جس نظر سے تاریخ دیکھتی ہے۔ اور انکو بہت محدود دائرے میں اکتے رہے ہوتے ہیں۔ کوئی حد امت کے دائرے میں رہ کر انکوئی ملک کے دائرے میں رہ کر انکوئی وطن کے دائرے میں قید ہو کر۔

ایسی صورت پیدا ہوئی اور میں اور حکومت کے کہنے پر جس کی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں۔ اسکو بھی حکومت کی نظر سے ہی دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ بھول جاتے ہیں کہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کی مخالفت کرنے والوں نے انکو بھی حکومت کے باغی، امیر المؤمنین کی مخالفت کرنے والے، امت میں انتشار پھیلانے والے اور حکمت و مصلحت کو نہ سمجھنے والے کے طور پر دیکھا ہوگا۔



میا احمدی کے دست و پاؤں

معمر کہ خیر و شر میں حالات و واقعات ایک جیسے ہی ہوتے ہیں، جلیخیز اور قہریات کے نام الگ اور جدا ہو سکتے ہیں، ان کے مقابلے میں کھڑی ہونے والی شخصیات اور ان کا میدان کار و بار جدا ہو سکتا ہے لیکن بنیادی مسئلہ ایک ہی ہوتا ہے۔ البتہ لوگ صرف باطنی کے ابطال و شمسواریوں کی قدر کرتے ہیں اور حال کو بھول جاتے ہیں۔

انڈی رحمتیں ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر اور ان کے نقص قدم پر چلنے والوں پر، جو انہی عزیمت کی راہوں پر تابلہ پائی کرتے ہوئے منزل کی جانب دہاں دہاں ہیں۔ جب تک اس روئے زمین پر حق و باطل کا معرکہ جاری ہے اس وقت تک یہ تاریخ دوبارہ لکھی جاتی رہے گی۔ باطل جس شکل میں بھی آئے گا حق کی جانب سے کوئی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کھڑا ہو جائے گا۔

فرعون چاکستان پر دہرے مشرف نے ہر گمراہی کی سرپرستی کی۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ باطل کھل کر گمراہی پھیلانے اور حق کی صف سے کوئی اسکے خلاف کھڑا نہ ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو معمر کے حق و باطل کی تاریخ ادھوری رہ جاتی۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس تاریخ کو مکمل کرنے کے لئے دہرے مشرف کے مقابلے حق کے امام، شہید باطل ہاپ کے غازی بنے، غازی عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا تاکہ باطل حق کو کوئی معترضہ نہ سکے کہ باطنی کی تاریخ پر غور کرنے والو تہذیبہا حال کیا ہے؟

غازی عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اور جاسد علیہ کی طالبات کی قربانی دے کر در حقیقت اس طبقے کی تاریخ کو شرمندہ ہونے سے بچالیا، جنگ حرا میں ہر باطل کے سامنے کھڑا ہو جانا ہے۔ بالآخر ابے شہر رحمتیں نازل فرمائے غازی شہید رحمۃ اللہ علیہ پر اور ان غیرت مند طالبات پر جنہوں نے مردوں کی جانب سے قربانی دیکھ کر اپنی غیرت کے معنی کی تاج رکھ لی۔





## شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر ہوئی  
ہوئی فقیری میں ہوئے اسد الہی

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دسویں صدی میں گیلان میں ہوئی۔ انھارو سال کی عمر میں بغداد شریف لائے۔ یہیں وہ اپنی علوم حاصل کئے، وقت کے نامور علماء کی صحبت میں رہے۔ خابری و باطنی علوم سے فارغ ہونے کے بعد خلق خدا کے روحانی امراض کا علاج شروع کیا۔ کیا معلوم کیا حکام حتی کہ بڑے بڑے علماء آپ کی مجالس میں شریک ہو کر دل کی دنیا کو آوار کرتے۔

حضرت شیخ جیلان رحمۃ اللہ علیہ تواضع و انکساری کے پیکر تھے۔ فرجوں اور فقراء کے پاس بیٹھتے۔ انکے کپڑوں کو صاف کرتے، جوں نکالنے، انکے برخلاف کسی مالدار یا اراکان سلطنت میں سے کسی کی تعلیم کے لئے بھی کمرے نہ ہوتے۔ غیظ کی آمد ہوتی تو قصدا گھر میں تشریف لے جاتے۔ جب غیظ آ کر چند جاتا تب باہر تشریف لاتے تاکہ انکے لئے تعظیماً کھڑا نہ ہو جائے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کی کثرت پر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ اللہ سے خصوصاً تعصّل و خلق خدا پر شفقت و احسان اور مہمان نوازی آپ کی عادات میں نقل کی گئی۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور جن کوئی

دیکھنے دل اللہ کے لئے خالص ہو گئے ہوں اور آخرت کے وعدوں پر یقیناً محکم ہو۔ عا کہ ان وقت و مدد میں کی بارگاہی کی پرہیز نہیں کیا کرتے۔ جس دل میں قبر کی تاریکیوں اور تنہائیوں کا خوف ذہیر ہے اسے ہوا گونزدگان کی تاریکیاں اور تنہائیاں بھی نہیں ڈراکتیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی حق کو جان کرنے میں کسی خوف کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ وہ باری علماء و مشائخ اور حکمرانوں کی خوشنودی کے لئے حق سے ہاری کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اے ہم و ممل میں خیانت کرنے والو! تم کو ان سے کیا نسبت؟ اے اللہ اور انکے رسول



## سائنس کی خدمت میں

کے دشمنوں نے بدگمانی پیدا کر ڈالی کہ: "تم کھلے علم اور کھلے خالق میں جھوٹا دعوہ بناتی کب تک رہے گا۔ اسے عام طور سے زائد واپاشاں و سوامین کے لئے کب تک منافع بنے رہو گے؟ اگر ان سے دین کا ذرا بدل اور انکی شہوت و لذت چھین لیتے رہو تم ہو یا کٹر پادشاهان زمانے میں اللہ تعالیٰ کے مال اور انکے بندوں کے متعلق علم ہو جائیگا بنے ہوئے ہو۔ ہر علمی و فنون کی حرکت تو اسے دہرا لگوا دیں فرما انکو تو یہی توفیق دے اور ہی لہوں کا قلع قمع فرما۔ اور زمین کو ان سے پاک کر دے یہاں کی اصلاح فرما۔" (مجموعہ روحِ نبوت و اہمیت قصائد)

ایک دوسرے موقع پر اسی طبقے کے ایک فرد کو غلبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جیسے ظلم نہیں آتی کہ تیری حرم نے تجھے خاموشوں کی خدمت گاری اور حرام خوردی پر آمادہ کر دیا۔ تو کب تک حرام کھانا اور دنیا کے ان ظالم پادشاهوں کا خدمت گار رہا رہے گا؟ جنگی خدمت میں لگا ہوا ہے اگلی بدشاہت و فقر و غریب مت پہنچے گی اور تجھے حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑے گا جس کی ذات کو اگلی دنیا نہیں۔ (پہلا)

لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر انسانوں سے ہی امیدیں باندھ لی ہیں اور کافروں سے ایسے اارتے ہیں جیسے اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس اگلی دنیا دو۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے سب مہربان داخلہ ہیں۔

"سچ تو اسکا ذکر ہے اپنے نفس پر موقوف پر اپنے دنیاویوں پر اپنے دراصلوں پر اپنی غریب و مروت پر اور اپنے ظہر کے ظالم پر ہر چیز جس پر کہ تو اللہ کو کہے وہ تیرا مسیو ہے اور وہ شخص جس سے تو خوف کرے وہ تو قہر رکھے وہ تیرا مسیو ہے اور ہر وہ شخص جس پر تلخ و گھصائی کے متعلق تیری فکر پڑے اور تو نہیں کہے کہ حق تعالیٰ ہی اسکا ہاتھوں اس کا ہرئی کرنے والا ہے اور وہ تیرا مسیو ہے۔" (آخری قصیدہ)

اسے بدگمانی پیدا کی ان ہی شیخ عبداللہ اور جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں ظہر کیجئے اور پھر ان پر کڑا لہجے کو ہم نے کتے مسیو بنا رکھے ہیں؟ اللہ کو چھوڑ کر امریکہ اور یہودی عالمی اداروں کو رازقی بناتے ہیں کافروں کے کہنے پر شریعت کے حکم و احکامات کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ ہستیوں پر ہم برس چڑھنے کے خوف سے اپنے مسلمان بھائی بہنوں کو کافروں کو لچا لالتے ہیں۔ قرآن کی آیات کو پھپھو دیتے ہیں کہ اس سے امریکہ ناراض ہو کر برا رازقی بنا کر دیگا۔ ہمیں صلیبی مسیحی سے مزید جو بچا اپنے گھر پہانے کے لئے دوسرے ملک کو مسلمانوں کے بچوں کو قتل اور بزدلیوں پر مجبور کر دیتے ہیں۔... علم پر ظلم کہ ان کافروں کی حد کرتے ہیں اور



نہ مرنے سے مستعد بن

قاتلوں کے دشمنوں (مجددین) کے خلاف اپنی زبانیں اور قہم استغوں کرتے ہیں؟  
 سچے یہ کیا سلام ہے؟ یہ کیا ایمان ہے؟ غور کیجئے ایمان کی کوئی حد ہے  
 کفر سے ہیں، مگر جن کی وجہ سے فرصت سے تو گن کر تو دیکھئے کہ عرصہ میں اللہ علیہ السلام کے رب  
 کے ساتھ جنکو شریک بنایا ہے، انکی تعداد کس تک پہنچی؟ ہر چیز کا معبود ایک بنا رکھا ہے۔ موت  
 و حیات کا امر یک، تقدیر و روزی کا آئی ایم الہف اور روزانہ جنک برزاقی کا اقوام متحدہ اور پ پ پی کا  
 بھارت . وطنیت قومیت انسانیت . . . خواہشات کا بہت؟  
 جبرارت ہیں جماعت کی آستیں میں



مزید کتب پڑھنے کے لئے آن لائن ہارٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com



## صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱۳۸ء - ۱۱۹۳ء)

شکراؤں کے لئے بیش و سر مستی کی زندگی گزارنا اپنی سلطنت کی جہد کے لئے ہر جانور  
و نہ چڑیا اس وقتوں کے کون مشکل کام رہا ہے۔ قوم کے پیٹ کاٹ کر اپنے خزانوں کے نفع بھرتا  
دیہ کے طبیبوں کی خدمت دہی ہے۔ عوام کی زندگی کو فزاس رسیدہ کر کے اپنی زندگی میں بہار کے  
رنگ بھرتا اٹھ شوقی ہوتا ہے۔ اپنی نفسی خواہشات کو شریعت کا خلاف اور حدود پر غور و غرضی  
و اہم پرستی کو مقدس آئین کا دھندلا گئے لئے آسان کام رہا ہے۔

لیکن اس دین کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کو چنتے ہیں ان کی شان اور اس  
سے خرابی ہی ہوتی ہے، ان کی حالات احوال دوسروں سے ممتاز ہوا کرتی ہیں۔ تاریخ اسلام کے اقلی پر  
مکی و فتنوں میں رہے ہیں، جو اندھیری رات کے مسافروں کو منزل کی چاب رہائی فراہم کر رہے  
ہیں۔ انھوں نے اپنی جد و جہد، شہر و قربانی اور غائب آخرت کی ہدایت بردہ میں مسلمانوں کی  
لانا دہنگی ہے۔ خود اہل بیت کے جسم و جان بھری کر کے، اولیٰ قاتلوں کو پہلی کر رہا کر دامت کی  
تسکین کا سامان کرتے رہے، مسلمانوں کو خوشیوں و دانے کے لئے تمام دنیا جہاں کا فہم اپنے دل  
میں آج رہا کہ اگر یہ فہم پر زوں پڑا دینا چاہئے تو وہی شدت کرب سے کونہیں چاہیں۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اسلام کا دیرا ہیں جن کا نام سنتے ہی ایمان  
و اہل کا ایمان خوش مارنے لگتا ہے۔ بیت المقدس کی آزادی عالم اسلام کے بچے بچے کا خواب  
رہی ہے۔ آپ ہی اللہ کے ولی ہیں، انھوں نے قبضہ اولیٰ کو کافروں کے قبضے سے آزاد کرایا۔  
پہلی بار اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح کیا گیا۔ اس کے بعد شکراؤں کی بے انتہی،  
اور امت کی جہاد سے اور دہی کی جہاد سے اسکو مطبق و فوری طور پر کافروں نے دہا۔ وہ اس پر قبضہ  
کر دیں۔ بیت المقدس کا مسلمانوں کے ہاتھ سے جہاں جہاں عالم اسلام کے لئے بہت بڑا صوبہ تھا۔  
اس سے مسلمانوں میں کم ہمتی اور ناچاہی پھیل گئی۔

دوسری چاب بھی ہنگاموں کے حوصلے سے بند تھے کہ انھوں نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ



### سلاطین کے دوست و دشمن

ہر چہ عثمانی کا ارادہ کر لیا۔ روضۂ اطهر سے حلقہ گستاخانہ اور توہین آمیز کلمات اور اردووں کا اظہار کیا۔ ایسے وقت میں عالم اسلام کو کسی جہاد کی ضرورت تھی جو میدان جہاد میں بغیر کسی مضبوطی کے راستے میں رخ نہ بنا سکے۔ ایک ہی کانچہ خوجہ تمام الناس کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہوا اراض مقدس اور مکہ و مدینہ کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا جذبہ رکھتا ہوا۔ ایک ایسا جہاد جو جب کو جہاد کہہ کر کرے اور اسی کو اپنی زندگی کا حاصل بنا لے۔

صلیوں کے خلاف جہاد کا آغاز علامہ ابن زنجی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔ اور اپنے مظلوم مسلمانوں سے وہیں لے کر شروع کئے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو صحیح میں شہادت کا جام عطا فرمایا۔

انکے بعد انکے بیٹے نور الدین زنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہاد کو آگے بڑھایا۔ نور الدین زنجی عالم اسلام کو جانچتے۔ انکے اندر جذبہ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ بیت المقدس کی آزادی انکا مشن تھی اور انکو وہاں کے قرب کا زور دیتے تھے۔

۱۱۸۷ھ میں حمید کے معرکے میں مسلمانوں کے چاکر حملہ کر دینے کی وجہ سے شکست ہو گئی تو قسم کئی کی کہ جب تک اسلام کا دار نہ لے لوں گا تب تک ہمت کے پچھے نہیں آؤں گا۔ چنانچہ بڑے جوش و جذبے کے ساتھ جو اپنی حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ علماء و علماء کو بھی مدد سے کچھ کیجئے جس میں کافروں کے مقابلہ میں کئے گئے تھے۔ علماء حق نے رد و کر پے واقعہ مسلمانوں کو شام سے لوگوں میں جہاد کی خبر روڑ گئی۔

تاریخ ثابت ہے کہ رد و میں علماء حق نے جہاد میں کامیاب دیا ہے، خود جہاد کے میدانوں میں اللہ کے سپاہی کے طور پر لڑتے رہے ہیں، اور اگر کبھی نہ جاسکے تب بھی انکے دل میدان جہاد ہی میں انگڑے لگاتے رہے اور عام مسلمانوں کو جہاد میں کی حمایت و نصرت پر ابھارتے رہتے تھے۔

علامہ حق کی ترغیب سے لوگ دیمانہ دار نور الدین زنجی رحمۃ اللہ علیہ کی مدد کو بچنے لگے۔ مسلمان نے اپنی قسم پوری کی اور مسلمانوں کے متحدہ لشکر کو شکست دی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو بڑی فتوحات سے نوازا۔ پھر اس سے زیادہ شہر کافروں کے قبضے سے چھڑائے۔ لیکن بیت المقدس کسی اور کے نصیب میں لگتی جا چکی تھی۔ چنانچہ فلسطین کے تمام علاقے صلیوں سے پاک کرنے کے بعد ۱۱۸۷ھ میں صلیوں نے بیت المقدس کی حفاظت کی جانب رخ موڑ دیا۔

انکے بعد یہ مذہبی اسکے سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے کانٹوں پر سبزی۔ سلطان کو کھیلنے والے کچے کہ شاید انکو پیچھے اس کام کے لئے کیا گیا ہے کہ انکے ذریعے دین اسلام کو مطہر و مستحکم کرے اور بیت المقدس آزاد کرے۔ سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس



### میدان کی کھدائی سے روشنی

کی ازادی کو دس کارنگ جالیہ تھا جو انکو کسی ملی جھکی سے نہیں بچھنے دیتا تھا۔ پیش دارمہ دہ کی ہڈیوں نے ذاتی خواہشات، سلطان الہی کی رضا اللہ علیہ کے لئے سب سے پہلی ہو کر دو گئی تھیں۔ جہادی الہی پیش، جہادی الہی آرام تھا۔ یہی خواہش یہی تہہ واری سے مستقبل کی امید کی گام تھیں۔

قاضی ابن شہداء، جو کہ سلطان صلاح الدین الہی کی رضا اللہ علیہ کے مستند خالص رہے، لکھتے ہیں: ”جہاد کی محبت اور جہاد کا شوق ان کے رنگ اور پیشہ میں سما گیا تھا اور ان کے قلب و دماغ پر چھا گیا تھا۔ یہی ان کا موضوع گفتگو تھا۔ یہی کام و دسمان چار کرتے رہتے تھے اور ان کے سبب دوسرے پر غور کرتے۔ اس مطلب کے آدمیوں کی انکو تلاش باقی رہی کھڑ کر کرنے والے واری کی ترقیب دینے والے کی جانب وہ توجہ کرتے۔ یہی جہادی سیکل اللہ کی خاطر انھوں نے اپنی حوا، اہل خاندان اور وطن کو خیر باد کہا اور سب کی ملاقات گوارا کی۔ اور ایک نیلے کی زندگی پر توجہ کی۔ جس کو وہ ان کی ہلاکتی تھیں۔ جسم کھائی جاسکتی ہے کہ جب کا سلسلہ شروع کرنے کے بعد انھوں نے ایک چورس جہاد و کھادین کی اعداد و اعانت کے علاوہ کسی مصروف میں طرح کیا ہو (اسلامی تاریخ و حیات از بیت مصداق)

دوسری جگہ قاضی شہداء لکھتے ہیں: ”میدان جنگ میں ان کی کیفیت ایک ایسے غزوہ و اس کی سی ہوتی تھی جس نے اپنے انکو تے بچے کا دماغ اٹھایا ہے اور ایک صف سے دوسری صف تک گھوڑے پر دوڑتے بھرتے اور لوگوں کو جہاد کی ترقیب دیتے، طور و ساری فوج میں گشت کرتے اور پکارتے بھرتے“ (تلاسم اسلام کی مدد کرو! آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے۔) (جہاد)





## جنگِ حطین . . فیصلہ کن جنگ

میں نہ سمجھتا تھا کہ جو جنگ میں اڑ جاتے تھے  
 ہاں شیریں کے بھی میدان سے اکڑ جاتے تھے  
 تھے سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے  
 قتل کیا چیز ہے ہم تو پ سے ڈراتے تھے

یہ جنگ حطین تھی جو ۳۱ دسمبر ۶۵۷ء کو ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و کھٹکے کا انحصار ہی  
 جنگ پر تھا۔ چنانچہ ساری لشکر اپنا سب کچھ اس جنگ میں جھونک چکا تھا۔ سلطان نے جہاد کی  
 ترغیب دے دے کر محمد بن میں جوش و ہول کا آئینہ لٹا دیا تھا۔ اللہ کے دوستوں کے  
 ہمدردی تھی، جو کسی بھی لمحے اللہ کے دشمنوں پر کرنے کے لئے تھے۔ اب  
 باز کاہ میں بچھڑ گئے تھے۔ شہادت کے ہندو سے سرشار رہنے والے ان کو صلیبیوں کے پیچھے سے  
 ہمدردی تھی۔ ہر جہاد کا یہ جہاد بن گیا۔ یہ جنگ اس طرح لڑی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی ہے  
 ہمدردی کا آرزو تھا۔ محمد بن کا یہاں ہوئے۔ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن  
 صلیبیوں کو اللہ تعالیٰ نے جہاد والوں کے دل جھنڈے ہوئے اور منافقین کے پیچھے چھٹ گئے۔

ذیل دیکھو ہوئے۔ جہاد والوں کے دل جھنڈے ہوئے اور منافقین کے پیچھے چھٹ گئے۔  
 میدان جنگ میں تھا۔ ایک ایک جہاد میں تیس صلیبیوں نے جہاد کر کے لہو چھڑا  
 جہاد اس نے خود میدان جنگ میں کر لیا تھا۔ بڑے بڑے صلیبیوں کو غرور گر لیا ہوئے۔ بادشاہ  
 کو رحم نہ گئی۔ ابھی کر رہا تھا۔

نظر رکھنے والے کا انجیم

مکہ و مدینہ پر برسرِ کھڑکی کا لڑا کر کے اللہ واپس کرک رہی تھی، اللہ تعالیٰ نے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 مکہ و مدینہ پر برسرِ کھڑکی کا لڑا کر کے اللہ واپس کرک رہی تھی، اللہ تعالیٰ نے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے غلاموں کے سامنے بھی قیدی بن کر کھڑا تھا۔ اس کا غرور و تکبر خاک میں مل چکا تھا۔

سلطان صلیبیوں نے بادشاہ کو رحم نہ گئی۔ بادشاہ نے جہاد کر کے لہو چھڑا دیا۔ اس پر سلطان  
 دیکھ کر جھنڈے ہوئے تھے۔ بادشاہ کو رحم نہ گئی۔ بادشاہ نے جہاد کر کے لہو چھڑا دیا۔ اس پر سلطان  
 رحمہ اللہ علیہ بارش ہوئے اور بادشاہ کو رحم نہ گئی۔ بادشاہ نے جہاد کر کے لہو چھڑا دیا۔ اس پر سلطان



مہارشی کے دوست و دشمن

تھے اور چاہتا ہے وہ مخلوق کچھ جانتا ہے لیکن یہ ٹھیک میرے انعام سے نہیں بنی سکتا۔

یہ کہہ کر سلطان دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی نذر کے سامنے ”کرکڑ سے ہو گئے اور کہہ“  
”میں میں نے تجھے قتل کرنے کی قسم اور جہنم کھائی تھی۔ ایک مرتبہ جب وہ چاہے تو نے مکہ اور مدینہ کے  
مقدس شہروں پر حملہ کرنا چاہا تو دوسری مرتبہ اس وقت جب تو نے دھوکہ دینا پازنی سے خارج  
کے گالے پر حملہ کیا تو کچھ میں اب تیری سب عربی اور تو چین کا انعام لینا ہوں۔“ یہ کہہ کر سلطان  
رحمۃ اللہ علیہ نے حواریوں کی صورت پر بنی نذر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر کے اپنی قسم پوری کی۔

فتح بیت المقدس

طہران کی فتح کے چند مہینے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ دن بھی مسلمانوں کو دکھایا جب بیت المقدس  
دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔ پہلی مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قادسی کے دور میں بھی بیت  
المقدس جہاد کی کے دار ہے فتح ہوا تھا۔ پھر جب امت جہاد سے غافل ہوئی تو کافروں نے دوبارہ  
اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد بیت المقدس (۹۰۰) سال کافروں کے قبضے میں رہا۔ یہ ۱۰۰۰  
سال وہ ہیں جب انگریزی طور پر امت مسلمہ میں وقت کے بڑے بڑے محدث، مشہور فقہ، مہاجر  
اللہ موجود رہے۔ بھی اور حقیقی ائمہ سے تاریخ اسلام کا یہ سنہری دور تھا۔ پھر الاسلام نام فرائی  
رحمۃ اللہ علیہ و عاصد دشمنی رحمۃ اللہ علیہ مایہ نکر رحمۃ اللہ علیہ بن عربی اہل صبا کر رحمۃ اللہ علیہ اور  
امام فخر اربعہ و اناری رحمۃ اللہ علیہ بھی عظیم الشان شخصیات اس دور میں رہی تھیں۔

غلام یہ ہے کہ کفر و کفر کے کار و کار و نڈے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قتل کا حکم فرمایا  
ہے۔ اسی راستے کو اختیار کر کے کفر کا زور توڑ سکتا ہے۔ جس راستے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے صحیب  
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پسند کیا اور نبی آخر الزماں اسی راستے کو اپنی امت کے لئے چھوڑ کر گئے،  
اور فراموش کیا اگر تم نے اس راستے کو چھوڑ دیا تو تم پر ذلت مسلط ہو جائے گی۔ یہ ذلت اس وقت  
تک مسما رہے گی جب تک کہ تم پھر اس جہاد کی طرف لوٹ نہیں آتے۔

اب اگر امت جہاد کے راستے کو چھوڑ کر، کسی اور طریقے سے اس ذلت کو بٹاتا چاہے تو کبھی  
بھی نہیں بن سکتی۔ کیونکہ مسلمانوں کے لئے کامیابی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات  
بجائے میں ہے۔ جس وقت جو حکم اللہ ہی کرتا ہے۔ اللہ کی رضا پر سر کو جھکا دینا ہی دین ہے۔  
اس کے علاوہ سب شیطان کے دھوکے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے پیر پھر، عقلی دلائل اور جہاد بانی طرز کے  
اعتزازات و انکسائی دیکھنے کی بات لگیں۔ دین وہ ہے جو اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے



### دعا سہری کے دوست چٹائی

لئے مجھڑ کر گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کئی زندگی اس پر مشابہ ہے۔ اور علامہ احنی نے اس پر چل کر ہمیں راستہ دکھایا ہے۔ چنانچہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ دین کی اس باطنی حقیقت کو سمجھتے تھے کہ کٹر کاہن اور قزاقوں کے لئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے میدان بدر میں لگے پھر وہاں جا کر اللہ سے فتح کی دعا مانگیں گی۔ سو سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس کی آزادی کے لئے قتل کو ضروری سمجھا پھر اسکے بعد علامہ احنی سے دعا مانگی اور خواست کی۔

۱۲۰۰ء جب سلطان بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ بیت المقدس میں ۱۰۰۰ (۱۰۰) برس بعد عیسائیوں کی نذر ہوئی۔ دور دراز کے علاقوں سے علماء اور عوام بھیج کر عداائیں جنت کرتے ہوئے بیت المقدس کا سراغ کر رہے تھے۔

ان لوگوں کی خوشی کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنکے دلوں میں مسلمان کی سر بلندی کی خوشیاں اٹھائیاں ہوتی ہیں۔ جنگی آنکھیں اسلام اور مسلمانوں کو کافروں کی حاکمیت سے آزادی دیکھنے کے لئے ترس رہی ہیں۔ ورنہ وہ لوگ جنہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ اسلام ناب ہے یا مضبوط، مسلمان حاکم ہیں یا ظالم ہائے لئے جو سب باتیں بے معنی ہیں۔ انکے لئے صرف وہ وقت بہت کا بھر پور نامی زندگی ہے۔ خواہ لگے اوپر بند ہو کر مرنے کی یا یہودی۔

اتحادی افواج اور شیر اسلام سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ دوسری جو بیت المقدس کی فتح کی خبر عالم کفر پہنچی اس کی گری میں ٹہرنے لگے اور اتحاد کی آگ لہز کا وہی شام پرپ مرنے مارنے پر چڑھ گیا۔ یورپ کے تمام مشہور بادشاہ و شہزادے سپہ سالار اور جنگجو سپہ سالاروں میں کل آئے تھے۔ قیصر (Caesar) فریڈرک (Frederick) رچرڈ شیر دل (Richard the Lion-Hearted 1157-1199) انگلینڈ فرانس، ہالینڈ، باسکیا، پرتگال، سب اتحادی تھے اور انکے مقابلے میں جن سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے چند پیروں کے ساتھ عالم اسلام کی جنگ کر رہے تھے۔ پانچ سال مسلسل فوج جنگیں لڑتی رہیں۔ اتحادی افواج بیت المقدس پر قبضہ کرنے کی سر قزاقوں کرتی رہیں۔ لیکن اللہ کی مدد کے سہارے سلطان رحمۃ اللہ علیہ انکا مقابلہ کرتے رہے۔ تھک کر چار ہو جانے کے باوجود آرام کا خیال دل میں نہیں آیا۔ اپنی جان بچانے

اتحاد کے حربے لڑنے۔ اپنی خانہ کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھانے کی خاطر ایسی غیرت و محبت کا سوا نہیں کیا۔ نہ یہ خوف کھایا کہ اگر ان اتحادی افواج کے سامنے نہیں اٹھتے تو یہ



سرسوئی کے دوست

مسلمانوں کی امت سے امت عبادیں گی۔ بلکہ یہ خوف ہو کر کام و علم اسلام کی جانب سے قبضہ اول کے خارج کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

سچ و سچ صلاح الدین ایبانی رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا کرتے ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ کسی سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے چاشمین کو بھیج دیں تو اسکی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ انھیں وقت کے صلاح الدین ایبانی بخیر نہیں آتے۔ اللہ کی آزمائی کے لئے جو راستہ صلاح الدین ایبانی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا آج انکے روحانی چاشمین اس راستے پر چل کر اللہ سے شک فتنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ صلاح الدین ایبانی رحمۃ اللہ علیہ صرف اللہ کی فتح کرنے والے کا نام نہیں۔ یہ ایک جذبہ ہے۔ ایک عزم ہے۔ ایک ڈپ ہے۔ عشق و سرسوی کی وہ انتہا ہے جہاں عقل کو اللہ کی اجازت نہیں۔ فتح ہکست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ عہدین کے حق و باطل ہونے کا فیصلہ دھکست کو کچ کر کرتے ہیں وہ عقلیت پسند (Rationalists) ہیں، عشق کی انگوٹھی نہیں لگی اور نہ ہی وہ شریعت کے سر اور رموز سے واقف ہیں۔

یاد رکھئے! سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کو سوسال دعوت دیتے رہے لیکن نتیجہ کیا رہا؟ خود اللہ کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ کام ہو گئے؟ کیا وہ حق پر نہیں تھے؟

در حقیقت عشق و محبت طبع و انھماں کو کچ کر نہیں کی جاتی، لہذا ہم سے بے پرواہی کو صرف ہم عباد اللہ جانتا ہے۔ ہم اگر اٹھتے بیٹے کی گردن پر پھری پھیرا دیتے کا بے وقوفی عقل کی چٹی ہے، عقل نہیں دہرائی جاتی کہ پھری پھنے کی پانچیں؟ گردن کھانک پانچیں؟ لکھی تاریخ ہے اسکو اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں بچے دلوں میں ایمان گھر کر گیا ہے۔

چنانچہ پواسمت پرورد میں صلاح الدین ایبانی رحمۃ اللہ علیہ کے راستے پر چلنے والے پیدا کرتی رہی۔ لیکن سلطان محمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ (فارغ قطعیہ 1432-1481) کی شکل میں۔ ابھی ۱۰۰۰ سال پہلے تھیں رحمۃ اللہ علیہ (1618-1707) کی شکل میں ابھی مراجع اللہ والہ رحمۃ اللہ علیہ (1749-1799) کی شکل میں تو ابھی سلطان نجم علیہ رحمۃ اللہ علیہ (شہادت ۱۲۷۰ھ) کی صورت میں ابھی سید احمد علیہ رحمۃ اللہ علیہ (1831-1786) کی شکل میں ابھی میدان شامی کے شہسواروں کی صورت میں۔ صرف نور و طہ کی کمی ہے۔ ورنہ آج بھی یہ امت بالحد نہیں ہوئی۔ یہ افغانستان کی ابتداء سے اب تک مختلف سطحوں میں امت کی دھان نے کیے کیے سیر سے اس زمین کے لئے جہاد کے میدانوں میں قربان کر دیئے۔ تاریخ انھیں جانے گی کہ جب حسین



### ماہنامہ کے دست و پاؤں

کیا وہ نے کار کیونکہ لوگ، اپنے دور کی خصوصیات کے نقطہ سے واقع ہوئے ہیں۔ اور صرف، منی کے صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کو چاہئے ہیں، جبکہ انکا حال ان کی نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔ ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر اس دور میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ آجائیں تو ہم میں سے کتنے انکا ساتھ دیں گے؟ اتحادی افواج کے مقابلے انکا اتحادی کتنے مسلمان بن جائیں گے؟ حکومت وقت کی ناراضگی سہاڑ میں لگے اور ذاتی الجھنوں کے ہوتے ہوئے ایسے کتنے دیائے ہوئے جو سب کچھ چھوڑ کر بیت المقدس فتح کرنے کے لئے کسی ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چلے جائیں گے؟





## امام مہدی

حضرت امام مہدی کا نسب، علیہ اور ولادت سے متعلق تفصیلی مکتبہ "تیسری جنگ عظیم اور وہابی" میں گزرا چکی ہے۔ یہ مکتبہ تفصیل "برسودا کھون اور وہابی" میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں اس بحث سے متعلق مختصر چند باتیں عرض کریں گے۔ معذرتی فکر کے حامل لوگ امام مہدی کی آمد کے منکر ہیں۔ تو ان معنوی کی حد تک پہنچی احادیث کو رد کر کے یہ لوگ صرف اس حد تک چرخی پر قائم ہیں کہ مہدی کے بارے میں کوئی کچھ حدیث نہیں ہے۔ پوری امت کے چودہ سو سالہ مفسرین، محدثین، مفتیہ، ماوراء، ایک طرف، جنہیں سب کا عقیدہ امام مہدی کی آمد کا ہے، اور یہ حضرات ایک طرف کہ ہمارے کام ہی نہیں لیتے۔ جبکہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ عقیدہ ہے کہ مہدی آخر الزماں کی آخری دور میں تشریف لائیں گے۔ کفار اور منافقین سے قتال کر کے روئے زمین پر خلافت اسلامیہ قائم کریں گے جو نبوت کے طریقے پر قائم ہوگی۔ ان دشمنان اسلام میں وہ نام نہاد مسلمان، کفرانِ عہد بھی شامل ہو گا جو اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی نظام کے دشمن ہیں۔ مسامی نظام نافذ ہونے سے انہیں اپنے ہاتھ کٹ جانے والی عورتوں کو سنگسار کئے جانے اور انکی اولادوں کو ناحق قتل مسلم کے جرم میں چھانی ہے چڑھ جانے کا خطرہ ہے۔

اہل سنت والجماعت میں، حضرت مہدی اور وہابی کی آمد کو تسلیم کرنے کے باوجود انکے متعلق لوگوں کی اپنی اپنی آراء ہیں۔ کچھ لوگ اس موضوع کو اہمیت دیتے ہیں اور کچھ اہمیت دینے کے بالکل خلاف ہیں۔ یعنی اگر کھتوں، حضرت مہدی اور وہابی کو بالکل بیان نہ کیا جائے تو بعض لوگوں کے نزدیک اچھا ہے۔ لیکن اگر اس موضوع کو بیان کرنا ایک شرع کر دیں تو وہ اسکو کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ان میں سے کچھ لوگ امام مہدی کے بیان کی اس لئے کافیت کرتے ہیں کہ اس سے امت میں سستی اور کافلی پیدا ہوتی ہے۔ عفتیت پسندی کم ہوتی ہے۔ لوگ خود کچھ کرنے کے بجائے، تھوڑے تھوڑے کہ امام مہدی کے انگار میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اب جو کچھ کریں گے مہدی ہی بنا کر کریں گے۔

حضرت مہدی کے قہر سے اگر ایسا تاثر ملتا ہے کہ لوگ عمل سے دور ہو جائیں تو یقیناً



### وہاں پہنچنے کے وقت سڑکی

اپنے تہ کرے سے تہ کر دیا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس موضوع پر لکھنے والے کا مقصد، مت کو بچا کر دینا ہے، تو جہاد اور کفار سے لڑنے کے واسطے پیدا کرنا، مایوسی و ناامیدی سے نکال کر امید و یقین کی شعیں روٹھ کر اس کی اس وقت شد ضرورت ہے۔ اسکی مخالفت کرنا کچھ سے بالاتر ہے۔ نیز اس دور میں اگر کوئی اس موضوع کو چیل کر دے تو کوئی پکا دشمن کرنا چاہیے۔ ہر دور میں سلف صالحین اس موضوع پر لکھتے رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت کے حسب سے تطبیقی بھی دیتے رہے ہیں۔

کامیاب ہے دل ترا اندر وہ طوفان سے کیوں

ایک طوفان جس قوم کے دروازے پر دستک دے رہا ہو، پھرتی ہوئی لہریں اپنے ساتھ سب کچھ بہا لے جانے کے لئے موجیں ماری ہیں، ایسی قوم اگر امتیازی تہا پر کرنے کے بجائے طوفان کے امکاں کو ہی روکنے لگے تو اسکی انجام کے بارے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔ ایسے وقت میں جب عالم اسلام اور خصوصاً مسلمانانِ پاکستان انتہائی بڑک موز پر کھڑے ہوئے ہیں، مگر لوگوں کو اس حالات کی نزاکت سے آگاہ کرنا، جہاد باحیث اور مہلک آزمائی ہے تو بھلا امت کو چنگا کے مناسب وقت اور طریق کیا ہوگا؟ کیا طوفان کے تہا پر کچھ کر سکتی تہا کا انکار کر دینے سے طوفان ٹل جائے گا۔ یا گھر میں کی دالیز پر پتلی سونائی کی لہریں صرف اسنے دایں پٹ جائیں گی کہ ہم نے کوئی چال چلی نہیں کی تھی۔ یا ہم سو رہے تھے؟ ہمیں یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہئے کہ ہم طغرات کا دوراک کر کے ان سے انتہائی مقابلے کے بجائے غرور فروداشت جانے کے عادی ہوئے ہو رہے ہیں۔ ہر ایک جانتا ہے کہ اہل حق کے ساتھ کیا ہونے والا ہے لیکن ہم اپنی سستی، کم ہمتی اور کمالی کو بوجہ تہا کا لباس ڈھنڈھا کر خوب دلیل کی دنیا میں گمن رہ رہے ہوئے ہیں۔

کامیاب ہے دل ترا اندر وہ طوفان سے کیوں

ناخدا تو بحر تو کشتی بھی تو ساحل بھی تو

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فتنہ و جہال اور حضرت مہدی کے چان کو اہمیت دی جائے یا نہیں تو اس میں سوہرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موضوع کو بہت اہمیت دی ہے۔ اپنے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بار بار یاد دہانی کراتے رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد، انھیں گئی تا ہمیں، مفسرین، محدثین فقہاء اور ہر دور کے علماء اس موضوع پر تفسیرات لکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ طویل فہرست ہے جسکو کتاب کے آخر میں درج کیا گیا ہے۔



## امام مہدی کے خروج کی چند نشانیاں

عن ابن مسرور قال لا يخرج المهدي حتى يقتل من كل لسان سبعين ذوا دھیم  
بن حماد فی الحسن قال احمد بن شعبان انس طبع ہنس۔

ترجمہ: حضرت ابن مسرور رضی اللہ عنہ علیہ نے فرمایا مہدی اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب  
تک ہر لسان سے سات لاکھ آدمی نہ مار دیے جائیں۔

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ائہ راوی بنیانا علی اہل  
لیس لفسال یا مجاہد اذ اذایت بیوت مکة قد ظہرت علی احواسہا وجرینا  
البناء فی طرفہا فاحذ حذرکم من حجر فی الطبع وعراء الفاکھی فی کتاب مکہ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے انھوں نے جبل ابی  
قیس پر راست دیکھی اور فرمایا: اسے مجاہد جب تم دیکھو کہ مکہ کے دونوں پہاڑوں (جبل ابی قیس اور  
جبل قریظ) پر گرگیاں ہو گئے ہیں اور پانی ان کے راستوں میں جاری ہو گیا ہے تو ہوشیار ہو جاؤ۔

فائدہ: جبل ابی قیس صفاء کے اوپر والا پہاڑ ہے۔ جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے چاند کے دو ٹکڑے کئے تھے۔ اس پہاڑ کی پر شاہان آل سعود کا محل بنا ہوا ہے۔ جبکہ جبل  
قریظ ان کے سامنے والا پہاڑ ہے۔ ایک قول کے مطابق الانشاہان سے مراد جبل ابی قیس اور  
جبل امر ہیں۔ (مجموعہ بیانات)

عن یعلی بن عطاء عن ائہ قال کنت آخذنا بلجام دابعد اللہ بن عمرو  
لفسال: اذ اذایت مکة قد بعجت کظائم ورایت البناء یعلو رؤوس الجبال فاعلم  
ان الامر قد اظلم: مصنف ابن ابی شیبہ

ترجمہ: حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا: میں  
حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی ساری کی کام تھا سے ہوا تھا انھوں نے فرمایا: جب تم  
دیکھو کہ مکہ میں پانی کی ٹہریں (پائپ لائن) ٹھوڑی گئی ہیں اور عمارتیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر بلند  
ہو رہی ہیں تو جان لینا کہ قیامت کا معاملہ قریب آچکا ہے۔



2000

فائدہ : کہ محرم میں چائے لائن کے ذریعے ہر جگہ پانی بھی پہنچا دیا گیا ہے۔ اور عوراء عیس بھی کہ محرم کے تمام بچاؤں پر تعمیر کر دی گئی ہیں۔

المستخلص

جیسا کہ صحیح روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مہدی کا ظہور بہت جلد ہی ہوگا۔ یعنی عقیقہ مہدی آثار اربعہ، آپ سے بیعت حرم شریف میں کی جائے گی۔ لیکن خروج سے متعلق صحیح احادیث میں صراحت نہیں ہے۔ البتہ سلف صالحین نے بعض احادیث سے یہ مطلب نکال دیا ہے کہ حضرت مہدی کا خروج (بیعت اللہ میں بیعت لے جانے سے پہلے) باورِ مشرق میں ہوگا۔ یہ حدیث بھٹائی عند کثر حکم لفظہ کلہم ابن خلیفہ (تمہارے خزانے کے پاس تین گروہ جنگ کریں گے جو حق بن خلیفہ کے بیٹے ہوں گے) والی حدیث ہے۔

چنانچہ حکمرانی کثیرتہ امتداد علیہ نے ان روایات کی بنیاد پر فرمایا: وہ کون ظہورہ من بلاد المشرقی لا من سراداب سامرا کما یزعمہ جہلۃ الرافضۃ..... یعنی حضرت مہدی کا ظہور بلاد مشرق سے ہوگا نہ کہ سامرا کی جگہ سے جیسا جہلی روافضی گمن کہتے بیٹھے ہیں کہ وہ اس قار میں موجود ہیں۔ یہ آخری زمانے میں ان کے نقشے کا انکار کر رہے ہیں۔ یہ ان کی ہندوئی کیفیت اور انتہائی ماموسی ہے۔

اسی طرح پراگے فرماتے ہیں "ویریدہ بناسی من اعلی المشرقی بنصرونہ ویقیمون سلطنتہ ویشدون لڑکاتہ ونکون ربابہم سوداء ایضا۔ لان ربابۃ رسول اللہ کانت سوداء بقالہ العقیاب۔ والمقصود ان المہدی الممدوح الموعود بوجودہ فی آخر الزمان یكون اصلہ عروجد وظہورہ من ناحیۃ المشرق ویباع لہ عند البیت کما دل علی ذلک نص الاحادیث (تہذیب فی الفہم، ج ۱، ص ۵۶۵۵)

ترجمہ: اہل شرق کی تائید و حمایت کریں گے۔ انکی سلطنت قائم کریں گے اور اسکو منظم کر دیں گے۔  
 ان (اہل شرق) کے جھڑے بھی کاٹے ہو گئے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بھی  
 کاٹ دیا جسکو "الغلاب" کہا جاتا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہدی مہدویٰ آخر الزماں کا اہل شرق و خروج و ظہور  
 (اہل شرق سے ہوگا اور بہت دیر بعد اللہ میں پیدا ہوئے گی۔ نص احادیث اس پر شاہد ہیں۔) (انسینائی  
 (عصر حاضر)



امام مہدی کے دوست و دشمن

ایسی کثیر روایتیں ہیں کہ علامہ غلام مصطفیٰ امین رحمہ اللہ علیہ نے بھی اپنی آثار میں ”ابھٹن“ میں روایت کئے ہیں جن میں امام مہدی کے لڑائیوں اور کوفہ میں موجود ہونے کا ذکر ملتا ہے لیکن سند کے اعتبار سے یہ کچھ درست نہیں۔

امام مہدی کی مدت

امام مہدی کتنے عرصہ حکومت کریں گے۔ اس کے بارے میں صحیح احادیث میں سات سال یا نو سال کی مدت بیان کی گئی ہے۔

1۔ لا تقوم الساعة حتى يملك رجل من اهل بيتي ارجل القتي بمعاذ الارض  
عند لا كما ملئت قبله ظلما يكون سبع سنين اسند احمد اسناد صحيح علي شرط  
مسلم دون قوله يكون سبع سنين

ترجمہ: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت نہ کرے۔ (دو) چھڑی بیٹائی وار، کھڑی ناک والا ہوگا۔ زمین کو صل و اخلاف سے بھر دیا۔ جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ دوسرے سال رہے گا۔

2۔ مستدرک ما تم کی روایت کا خلاصہ ”ويعطي العال صحاحا وتكثر المعاشية  
والعظم الامه يعيش سبعا او ثمانيا يعني خمسين (ما تم رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ: جب کہ ہے،  
موت (جی رحمہ اللہ) نے اہل بیت کی ہے)

اس حدیث میں سات یا نو سال، امام مہدی کے رہنے کی مدت بیان کی گئی ہے۔

3۔ يكون في اقصي المهدي ان القصر سبع والا فلثمان والا تسع ورواه  
طبرانی في الاوسط ورجال القاد، مجمع الزوائد

میری امت میں مہدی ہوگا۔ اگر کم (مدت رہے گا) سات سال ورنہ آٹھ، ورنہ نو سال۔

4۔ ان في اقصي المهدي يخرج، يعيش خمسا او سبعا او تسعا ورواه الترمذی  
الحاکم البانی حسن

وہ ایک میری امت میں مہدی ہوں گے۔ وہ پانچ سال نہیں گے۔ سات یا نو۔

5۔ يكون في اقصي المهدي ان القصر سبع والا تسع ورواه الترمذی حسن  
میری امت میں مہدی ہو گئے۔ اگر کم تو سات سال ورنہ نو سال۔

6۔ يكون اختلاف عند موت خليفة ويلي الاسلام بغيره الى الازلي



1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

بالمعاشون بذلك سبع سنين أو قال سبع سنين أو ثلث سنين في الأوسط ورجل  
رجل الصحيح مجمع أو ثلث سنين في الأوسط ١١٧

طریقہ کی موت کے وقت اشکری ہوگا۔ اور اس امر سے کہ زمین پر مظلوم و مستحکم ہو جائے گا۔ چنانچہ جو کسی حالت پر سہارا رہی گئے، ان کو سہارا فراہم کیا۔

[Home](#)
[About Us](#)
[Contact Us](#)
[Privacy Policy](#)

عمر ان حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ایک آدمی نے ان سے مہدی کے بارے میں سوال کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ سب بھراپنہ بات تھو سے تھو کا بندہ سنا یا بھر فرمایا "اُدّ آخری ذلّہ" میں تمہیں گے جب آدمی اللہ اللہ کہے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ انکے ساتھ ایسے لوگوں کو جمع کر دیں گے جو ہول کے ٹکڑوں کے، نذیلہ و مجذومہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انکے دلوں میں الفت پیدا فرما دیں گے۔ وہ کسی کو اپنی نہیں سمجھیں گے اور نہ کسی پر اعتراض کریں گے۔ ان میں اصوب ہر کی تعداد کے برابر لوگ شامل ہوں گے۔ زبان سے پہلے والے ان پر سبقت سے جائیں گے اور انکے بعد والے انکو پکلی سکیں گے اور وہ حضرت خالوت کے ان ساتھیوں کی تعداد میں ہوں گے جنہوں نے انکے ساتھ نہر مجور کی تھی۔ اکبر العظیمی نے کہا ان حنفیہ نے کہا کیا آپ انکو سب جتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ (اس کو) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں روایت کیا ہے وہ کہہ کر یہ شیخین کی شرع پر مکی ہے۔ اور صحابہ اسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی بات کی۔)

۱۔ مہربانی سے گفتگو چمکھو اور

ہم مہدی اور وہابی سے متعلق اداویٹ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے کے بعد  
 قرآن کے نام میں کچھ سوا رہے پیدا ہوئے ہیں۔ مثلاً

۱ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں مسلمان بہت خوشحال ہو گئے۔ وہ لوگوں کو لپ بھر لپ کے مل تقسیم کرینگے۔ جب صحیح حدیث میں یہ بھی موجود ہے ہے کہ دجال کے وقت تمام دنیا کے لوگوں کو دجال کے قبضے میں ہو گئے۔ جو انکی بات مان لے گا اسکو اپنی جنت عطا کرے گا اور جو انکی بات نہیں مانے گا اسکو جہنم میں داخل کیا جائے۔ انھوں نے کھیتیں، مویشیوں اور امواں کو چلو کر لپ لپ، لپٹیں، دیکھ، نہیں بھر ہو چکیں گی۔ چلو ہر ایک، ہاتھوں میں تھما نظر آتا ہے۔



### مہدیؑ کے واسطے شر

② جو تک امام مہدیؑ کو پہلی بار دیکھ کر بچھ کر بیٹھ گئے۔ طہری علیہ السلام دیکھ کر بچھائیں گے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ یہ لوگ حضرت مہدیؑ سے ملنا کامیاب رہیں گے۔ یہاں اگر طہری علیہ السلام سے مراد حضرت مہدیؑ کا واسطہ ہے جسکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جان فرما دیا تو ایسا طہری علیہ السلام سے لوگوں کا ہونا ہے۔ مگر اس میں شک ہے کہ چندی پیشانی وغیرہ جہاں انہوں کا مجمع ہوا وہاں اس علیہ السلام کے لوگ کافی سارے ہونگے۔ بعض علماء چونکہ عقلی جہ کے میدانوں سے الگ یہ دانتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ من (صیحت پر اصرار کریں) ان کے ساتھ جہ کے میدانوں میں رہے ہونگے اور یہ حضرات انہوں پر اسے کھانے کے طور پر پکھانے ہونگے۔ اہل بیت علیہم السلام کے مہدیؑ ہونے کا علم کسی کو نہیں ہوگا؟ جب مجاہدین کو سخت حالات پیش آئیں گے اور انکی قیادت سے رہے یہ امید ہو جائے گی یہاں تک کہ انہیں اندازہ بھی نہ ہو کہ کب امام مہدیؑ فرما لیں گے۔ ایسے وقت میں دو عہدہ ہیں جو جہ کے میدانوں سے وابستہ ہونگے۔ مادہ تعالیٰ انکی قیادت کے ایک پر اسے ساتھی کی جو تب مہدول کرادیں گے کہ اب انکو امیر بناؤ۔ پہلے پہل حضرت مہدیؑ اپنے ہائی ہونے کا اظہار کریں گے لیکن بعد میں ان علماء یا مجاہدین کو یقین ہو جائے گا کہ یہی مہدیؑ آخر از سر ہیں۔ چنانچہ انکو صیحت کے لئے تیار کر لیں؟

جواب ③ امام مہدیؑ کے دور میں فرائض اور وہاں کے وقت میں سختی والی احادیث پڑھ کر بظاہر تضاد (Contradiction) لگے۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

تجلی احمدیہ میں حضرت مہدیؑ کے وقت خوشحالی کا دور سات سال و آٹھ سال و نو سال آیا ہے۔ اور ان کے بعد پچاس سال کا دور شروع ہو جائے گا۔

مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک حدیث ہے "لو سکنون کسلا تک سبع

سین او لثمان سین لو تسبع سین لم لا یحیو فی العیش بعدہ" (مسند احمد)

فرائض کی روایت ہے ویلکس الاموال ویلکس الاسلام یجوزہ فی الارض لعیشون بلذک سبع سین لو مہدیؑ وال تقیم کریں گے اور اسلام مضبوط و مستحکم ہو جائے گا۔

مسلمان اس حالت میں سات سال رہیں گے۔ (حدیثی روایت ہے کہ وہاں چلے گا)

اس خوشحالی کے دور کی ابتداء کب سے ہوگی؟ امام المومنین امیر مومنین علیہ السلام سے مراد ہیں اہل بیت علیہم السلام والی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ فیضانِ کونکست اپنے کے بعد اسلام اور مسلمانوں کی خوشحالی کا دور شروع ہو جائے گا۔

عنہام صلواتہ ورحمۃ اللہ علیہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول















## امام مہدی کی حمایت میں مشرق سے آنے والے کالے جھنڈے

اس بارے میں متعدد روایات احادیث کی کتابوں میں آئی ہیں۔ جبکہ آثار کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں ضعیف بھی ہیں اور کچھ اسی حد تک بھی موجود ہیں۔ لیکن ہرچند بعض لوگ اسکا انکار کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہر کسی کو نصیب کی بنیاد پر ہے۔ کئی روایات جو امام مہدی کا بھی انکار کرتے ہیں۔ لیکن اس کے پاس نہ کوئی بھی دلیل ہے۔ بلکہ اصول احادیث کو ایک طرف رکھ کر یہ جس اس پر جھنڈے ہیں کہ مہدی کے بارے میں تمام احادیث ضعیف ہیں۔

جو لوگ خدا پر "جائیں اور" میں نہ مانوں" کی ریت لگائے رکھیں تو آپ انکو کیسے سمجھا سکتے ہیں؟ اللہ کرے اسے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی آمد کا بھی اللہ کرے ہیں۔ نیز وہاں کی آمد کے منکر بھی اس دور میں موجود ہیں۔

ان کالے جھنڈوں کے بارے میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یہ کالے جھنڈے وہ ہونگے جو حضرت مہدی کے ساتھ ہونگے۔۔۔ حضرت مہدی کے اپنے جھنڈے بھی کالے ہونگے۔۔۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بھی کالا تھا۔ مسکو عقاب کہا جاتا تھا۔ اسکو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بن ولید نے مشرقی و مشرق میں "حمیہ" نامی مقام پر نصب کیا ہوا تھا۔ اس جگہ کو اب بھی تک حمیہ العقاب کہا جاتا ہے۔ یہ جھنڈا روم و عرب کے کافروں پر غالب تھا۔" (انہی فی المجلد دوم ج ۱ ص ۷۰)

مشرق سے آنے والے کالے جھنڈوں کے بارے میں مستند روایات

❶ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یقتل عند کسرتکم ثلاثۃ کلہم ابن خلیفۃ ثم لا یتصور الی واحد منهم ثم یطلع ربابات سورۃ قبل المشرق یشقن لکم قتلاً ثم یقاتلہ قوم ثم ذکر شینا فقال اذا رأیتموہ فابعدوہ ولو حبواً علی التلج فاتہ خلیفۃ اللہ المہدی ہذا حدیث صحیح علی







بہن آگئی مدد کی چاہنے کی۔ انکے بعد وہ (عرب) کن کو امداد دینگے۔ کالے جھنڈوں والے بے اسکو قوں نہیں کریں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو امداد دے دیں گے۔ پس وہ زمین کو بھل دیا صرف سے بھر دیا جیسے کہ وہ پہلے علم سے بھری ہوئی تھی۔ سوتم میں سے جو لوگوں کے ضرور انکے ساتھ آجائے خواہ عرف یا گھٹنوں کے بل چل کر آئے۔ (الکواہمر، مدنی، بعد ازاں میرے اہل بیت کی ہے۔ درمختل بہ بیت الحسن والحسن اہل بیت اسکا گناہ ہے۔)

3. عن ابن مسعود رضى الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ أقبل فتية من بني هاشم فلما رأهم النبي صلى الله عليه وسلم انصرفوا فقلت لعبد الله لما الآخرة على الدنيا وإن أهل بيتي سيلقون بعدى بلاء وتشريدا ونظربدا حتى يأتى قوم من قبل المشرق معهم رأيات سود فيسألون الحق فلا يعطونه فيقاتلون فينصرون فيعطون ما سألوا فلا يقبلونه حتى يدفعوها إلى رجل من أهل بيتي فيسلوها قسطا كما ملأوها جورا فمن ادرك ذلك منك فليستهم ولو حبا على الشج (العصر ج ۱ ص ۲۷۷)۔

ترجمہ: حضرت عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ جو ہاشم کے بچے تھے وہ ان آئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ کی ہاشم ہمارے سرخ ہو گئیں اور چہرہ ہمارے کارنگ تبدیل ہو گیا۔ حضرت عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دریافت کیا، ہم آپ کے چہرے پر تا پندہ کی کی آجہا دیکھ رہے ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ ہم اہل بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلے آخرت کو پسند فرمایا ہے، اور میرے اہل بیت کو میرے بعد تکالیف اور جدوجہد ملنی کا سامنا ہوگا، یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ آئیں گے، ہنگے ساتھ کالے جھنڈے ہونگے، تو وہ حق کا سوال کریں گے۔ وہ (جو ہاشم) ان (کالے جھنڈے والوں) کو نہیں دیں گے، چنانچہ وہ قتل کریں گے، اور آگئی مدد کی چاہنے کی، مگر یہ انکو وہ بکھو دیں گے جبکہ انھوں نے سوال کیا تھا لیکن اب وہ اسکو قبول نہیں کریں گے، یہاں تک کہ اس کو وہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو دے دیں گے۔ پس وہ زمین کو بھل دے گا جیسے علم سے بھری ہوئی تھی، سوتم میں سے جو ان (کالے جھنڈوں) کو پالنے والے کے ساتھ ہو جائے خواہ اسکو عرف یا گھٹنوں



— 27 —

علامہ بیہمی کی رحمتہ اللہ علیہ ”زوائد ۳۲۱“ میں فرماتے کہ اس سند میں جیہ النبی اپنی زبانا کوئی مختلف ہے۔ لیکن اس میں زیادہ ان اپنی زیادہ متفقہ نہیں ہیں بلکہ اس حدیث کو امام جہلم رحمتہ اللہ علیہ نے مستدرک میں عمرو بن العقیس عن اہلکم من اہل اہم کے طریق سے روایت کیا ہے۔ علامہ بیہمی کی رحمتہ اللہ علیہ نے مستدرک جہلم کی جس روایت کی جانب اشارہ کیا ہے اسکو حافظ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے موضوع کہا ہے۔ لیکن شیخ احمد انصاری نے ”اسرار السوہم للحدیث“ میں اس حدیث کو حسن کیا ہے۔ اور ان کے بھائی عبداللہ حافظ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے جواب میں کہتے ہیں: ”یہ حدیث موضوع نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی ایسے دعویٰ نہیں ہے جو کتاب و اشعار ہوں۔ نیز جبکہ اس کے اور طرق بھی موجود ہیں۔“ چھپ کی بات یہ ہے کہ اس طریق سے امام رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اسکو حکم رحمتہ اللہ علیہ نے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اسکو تسلیم کیا ہے۔ (بحوالہ عارف مولوی فی انوار السیدی مع تحقیق شیخ ابوالحسن علیہ السلام)

عن الزهري قال تقبل الرايات السود من المشرق بقودهم ورجال  
كاليخت المججلة أصحاب شعور أسابهم القرون وأسماهم الكنى يقتحون  
مدينة دمشق لرفع عنهم الرخصة ثلاث ساعات. (رواههم في هذا في القرن من مردى شبيب  
من الزهري ج ١ ص ٢٠٧)

ترجمہ: نام از بہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اے جھنڈے مشرقی سے آئیں گے  
جنگی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو بھول یعنی غلامانی اور شیروں کے مانند ہونگے بالوں  
والے ہونگے، ان کے نسب دیرپائی ہونگے اور ان کے نام کیت (سے مشہور) ہونگے، وہ دشمن شہر کو فتح  
کریں گے تو ان کو کھینچ کر دھت ان سے دور رہے گی۔

قوت: اسکو فہم کنی حمد و ثناء اللہ علیہ نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن اسی حدیث کی سند سے روایت کیا ہے۔

افغانستان کی موجودہ صورت حال

اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے مقابلے کا یہاں کو بڑی کامیابی سے نوازا ہے۔ طاقت کے نشے میں چور امریکی سپر سائمن طاہان مل اس کے سامنے اب بے بس نظر آ رہے ہیں۔ نور ستان سے سرحدی چوکیاں خالی کر دی گئی ہیں۔



## امریکی کے دوست تھے

دوسری جانب پاکستان کے ساتھ مل کر امریکہ اس ہاری ہوئی جنگ کو جیتنا چاہتا ہے۔ پاکستان میں موجود امریکی لابی ممبروں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو چکی ہے کہ پاکستانی فوج نے جس طرح سوات و قبائل میں کامیابی حاصل کی ہے اسی طرح افغانستان میں بھی امریکہ کو یہ جنگ جیت کر دے سکتی ہے۔ چنانچہ ایک طرف پاکستان میں بعض طالبان ذمہ داران کی گرفتاری اور دوسری جانب پاکستانی فوج کے سربراہ کو امریکہ بلا کر انجانی اعزاز و کرام سے نوازا، مستقبلی کی صورت حال کو واضح کر رہا ہے۔

امریکہ اپنے مسلمان نژاد دوستوں کے ساتھ مل کر امیر المومنین علامہ محمد عرفہ رحمہ اللہ کے مقابلے میں جتنا ایسے طالبان کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے جو اسلامی اقدار کے دشمن سے دستبردار ہو کر جمہوری سیت اپ میں شامل ہو سکیں۔ انکے لئے جتنی قیمت دیتی ہو دی ہے۔ لیکن اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنے والوں کو ایسی باتوں سے ہوشیار تو ضرور رہنا چاہیے البتہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر طالبان قیادت کے اہم عناصر جہاد چھوڑ کر امریکی منصوبے پر راضی ہو جاتے ہیں تو کیا جہاد بند ہو جائے گا؟ کیا حق مخصوص ذمہ داران کے ساتھ حاصل ہے کہ اگر یہ جہاد کریں گے تو جہاد حق ہے اور جہاد چھوڑ کر جمہوری نظام میں شامل ہو جائیں گے تو جمہوریت حق بن جائے گی؟

ایہ جہاد نہیں ہے۔ افغانستان میں جو لوگ اسلامی نظام کی واپسی کے لئے ڈر رہے ہیں اور اس وقت تک لاتے رہیں گے جب تک حق بدل جائے یا وہ شہادت کا جام پی کر اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں۔ اور جو حق کا راستہ چھوڑ کر باطل کے ساتھ چلیں گے وہ اللہ کے دین کو تھک نہ نہیں پہنچا سکتے، بلکہ وہ خود کو ہی نقصان پہنچائیں گے۔ جہاں تک حق و انصاف کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ کب اہل حق کو حق ملے گی۔ لیکن جو بات ہم نے اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہم ہر حال میں حق والوں کا ساتھ دیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ حق قریب ہے۔

اہلِ عدل (یعنی) اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے والے  
عن من عبس وحسب اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
يخرج من عدن ابن اثنا عشر الفا ينصرون الله ورسوله هم خير من نبي وبنيهم  
ومسند احمد بن حنبل يوفى اللههم رواه ابو يعلى والطبرانی ورجالہما رجال



مقامی کے دوست و دشمن

”الصحيح غير ملو الاطلس وهو نقلة لجميع الزوائد وقال الهادي رحمه الله عليه في ”السلسلة الصحيحة“ صحيح.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدن اہلین سے بارہ ہزار افراد کو نکلیں گے جو اللہ اور ان کے رسول کی مدد کریں گے۔ وہ میرے اور ان کے مابین سب میں بہتر ہوں گے۔

نوٹ: علامہ تاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسکا ترجمہ مروی صحیح ہے البتہ متذکرہ اطلس لکھتے ہیں۔ اور علامہ الہادی رحمۃ اللہ علیہ نے ”السلسلة الصحيحة“ میں اس کو صحیح کہا ہے۔

فائدہ:۔۔۔ عدن آج بھی یمن کا ساحلی شہر ہے۔ آج کل عدن (Aden) کے نام سے مشہور ہے۔ اہل یمن کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بھی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ عراق کے بعد امریکا، یمن میں بھی آپ یمن کا آخر ذکر، چاہتا ہے۔ آپ دیکھئے کہ ان جگہوں پر یہودی امریکی فوج کو بھیج رہے ہیں، یمن کے دارے میں احادیث میں یہ ذکر ہے کہ ان جگہوں سے حضرت مہدی کی حمایت میں مجاہدین آئیں گے۔





## عراق جنگ

عن ابی ہریرہؓ قال ذکر الدجال عند عبد اللہ بن مسعود فقال یفرق الناس عند حرو وجہ ثلاث طرق فرقة تبعدہ (و فرقة لتحق باهلہا منابت الشیح) و فرقة تأخذ شرط هذا الفرات یقاتلہم و یقاتلونہ حتی یقتلون بغری الشام فیبعون طلبہ فیہم فرس أنظر أو یبلی یقتلون فلا یرجع منہم أحد هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه۔ (مشکوٰۃ فی الصحیحین، ج ۳ ص ۱۳۰)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے دو چار کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے کہ وہاں کے وقت لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ایک جماعت اس کے ساتھ ہو جائے گی، (د) اور ایک جماعت کھاس لگنے کی جگہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ شامل ہو جائے گی، (ا) اور ایک جماعت اس فرات کے کنارے اٹ جائے گی۔ وہاں ان سے جنگ کرے گا اور یہ وہاں سے جنگ کر چکے۔ (ڈنٹے لڑنے آگے بڑھنے چاہتے تھے) یہاں تک کہ مغربی شام میں جنگ کر چکے۔ پھر (دیکھ کے بے) ایک دستہ بھیجیں گے جس میں چنگھڑے یا بھورے رنگ کے گھوڑے ہوں گے، یہ (وہاں) جنگ کر چکے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔

نوٹ: یہ حدیث واقعہ نے "تیسری جنگ عظیم اور وہاں" میں نقل کی تھی۔ وہاں تینوں میں لٹھی تھی جسکی وجہ سے ترجمہ بھی لٹا دیا گیا تھا۔ اسکو یہاں تینوں دترے میں تو سین میں درست کیا گیا ہے۔ تمام حضرات اسکو درست فرمائیں۔

امریکی طریقہ کار اور پتہ چل رہا تھا

امریکہ جہاں بھی اپنی فوجی مجب کو آغاز کرتا ہے اس سے پہلے اس ملک میں ایسے طبقے کو تلاش کرتا ہے جو اسکے لئے کام کر سکیں۔ عام طور پر وہاں کی اقلیت انکے لئے زیادہ کارآمد اور خطرناک ہوتی ہے۔ یہ امر آسانی سے استدلال کے قابل ہوتی ہے۔ چنانچہ ان حقیقت کو بڑے بڑے خطرناک جہاں کے ہاتھ ہیں اور ان قوتوں کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ عراق میں صدام حسین کا کھانا کھانے کے



نے عراق کی اقلیت (دراغض) کو مضبوط کیا گیا۔ امریکہ نے شیعہ سنی اختلاف کا خوب فائدہ اٹھا دیا۔ اور اہل تشیع سے جو مطالبہ کرتے کے بعد انکو مکمل طور پر اپنے لئے استعمال کیا۔

اہل تشیع عراق پر اپنے یہی اقتدار کی جنگ میں یہ کل بھول گئے کہ وہ امریکہ کا ساتھ دیکر کتنی بڑی فحش کر رہے ہیں۔ لیکن تاریخی تعصب اور اقتدار کا نشانہ بن کر ایسا اندھا کر دینے ہے کہ اسے کمری کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا ہوگا۔

نچس اسی برائے اسلامی انقلاب فی عراق امیر عرف قسیم ہر

اسکو تے اللہ محمد قسیم نے ایران میں قائم کیا تھا۔ محمد باقر قسیم صدام حسین کی فوج میں تھا لیکن بعد ۱۹۷۹ء کی عراق ایران جنگ میں عراق سے ہجرت کر ایران چلا گیا تھا۔ ایران میں محمد باقر قسیم ایرانی انجمنی مجلس انجمنی کے قہقہوں سے فریاد گئے کہ چارہ تھا تا کہ عراقی میں دراغض کو منظم کیا ہے تھے۔ عراق پر امریکی قبضے کے بعد امریکی فوج نے انکو ایک سو پورے کے قہقہ عراقی میں داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔ امریکہ نے انکو عراقی اس فوج میں ضم کر دیا۔ جہاں یہ حکومت کے اسی عہدوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہاں تک کہ انکو وزارت داخلہ دی گئی۔

وزارت داخلہ حاصل کرنے کے بعد انھوں نے ایک تنظیم بنائی جسکا کام سنی علماء کو قتل کرنا، مساجد، ڈاکٹر، روحان، حضرات وغیرہ کو اغوا کرنا، قہقہہ خنوں میں تشدد کر کے مارنا، ہلکے کی دور دراز کے علاقے میں لاش پھینک کر چھ جاتا۔ پولیس اور دیگر حکومتی شعبوں میں سینوں کو مہر دینے کا وہی کہہ کر گرفتار کر لیا جاتا۔ ان سابق عراقی فوجی افراد کو ہارمٹ ٹھگ میں قتل کر دیا۔ تاہم عراق ایران جنگ میں جیٹ جیٹ رہے تھے۔

عراق سے سینوں کا خاتمہ

یہاں کڑوا جی ہے جواب میں قسیم کمری لہنا پونے کہ یہودی اور دیگر اسلام دشمن قوتیں اہل سنت اور اہل تشیع کو ایک ایک حیثیت میں دیکھتی ہیں۔ یوں تو تمام مسیح اسلام اس پر شاید ہے لیکن عراق کے اندر جو کچھ امریکیوں نے کر لیا اس نے ہر ایک کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ یہ حمل منصوبہ تھا جسکے تحت عراق کی سنی اکثریت کا قہقہہ میں تبدیل کیا گیا تھا۔ امریکہ کو اس میں ایران کی مکمل مدد حاصل تھی چنانچہ ایران سے تے اللہ محمد باقر قسیم کو اسکے مسخ راضہ کا رول کے ساتھ عراق بھیجے گیا۔

اس منصوبے کے تحت سنی آبادی پر چاروں ایٹمی کاہلوں سے بمباری کر کے سینوں کو ہار دیا گیا اور فتح جانے والوں کو مکمل مکافی پر مجبور کیا گیا۔ ایک دار کے ساتھ محمد باقر قسیم کے مسخ







## بلیک وائٹ ان ایکشن

بلیک وائٹ کے بارے میں ہندوستانی کتاب "برسوا" لکھنؤ اور دہلی میں بیان کر چکا ہے۔ یہاں اس کے طریقہ کار اور احوال کے بارے میں بات کریں گے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ بلیک وائٹ ایک نئی فوج ہے، اس میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ کی مضبوط فوج کے ہوتے ہوئے ایک نئی فوج کی کیوں ضرورت پڑی؟ پھر دوست کے اندر ریاست قائم کرنے کی اہازت دینی والی قوت کو کسی ہے؟ امریکی حکومت نے انکو امریکی فوج سے زیادہ اختیارات کس کے دیا ہیں؟ کر دیئے؟ کیا ایک پرنس ہی اصل ملک ہے یا نہیں پردہ کوئی غلطی لیکن انتہائی ناقص تصور موجود ہے؟ آپ شاید سوچ رہے ہوں ڈاک بھائی؟ ہرگز نہیں۔ ڈاک بھائی صرف فرسٹ میں تھ۔ اور یہ کہیں اور سے ملتی ہے۔

اور جیسا کہ ہم نے انکا واضح ہے کہ اس کے سامنے امریکی قانون یا نہیں اور جیسا کہ سب کو ڈاکٹر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

کہیں آپ تو نہیں کہ بلیک وائٹ کا قیام پیدا کر رہا ہو ایک ایسی فوج کا جو حکومتوں سے آزاد "ایک فرد" کی زیر نگرانی ہوں جو دینے کے تمام قانون و قواعدوں سے بالاتر ہو کر صرف اپنے گریڈ، مندرجہ کے احکامات کی پابندی ہو۔

دوسری جانب پاکستان میں بلیک وائٹ کو آنے کی اہم ذمہ دیتا ہے لیکن منظر ہمارے کو اور واضح کر رہا ہے۔ یہاں یہ سچ ہے کہ جس قدر ہم غریب عالمی یہی صورت حال کو دیکھ رہے ہیں اور تجویز کر رہے ہیں وہ شاید سچی ہے۔ اگر ہم تمام مسائل کا گہرائی سے مطالعہ کریں تو ہر مسئلے کے پیچھے انتہائی غلطی ہاتھ نظر آئیں گے۔ مثال کے طور پر عراق پر امریکی حملے کو سچی نظر سے دیکھیں تو یہی نظر ساری صدر ہادیج ڈیویشن پر چکر رہا ہے۔ اس کو مزید گہرائی سے دیکھیں گے تو ہمیں اس کے پیچھے ڈاک بھائی جیسی ہڈی غصہ دات کھڑی نظر آئیں گی جنہوں نے اس منصوبے کو تشکیل تک پہنچانے میں اس سے زیادہ کردار ادا کیا۔ بلکہ یہی کہہ جائے تو بہتر ہوگا کہ اس کو ایک مہرے کے طور پر استعمال کیا۔ لیکن اس سے زیادہ مزید گہرائی میں جائیں تو ڈاک بھائی



کے پیچھے راک فائر نظر آئیں گے عراق کے طرف اصل فائر گری انہی کی ہے۔ لیکن جب آپ راک فائر زور دیتے ہیں تو ہرگز وہ یہودی قوتوں کا علاقہ کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ ان سب کے پیچھے ”ایک فرد“ ہے جو ان سب سے طاقتور ہے اور یہ تمام یہودی قوتیں اسکو اپنا بڑا مان رہاں رہی ہیں، ایسا ایک بار نہیں ہوا ایک سرتا یہودی میں ایسا کیا رہو چکا ہے۔ خصوصاً یہودیوں کی اپنی مخلوق میں اتھارت اور سیاست میں پیدا ہونے والے مخالفوں میں۔

چنانچہ بعض مختلفین یقین کی حد تک اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ وہ ”غیر فرد“ کا ناواہل ہے جو پردے کے پیچھے وہ کہان سب کو چار رہا ہے۔

یہ غلط باتھ پاکستان میں کئی مرتبہ حرکت میں آیا ہے۔ خصوصاً پوزیشن مشرف کے اقتدار پر قبضہ کرنے سے لے کر اب تک۔ آپ دیکھیں گے کہ جب پاکستان کے اہل امریکہ مخالف قوتیں (جو پاکستان کو امریکی جنگ سے باہر نکالنا چاہتی ہیں) کچھ متحرک ہوتی ہیں اور معاملات امریکی اور بھارتی ماہی کی کڑ سے باہر پڑنے لگتے ہیں تو فوراً کچھ ناوہ قوتیں اور مہیاں میں آکر سب پہلے جیب کھینچتی ہیں اور پھر سب کچھ امریکی مرضی کے مطابق ہونے لگتا ہے۔ ظاہراً ہر سے رستے نظر آتے ہیں، لیکن وہ صرف ہر سے ہی ہیں۔

جیب وانز کا طریقہ کار۔

کسی بھی ملک میں اپنا ہدف متعین کرنے کے بعد ایک وانز اس ملک میں اپنے دشمن کے دشمن سے رابطہ کرتی ہے۔ انکو ہر طرح کی مدد دیکر اپنے دشمن کے خلاف اٹھوٹھم کرتی ہے۔ دشمن کے تمام طاقت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ انکی آبادیوں کہاں کہاں زیادہ ہیں، اتھارتی مراکز کہاں واقع ہیں، حکومتی اداروں میں انکے دشمن کن کن جگہوں پر ہیں، یہیں تک کہ گھروں کی معلومات کہ کن گھر میں کتنے افراد ہیں، انکے اہل خانہ کے کیا انتظامات ہیں، سامعہ ہے یا نہیں؟

پاکستان میں یہ تمام منصوبہ بلک وانز جمع کر چکے ہیں، جنکا سب سے بڑا ذریعہ مشرف کا توئم کردہ ”سنار“ ہے۔ اس کے علاوہ نیٹوں سے اسکا دست کی تفصیل حاصل کی جا چکی ہیں۔ مشر کے طور پر وہ ہر کے ایک بڑے چنگ ملک دن و باز سے بلک وانز نے اور بیغ فیض کے تمام علاقوں کو ایک طرف کھڑے ہو جانے کا حکم دیا، انکے افراد چنگ کے کچھ بڑے پیچھے اور تمام دیکھا دیا اپنے ساتھ کاپی کر کے لے گئے۔



## اسلامی کے دست و پاؤں

یہ صرف ایک واقعہ نہیں، بلکہ پاکستان بھر میں ایسے واقعات تسلسل سے ہو رہے ہیں۔ اسلام آباد جیسے شہر میں پولیس والوں کو سڑک پر لانا کر سب کے سامنے رہا، ٹانگوں پر کھڑے فوجیوں کو گامیں دینا، کسی گاڑی کے آگے نکل جانے کی صورت میں اسکو روک کر پٹائی کرنا، وہم میں پھنس جانے پر گاڑی سے نکل کر اسطرح سے ملامت کوہشت زدہ کرنا، دے دے کنٹینر کراچی سے لانا اور اسے لاہور سے بذریعہ سٹور سے اسلام آباد بھیج دینا، امریکی اسطرح پنجاب، کراچی، گلگت اور سرحد کے مختلف شہروں میں اپنے دشمن کے دشمن ٹھکانے کو تقسیم کرنا، اہل عزت میں روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ لیکن "کھینچو پٹ" سے غم یہ آیا ہے کہ اب میڈیا کوئی خبر نہیں لکھی جا رہی۔ وزیر داخلہ کا بیان اظہارات کی زینت بنا کر پاکستان میں فرقہ وارانہ لٹیراٹ کے کرانے کے لئے پیدا اور اسطرح تقسیم کیا جا چکا ہے۔ یہ تقسیم کرنے والے کون ہیں اور تقسیم کس کو کیا گیا یہ بتانے کی اہمیت نہیں ہے۔

پاکستان میں بلیک وائر کے اہداف  
انکو ہم درجہ جات میں تقسیم کر سکتے ہیں:

- 1۔۔۔ وہ علماء جو امریکہ کے خلاف جہاد کی کھلے عام دعوت دیتے ہیں۔
- 2۔۔۔ پاکستان میں موجود وہ طالبان اور مجاہدین جو رادو اسٹاکھولم کے ساتھ منسلک ہیں۔
- 3۔۔۔ وہ ہے کہ بلیک وائر صرف پشاور شہر میں اب تک ایسے دس سے زیادہ مجاہدین کو گھر پہ چھاپا مار کر شہید کر چکے ہیں۔
- 4۔۔۔ وہ مجاہدین جو طالبان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔
- 5۔۔۔ وہ علماء حق جنکا تعلق اس منکب فکر سے ہے جنہوں نے ہر دور میں غیر کی خدمت آدمیوں کے سامنے جھٹکنے کے بہانے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ جنکا غمروہب شمالی کے مجاہدین سے ہے کہ کتا ہے۔ (اللہ کے لئے جہاد میں غلہ ہو) اس طبع کا مکمل عام کیا جا چکا۔ خصوصاً کراچی میں۔
- 6۔۔۔ فوج اور خفیہ اداروں میں وہ افراد جو طالبان کا ایسی بھی تروریستی گمراہی (Strategic Depth) کے طور پر دیکھتے ہیں۔
- 7۔۔۔ وہ جو دنیا بھر کے لئے جہاد دیتے ہیں۔

ان کے اہداف پڑھ کر پریشان نہ ہوئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دفاع آپ پر فرض کیا ہے، ان اسلام دشمنوں سے لڑنے کی تیاری کیجئے۔ اور پاکستان کے ہر شہر کو اس فتنہ سے بچائے۔



نہ نفعی نہ ایچ

موجودہ حالات اور آئے دن کی مارگٹ ٹھگ ٹھوڑے والے حالات کی داستان بیان کر رہی ہے۔ خصوصاً کراچی میں دست پٹے چنگے سے بھی آپ پانچیس کر کراچی میں کیا ہونے والا ہے تو وہ بھی آپ کو صاف صاف بتا رہی ہے۔

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے بارغ تو سارا جانے ہے

اگر آپ اپنی عزت، دولت، گھر دار بیوی بچوں، ملک اور سب سے بڑھ کر اپنے دین بچا چاہتے ہیں تو حملہ آور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے طور کو چار کر لیجئے۔ اگر آپ اپنے گلی بھوں کو ٹکڑے ٹکڑے بھلے بھلا اور باری بنائیں دیکھنا چاہتے تو ابھی سے بیدار ہو جائیے۔ ورنہ بار کچھ لکھنے والے کا قلم کن مناظر کو لکھنے سے عاجز آ جائے گا۔ پاکستانی مسلمانوں کے خلاف کفار کی فحش عرقی مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ نئی پاں چل یوشیا سے بھی زیادہ۔

دشمن بہت ہیں لیکن یہ اہت نکل کا ہے۔۔۔ اگر آپ کو اپنے ملک سے پیار ہے۔۔۔ اپنے دین سے پیار ہے۔ اپنا کاروبار جو آپ نے دن رات کی محنت کر کے کھڑا کیا ہے۔۔۔ بڑی بچے جو آپ کا کل سرمایہ حیات ہیں۔۔۔ ان سب کے دفاع کے لئے آپ کو خود ہی الزم ہو گا۔ ذیل میں چند آسان اور دین میں جو اسکے لئے ہیں جو بیجا چاہتے ہیں اور جو خود کئی کا فیصلہ کر چکے ان کو کوئی کیا کہہ سکتا ہے آپ کے تباری کرنے سے اللہ تعالیٰ اسلام کے دشمنوں پر دھب بھی ڈالیں گے اور آپ کی مدد بھی فرمائیں گے۔ لیکن اگر آپ چوری نہیں کریں اور خاموشی سے گمراہ میں دیکھے پیچھے ہیں گئے تو آئے دن حالات نکل نہیں جائیں گے۔

1۔۔۔ سب سے پہلے گھر کے تمام مرد حضرات چھوٹی تربیت حاصل کریں۔ وہ وقت قریب ہے کہ جب لوگ قتل کریں گے کی کاشی لائے گئے گھر میں کوئی تربیت یافتہ نہیں ہوگا۔

2۔۔۔ جس طرح کا اسلحہ رکھتے ہیں کر لیں، اور گھر کے تمام افراد مع خواتین کے اسکو چھانا اور کھانا جوڑنا سیکھ لیں۔

3۔۔۔ گلی بھڑکی سڑک لوگوں کو چار کریں اور کسی بھی جھڑکی صورت میں انتہائی ناخوش رہیں۔ ابتدا میں مشکلات ہوتی لیکن محنت لگیں ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ مشکل حالات میں ہر تقرری کے بڑے صبر و سکون کے ساتھ حالات سے نمٹنا چاہئے۔

4۔۔۔ گھر کے تمام افراد کو بھوک پیاس برداشت کرنے کی عادت دلوائیں۔

5۔۔۔ ایسے علاقے میں رہائش نہ لیں جہاں دھماکے کے شہر ہوتے ہوں۔ خزانہ عاقبت



دنیا ہماری کے دوست ہے

میں بھی نہ چن چہاں دشمن آچکے ہمارے میں معلومات دیکھا ہو۔

۱ گھر بے طراپا جاتے کم کریں اور پیرہنے جمع کر کے اسٹور فرم دیں۔

۲ اپنے اوپر کسی بھی جملے کی صورت میں عزائم کا عزم کر لیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں پر دھب طاری کر دیں گے اور آپ کے لئے نیک نکلنے کے واسطے آسمان فرمادیں گے۔

۳ گھریلو ساز و سامان کم رکھیں۔ جتنے چکے ہوئے نکلے نقل و حرکت اتنی ہی آسان ہوگی۔ سحر ضرور اپنے ساتھ رکھیں۔ دہانہ میں آنے کی صورت میں رہائش تبدیل کر دیں۔

۴ گھر میں خدائی مواد زیادہ مقدار میں جمع کر کے رکھیں۔ خصوصاً پھنسے ہوئے پتے، بھجوریں وغیرہ۔

۱۵۔۔۔ دنیا کی کسی بھی چیز کو اپنی بھجوری نہ بنائیں۔ مثلاً لذیذ کھانے، انڈر کڈیشنڈ آرام پسندی وغیرہ۔ صرف اور صرف اپنا دین بچانے کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دل کو خالی رکھیں۔ اور انہی کی ذات سے گڑبگڑا کر عافیت و استحسان مستحق بن جائیں۔

کیا واقعی ایسا وقت آنے والا ہے

اگر ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں لیکن ہوں اور اپنے ارد گرد کے حالات سے بہتر ہو جائیں، اپنے مکملے چاؤں میں ابھرتے ہوئے اسلحے سے آنکھیں بند کر لیں، اور اپنے خلاف ذہن رکھتے غروب سے کان بند کر لیں تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پھر میں یوں ہی لگے گا کہ یہ سب دشمنی مبالغہ آرائی اور لوگوں کو بلا جہت مارنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ یہاں ہر طرف امن و امان ہے کسی کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہیں۔ نہ یہاں امریکہ آئے گا نہ بھارت حملے کی جرأت کرے گا۔ نہ بلیک وائٹ کوئی ہمت ہے کہ وہ پاکستان جیسے دشمن ملک میں یہ سب کر سکیں۔ یقیناً ایسے لوگ ہیں جو تاج بھی ایک باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن یہ آخری ہے۔ یہ کی غفلت ہے۔ اور غفلت کا دوسرا نام موتی ہے۔

نہ قیوں کا انہیام

اس طبقے کا اہم ہمارے دیکھنا ہوتا ہے تاریخ کے صفحات اٹھتے۔

یہ ساتویں صدی ہجری (تیسری صدی عیسوی) کا بغداد ہے۔ خلافت ابو مہاسیر کا دارالخلافہ بغداد۔ ہر جگہ دنیا کے حسین ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ اپنی اپنی تمام تر رعایاؤں کے ساتھ شہر کے گلی کوچوں میں موجود ہے۔ بازار کی دکانیں ایسی کہ اہل دین کے دل اتنی صرف سمجھنے چلے جاتے ہیں۔ تفریح کا ہیں ہیں کہ لوگوں کا اڑھام ہے۔ مدارس و کتبیں



ماہنامہ سیدہ مست و شہین

شائقین علم سے کچھ کچھ بھری ہوئی تمام عالم اسلام کا مرکز بغداد دیکھنے والے کہہ سکتے تھے کہ اس کے شہر پر کبھی زلزلہ نہیں آئے گا

بغداد کا ہر طبقہ اپنی اپنی دنیا میں مسرت تھا مگر ان مصلحت کی دنیا میں مدہوش ۱۲۵۱ ہزاروں کے اسیر اس مہم میں سوانح نویس کا شوق پائے۔ سب سولے سولے سولے چند کے بلکہ خود قرچی کے نئے میں دھت۔ خطرات سے آنکھیں بند کئے پائی ہلکی ٹھٹھکی کی سانسیں چوری کر رہے تھے۔۔۔ اس وقت۔۔۔ جب خطرات فصیلی بغداد کے ہر چارہ اڑا لیں چکے تھے۔ ہمارے کو خطرات پر رے کہ بغداد کا کا صرہ کر چکا تھا لیکن عوام و خواص کی حالت جوں کی توں برقرار تھی۔ اب بھی نہ تھا کہ یہ آفت آپ تک آگئی ہو۔ بلکہ خطرات کے اصول کے مطابق بہت پہلے سے ان کو بیدار کرنے کا سامان ہو چکا تھا۔ ان سے پہلے تاری فکری مضبوط طور پر کم جہ ہلا کر کے ملبہ بیت کر چکا تھا۔ لیکن خواب و خیال کی دنیا میں رہنے والے خوش تھے کہ ہادی ہادی نہیں آئے گی۔ بغداد کی باری کبھی نہیں آئے گی۔۔۔ ان کے فکر نے اس دعوے پر دلیلیں بھی گڑھ دی ہوگی۔۔۔ کہ یہ دہرا لفظ ہے۔ یہ علم اسلام کا مرکز ہے۔ یہاں مہم کے پھار لے رہے ہیں۔۔۔ ہزاروں کی تعداد میں مساجد ہیں۔ بڑی بڑی خانقاہیں ہیں۔

لیکن خواب تو خواب ہی تھے سو بچنا چاہئے۔ تاری بغداد کا کا صرہ کر چکے تھے۔ اور غافل تھے کہ نہ ہاتھ کی قسم کھا بیٹھے تھے

۶۵۱ ہجری (۱۲۵۵ء) عزم کا آخری مشرہ تاری بغداد میں داخل ہوئے۔ اور اب فکری عام کیا کہ مؤرخ کا قلم اس عزم کو زیرِ قرحاں لانے کی بہت نہیں کر پاتا تھا۔ چالیس دن تک مسلمانوں کا قلم عام ہو جاوے گا۔ اور دشمن نہیں نہ بچے۔ نہ بڑھوں پر قرحاں کھایا گیا نہ چاروں پر۔۔۔ مساجد میں ان کی نہ نہ لگے ہیں مخلوق رہیں۔۔۔ صرف یہود و نصاریٰ کو چھوڑا گیا اور رافضیوں کو۔ جس نے وزیرانِ فکری کے گھر میں نہ دے لی اسکو جان لی گئی۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "مستوطنین کی تعداد کے بارے میں لوگوں کی مختلف آراء ہیں۔ بعض کہتے ہیں: انھوں کو مسلمانوں کا قتل کیا گیا، بعض نے کہا کہ اس کا کوئی حصہ نے ان کی تعداد میں اکٹھا نہیں ہے۔ چالیس دن تک تاری قتل و غارتگری کرتے رہے، چالیس دن کے بعد بغداد کی حالت ایسی تھی جیسے پچھتیس زمین پر آگئی ہو، شہر ویران تھا۔ دشمن کے لیے تھے۔ بادشہ نے لشکروں کو اور غراب کر دیا تھا جسکی مدد سے شہر ویران سے متعلق تھا۔ بچے کچے لوگ چھدی امراض میں مبتلا ہو گئے۔ ہوائیں بھٹیں تو ملک تمام تک اس جہی کے



### منا منی کے ساتھ منی

اڑت سے کر گئیں وہاں بھی چاروں پھوٹ چڑی اور بجلی طاعون پھوٹ چڑا... بڑی تعداد میں لوگوں کی ہڈیاں ہو گئیں۔ (اب یہاں شہید)

چاہی بدلاؤ تھا رہائیں بھگتیش بنگلے سے رہنا نہیں چلو تیں اور چلو تیں۔ لیکن اب کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

بدلاؤ کی تاجی اور وزیر اعلیٰ عظمیٰ کا گھٹ ڈان کر دار

ابن عظمیٰ خلیفہ مستصم بادشاہ کو دیر تھا۔ یہ عالی رافضی تھا جسکے دل میں منیوں کی نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اسد ابدا یہاں لکھا ہے:

”اس کا مقصد اصل سنت والجماعت کی خلاف ورزی کر کے، منافقوں (شیعوں) کی خلافت قائم کرنا تھا اور بدلاؤ سے تمام منیوں کو منے کا خواہشمند تھا، مساجد و مدارس کو چلاوا اور غلیظ اور ایسے خاندان کو خستہ و ناتواں کرنا چاہتا تھا۔“ (اسد ابدا یہاں)

چنانچہ اس نے امیر المومنین طوسی (موتی ۳۶۷ھ سے ۳۷۲ھ) کو کہہ دیا کہ جو کچھ خاندان کا مشیر خاص اور عالی رافضی تھا، کے ذریعے بھگتیش خان بدلا کو سے دربار استوار کیا اور بدلاؤ کے لئے تاجروں کو اکسار دیا دیر سے دیر سے خلافت کو کٹر کر کے لگا۔ مسلمانوں کی فوج کی تعداد غلیظ مستصم (مستصم کے والد) کے آخری ایام میں اس لاکھ تھی۔ ابن عظمیٰ نے اسکی تعداد کم کرتے دس ہزار کر دی۔ خلافت کے تمام راز تاجروں کو ہاتھ دے دیے چار ہا۔

جب بادشاہان نے بدلاؤ کا محاصرہ کیا تو اسے خلیفہ مستصم کو بادشاہ کے پاس جانے پر زور دیا۔ چنانچہ غلیظ سات سو سواروں کو ساتھ لے کر بادشاہ کے پاس روانہ ہوا، جن میں بدلاؤ کے بڑے بڑے عہدہ دار اور وزراء اور مستوفی شہر شامل تھے۔ جبکہ خود ابن عظمیٰ ان سب سے پہلے مع خاندان کے بادشاہان کی چاہ میں آگیا چکا تھا۔

لیل اور بادشاہ کو میں مذاکرات ہوئے۔ ایک مرتبے پر بادشاہ، ابن عظمیٰ اور بعض شرانہ کے ساتھ واپس جانے پر راضی ہو گئے۔ لیکن میں اس وقت ابن عظمیٰ امیر المومنین طوسی نے بادشاہان کے کان بھرے اور مذاکرات کا مرکز بنے۔ (آج بھی ابن عظمیٰ کی اور دیکھی کام کر رہی ہے)

خلیفہ وقت مجبوروں کے سمون تے

ابن عظمیٰ نے بادشاہ کو مجبور کیا کہ وہ غلیظ کا قتل کر دے۔ لیکن بادشاہان غلیظ کا خون بہانے سے اور ہاتھ۔ اسکا یہ عقیدہ تھا کہ دیا کرنے سے آسمان سے اس پر آفت نازل ہو جائے گی۔ اسکا حل



دن عظمیٰ نے یہ بتایا کہ اسکو چننی میں پھینک کر اسکو اوپر گھڑا ہے اور اڑا دیے جائیں۔ اس طرح غلیظ کا خون زمین پر نہیں گرے گا اور ہلاکت سہلی آفت سے بچے گا۔

خیفہ کے ساتھ ان تمام جملہ ہتھیار کے بارے میں بھی دن عظمیٰ نے نقل کا مشورہ دیا جو خیفہ کے ساتھ آئے تھے۔ اس خبر نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ خیفہ کے گل سے عورتوں اور بچوں کو بکرا، چھو، ایک، ایک کر کے گونگہریں کی طرح ذبح کرنا اور خیفہ کے تمام ہتھیاروں کو اسی طرح ذبح کر دیا۔ اگلی خواہش تھی کہ ہندوؤں میں سینوں کے حادس کی جگہ شیموں کے حادس قائم ہوں، مسابہ کی جگہ دم بازے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو نیا میں ہی ذبح کیا اور نامہ دھرا۔

یہ تاریخ پڑھ کر مابلی ہندو کی سستی، کوٹہ، اندیشی اور غش فشی ابھی تک آپ کی سمجھ میں نہیں آئی ہوگی کہ دشمن کو ہندو کے دروازے پر دیکھ کر بھی کیوں گروہ لوگ دشمن سے جہاد کے لئے تیار نہیں ہوئے؟

اسی طرح آپ نے مسلم ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ بھی کیا ہوگا اور شاید آج تک مغل حکمرانوں کو کوٹے ہو گئے کہ انکی باپلی نے انکی بیوی مسلم سلفیت کو آنکھوں دیکھتے انگریزوں کی غلامی میں دیدیا۔ حکمرانوں کے ساتھ ساتھ آپ اس وقت کی مسلم عوام کو بھی سخت سست کہتے ہو گئے کہ دشمن کو سر پر تاج لکھ کر حکمرانوں سے امانت کر کے خود دشمن سے مقابلے کو کیوں نہ لگے؟ ”یہ کیا کہنے کا اگر مورخین مذکورہ اقوام میں آپ کا بھی اضافہ کر دے۔ اور لکھ دے کہ مسلمان بچہ کستان کیسے تھے جیسے مسلمانے کا دشمن انکے شہروں پر قبضے کرنا اور وہ سب بکھا آرام سے برداشت کرتے رہے۔ کیسے دانشور اور اہل علم تھے کہ دشمن سے چوری کے جہانے اپنی فوج کو ان قوتوں کے خلاف ڈالنے پر لگا دیا جو انکے دشمن سے گمراہ رہے۔

آج کے دن عظمیٰ

آج ایک نہیں کہنے دن عظمیٰ ہیں جو ان عظمیٰ کے خواب کو تعبیر دینے کے لئے دن رات ایک کہنے ہوئے ہیں، کہتے خیر اللہ بن طوی ہیں جو بلا کوئے وقت کے مشیر بنے بیٹھے ہیں اور بچے والے پاکستان کے یہ سفید کے مالک ہیں۔ یہ بات اور خصوصی پیمائش لکھ خصوصاً اپنی ابھی خبر سن جاتے ہیں تو کبھی لندن۔ ہمارے ذہنا حاصل کر کے تختوں پر سرخ نشا ت لگائے جا رہے ہیں۔ دکانوں، تہارتی مراکز، فیکٹریوں اور گلی گلوں کی تحصیل چوری ہو چکی ہے۔ کہیں دوست ہیں کہیں دشمن۔ کہاں پر امن شہری ہیں اور کہاں وحشت گردوں کے ہم



ماترہی کے ساتھ ساتھ

مسک گئی شپ بلی کا ہڑکیں کے لئے سوزوں ہیں اور لے ایف 16 کیوں کے لئے بھڑ  
چڑ گئے۔

رات جب گہری سوئے تھی ہے اور اندھیرا ہرج کو اٹھانے لگتا ہے۔ خود فرجی کے کنار  
مرہوں کے پیچھے ہوتے ہوئے تھک پڑ کر چور۔ اور اسے خود بخود چڑے ہوئے ہیں  
ایسے میں آج کے دن مٹی آج کے چاکو کو کیا طور سے دیتے ہیں۔ کیا راز پیچھے ہیں اور کب  
آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

دیکھئے اگر نکلیں ہیں۔۔۔ سنئے اگر سماعت نے ساتھ نہیں چھوڑا۔۔۔ محسوس کیجئے اگر حواس  
ہوتی ہیں۔۔۔ یہ تقسیم ہوا اسطر۔۔۔ منتخب وزیر تھیں۔۔۔ خصوصیات کے لئے کھینے والے اسحو  
سائنس۔۔۔ دھڑوں میں داخل چغل۔۔۔ نظریاتی پاکستانوں کو دشت گردوں کا حامی اور "ہند  
حاکمان" کہہ کر ساڑھ بھاڑا جانا۔ اس آئٹ کی تپش محسوس کیجئے جس نے ابھی صرف پائین  
ہر کیت کو خاکستر کیا ہے۔۔۔ یاد کیجئے ان منظم گروہوں کو جو کراچی میں فیکٹریوں کی جھڑپاں اٹھا کر  
کرے گئے۔۔۔ سنئے ان میٹروں کو جو ابھی فراڈز والی تھیں ہیں اور ہر ایک کے شہر میں کھن گم  
ہو رہی ہیں۔۔۔ بھول گئے تو ظہور کو دربار چاہ لیتے۔

لیکن یہ سب اس کے لئے ہے جھگڑا لے آئیں وہی ہیں جو دیکھتی ہیں۔ کان دینے ہیں  
جنگی قوت سماعت ختم نہیں ہوئی۔۔۔ اور احساس ہے کہ ابھی مراد نہیں ہوا۔ وہ جانتے ہیں کہ  
حالات اور بے بیان سے بھی زیادہ نازک اور خطرناک ہیں۔ اس اسطر کسی سے پوشیدہ ہے نہ اعلیٰ  
حق کے بارے میں تفصیلی مسومات اکٹھا کیا جا تا دھکی جھکی بات ہے۔ جبکہ دائر کے ساتھ کون  
ہیں اور برطانیہ امریکہ کے ساتھ کسی کی خفیہ نگاہوں سے سب کچھ سامنے ہے۔ لیکن آنکھیں سوند کر  
اپنی ہی سوج سستی میں کھو جائیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہ سب جذباتی باتیں ہیں۔۔۔ لوگوں کو  
دارانے کے لئے مہلا آرائی ہے۔۔۔ یہاں کچھ نہیں ہونے والا۔

دوست وارمن کو پوچھ لیتے

پاکستان کے مقتدر حلقوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان کا دفاع وہی طبقہ کر سکتا ہے جسکو "ج  
امریکہ و بھارت کے کہنے پر دشمن اور خود ارادیتوں کی صف میں شمار کیا جانے لگا ہے۔ جہا  
افغانستان سے لگ کر لبنان تک اور جہاں کھلم کھلا کے آواز سے لے کر اب تک کون سا ملک نظر ہے  
جو اسلام کے نام پر پاکستان کے دفاع کے لئے مسلسل قربانیاں دیتا آ رہا ہے۔ مشرق نے ہر







## میاں حسنی کے دوست دشمن

یہ دیکھ کر نہیں ہمارے ہر ایک سادہ نگار اپنے انکسیرس قہر قرار ہے جس کا کہ اس کی خفاہ میں سرے سرگرم اور دھرم دھائی کی ہر ہر گھر جانی۔

پاکستان میں موجود اس طبقے کی یہ دیر نہ خواہش رہی ہے کہ سرحدی پیکریں صرف ہند کی طرح نہ کر سہ نہ پاکستان کو بھی لگا جلی تہذیب میں ایک غوطہ لگو ہا ہے تاکہ بھارت کی طرف سے یہاں کا پہلے پہل قریب قریب "ہندوستان" کے غروں سے گونجنے لگے۔

امریکہ بھارت کی کوشش ہے کہ پاکستانی فوج قبائل میں ابھی رہی جبکہ پاکستان کے نئے ضروری ہے کہ وہ فوج کو قبائل سے نکال کر مشرقی سرحد پر لگائے۔ میڈیا کے شور شرابے کی پروا نہیں کرتی ہے۔ میڈیا کی شراکت داری کی جو سے آج پاکستانی فوج قبائل میں ابھی ہوئی ہے۔ میڈیا قبائل میں حالات کو کشمکش کرتا ہے کہ باطلان قہوڑی دہریہ اسلام آباد پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ یہ برقیہ پر چاہتے ہیں کہ فوج قبائل میں ہی پھنس رہے تاکہ بھارت و امریکہ کے نئے پاکستان کو ترو ترو ہانے میں آسانی رہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو کچھ مستوں میں پاکستان کا جہود ہے وہ اس بات کی حمایت نہیں کرے گا کہ فوج اپنے ہی لوگوں سے ابھی رہے۔ چھٹے لوگ اس آپریشن کی حمایت کر رہے ہیں یہ سب وہ ہیں جو کل تک پاک فوج کے جہود تک کو مرنے کی باتیں کرتے تھے۔ اب انکو اپنی مراد پوری ہوئی نظر آ رہی ہے۔ اس کے بعد دشمن ابھاریں اور فوج ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ ہر دھرم و مذہب میں ابھی خوشی خوشی مل رہی ہے۔

جہاں تک فوج کی حمایت میں لگائی جانے والی دلیوں کا تعلق ہے تو چہن چکے یہ فوج کی حمایت میں نہیں بلکہ یہ دہریہ اس خوشی میں ہیں کہ ان کے خواہوں کو تعبیری ہے کہ فوج کو اس طبقے کے سر تھوڑا دیا گیا ہے۔ یہ طریق اس کے دلوں میں چھپیں اس خوشی کا اظہار ہیں۔ آپریشن کی حمایت کرنے والے کچھ وہ ہیں جنکو ہر اور راست ہمدردی لانی پڑے پڑے فوج جاری کر رہی ہے۔ امریکہ و برطانیہ کے دورے و اسلام آباد اور دیگر بڑے شہروں میں پلاٹا، ہندو تلک و کھوشی طرح پر لائیے اشارہ دھوکوں میں ہمارے مشائخ کا نظریہ سب ایک ہی تہذیبوں رہے ہیں جس سے امریکہ خوش ہو جائے۔ اور پاکستان کے جہود پر دھرم و دھرم کھتے رہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو سیڑ سے سنے اور ہا ہے جو امریکہ و بھارت کی خواہش پوری کرنے میں قائل ہیں۔ جبکہ اس طبقے کی آواز کو ہا دیا گیا یا میڈیا سے ہی انکو مایہ کد یا گیا جہود فوجی پاکستان کے جہود ہیں۔

ان کے قانون فطرت کے راستے میں نہ آئے۔ اگر شہداء کا رب مجاہدین ہی کے ہاتھوں



## مقامی کے دوست و دشمن

بھارت کو فتح کرانے کا فیصلہ فرمایا گئے ہیں تو آپ انکا راستہ نہیں روک سکتے۔ اگر روکا ہے تو اسلام آباد و کراچی میں بھی اس بھارتی لابی کو لگا ہوا سنے جس نے پاکستان کو ان کی گج پر پہنچا دیا ہے کہ بھارت کے سامنے لٹکتے پر مجبور کر دیا ہے۔ انہی خداؤں کی دولت تو مہمانی کے قطرے قطرے کی تمنا ہوئی ہو رہی ہے۔ انکے پانی کا مسئلہ پاکستان کی جاسے تعلق رکھتا ہے۔ اس بات کی خاطر ان لوگوں کے شکر دینے جو قیام میں آپ دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں، انکو متوجہ نظیر بھیجئے۔ آپ کو پتہ لگے گا کہ چاہا ملک کے ساتھ کتنے شخص ہیں۔

## پاکستانی کون ہیں؟

اگر آپ یہ مانتے ہیں کہ پاکستان ملک کے نام ہے وجود میں آیا تو پھر اس پاکستان کو آپ سرحدوں میں کیوں محدود کرتے ہیں۔ جب پاکستان گئے کے نام پر وجود میں آیا تو یہ ہر اس مسلمان کا ملک ہے جو گئے کے لئے پیدا ہوئے گئے کے لئے مرنے ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں پیدا ہوا ہو۔ ہر وہ مسلمان پاکستانی ہے جسکی زندگی کا مقصد اس گئے کی سر بلندی کے لئے گئے کے دشمنوں سے لڑنا ہے۔ خواہ وہ عرب میں پیدا ہوا یا افریقہ میں.... اس نے وطن میں آنکھیں کھولی ہوں، سرنگر میں۔ جبکہ وہ خدا ربی ملت کی نگر پاکستانی ہو سکتے ہیں جو مسلمانوں کو برہمن کی لٹائی میں دینے کے آرزو مند ہیں.... جو اس گئے کی بلا وطنی کے بجائے اس خطے میں ہندو کی بلا وطنی کو بڑھانے کی دعوت دے رہے ہیں، جو کھلی آنکھوں تو م کو اپنی خود کشی کی جو ب و تحلیل رہے ہیں۔

## ہندوستان میں مسلمان کس کے ساتھ جب ذکر کریں گے؟

اب جبکہ دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں کے اندر جذباتی جہاد اگلیاں لے رہا ہے۔ اپنی کھوئی ہوئی عظمت، رفعت و امن لانے کے لئے نوجوانوں میں احساس پیدا ہوا ہمارا ہے۔ دنیا بھر میں بھارتی ہاں قوتوں کے سامنے سید پر ہونے ہیں، ایسے وقت میں یہ سوال بہت اہم ہے کہ آپ اپنی کے لحاظ سے ایک بڑی تعداد ہندوستان میں لیئے جائے مسلمانوں کی ہے یا غیر کی وجہ ہے کہ وہ بھی ملک اس انداز میں جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں کہ وہ چاہتے تھے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انکا سامنا دنیا کی حکمران ترین قوم سے ہے جس نے اپنے گمراہی پر سے پر دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کا نقاب ہوا دکھا ہے۔ لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کو وقت کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے خود کو جہاد کے لئے تیار کرنا چاہئے۔ لٹائی میں رہتے رہتے



نہیں برہمن کی عداوت کا احساس ہی ٹھہر رہا ہے۔

بہت سارے سوال اپنے بعد وحشی مسلمانوں سے کرنے کوئی چاہتا ہے کہ ہر مسلمان کی طرح آپ بھی امام مہدی کے منتظر ہو گئے، اگر امام مہدی تشریف لے آئیں تو آپ حضرات کیہ کریں گے؟ آپ دین کا ساتھ دینگے یا اسلام کا؟ امام مہدی کے ساتھ مل کر بددینی فوراً کا مقابلہ کریں گے یا "تسلیم و مطاعت" کو سامنے رکھ کر قیصر کریں گے؟

اگر امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے تو یہ حکم جہادس وقت بھی ہے۔ اور فرض بھی ہے۔ لہذا آپ کے لئے ضروری ہے کہ بددینوں کے خلاف جہاد میں شرکت کریں۔ مسلمانوں، ہندوؤں اور ان کے آئے والی نسلوں کو مسلمان بنانے کے لئے بددینوں سے آزادی حاصل کرنی ہی ہوگی۔ ورنہ دیر سے دیر سے ہندو کا زبردستی بچے کی شریانوں میں خون عینا کر دوڑ رہا ہوگا۔ اردو زبان سے مسلمانوں کا رشوک دینے کے بعد ان کا اپنے وطن سے کٹا قتل رہ چکے گا اسکو جان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ اپنے وطن سے جتنے چاہیں دھوکے کرتے رہیں "آپ کو ہندوستان میں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے اور آپ کو مسلمان حقوق دئے گئے ہیں" لیکن ہندوستان سے باہر آپ کا علاج زور پر دیا نہیں کرتی ہے۔ آپ کی ہمسائیگی کے بارے میں چھپنے والی اکثر رپورٹیں پڑھ کر قریب لگتا ہے گویا آپ کو شہر ہمارا دیا گیا ہے۔

عالم اسلام کھوت لے چکا ہے، جہاد کے میدان گرم ہیں نہ جہان کا دھج کے عمروں کی ہر دوڑے چلے جاتے ہیں۔۔۔ کیں جہان بیڑوں کو اپنے کے نام پر قربان کر رہی ہیں۔۔۔

شمعت و بہادری کی ایسی جہاد کی ہر رہی ہے جس پر امت بھروسہ کر لے کر کھڑی ہے۔ دنیا ہر سے مسلمان جہاد میں شریک ہونے کے لئے فرضی جہاد فرض الفتن کا رخ کئے جا رہے ہیں لیکن آپ کہاں ہیں؟

برہمن کی عداوت نے ہمارا دھشت پر شاید ایسا دھوکہ دیا ہے کہ اب ہر مسلمان اور ملحقہ کو دیکھ کر بھی اپنی غلطی دھت پر نہیں آتی۔ ہر مسلمان کے ہوا جی میں جہاد شہید ہونے کے ہر جہاد بھی سوچتے ہوئے توجہ نہ دینی بھول بیٹھے۔ جس قوم کی صورتوں کو آپ نے عزت دی اور عزت کا نظام عطا کیا آج وہی قوم تمہاری عزتوں کو ہر سے بازاروں میں بیچا کر بیچ رہی ہے۔ تمہاری کھوری اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ پچھلے دنوں سے چھپ چھپ کر یہ حکم کرتے تھے لیکن اب خود ہماری دنیا کو دکھاتے ہیں۔ تمہاری ہے کسی کی دنیا ہمارا کمالی میڈیا کو، سچے ہیں







### سپاہی کے دوست جان

آج ہندوستان میں غم کس کا چلتا ہے، مسلمانوں کا یہ ہندوؤں کا؟ مسلمانوں کی جان  
وہل، دھڑت و آبرو کو آپ تک نیکروں کا بار پائل کیا جا چکا ہے۔

شاہد عہد صحرایہ رحمۃ اللہ علیہ کے عملی اقدامات نے دشمنین اسلام کو آگ بھول کر دیا اور وہ  
میں کچھ بھی کرنا کر دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چٹائی جاتی رہی اور برس کا حق  
ہو گیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مع خواتین خانہ کے دہلی بدر کر دیا، عورتوں تک کو ساری پر سار ہونے  
کی اجازت نہیں تھی۔ مگر مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو صحابہ سے محبت کی پھاٹک میں گولی، درکر  
شہید کر دیا گیا۔

شاہد احنبل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

شاہد عہد صحرایہ رحمۃ اللہ علیہ کا دارالغرب کا فتویٰ صرف کاغذی کاروائی نہ تھی بلکہ اس پر عمل  
وراء کے لئے مکمل جنگ کا منصوبہ بنائے پاس قرار جو کچھ ان کے غم سے نکلا اس کے لئے بہت تیزی  
کے ساتھ عملی اقدامات کئے گئے، شہر خراج کر لوگوں کو جہاد کے لئے تیار کیا گیا، جو جہاد پر جانے  
کیسے تیار ہونے لگی جہادی تربیت کی گئی، اجرت کے لئے مسلمانوں کو تیار کیا گیا، جہاد کے  
معددوں کے لئے مالی انتظامات کئے، دیگر محکمات سے تعلقات نیز مضابطہ جنگ کے آغاز کے  
لئے صوبہ سرحد کا انتخاب، مادر دہلی تک پیچھے مرکز سے رابطے کا انتظام، مدد ملنے کی فراہمی فرض  
وہ تمام اقدامات کئے گئے جو جنگ کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ ان کے لئے سید احمد شہید  
رحمۃ اللہ علیہ امیر مہاجرین اور شاہد احنبل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عہد لکھی رحمۃ اللہ علیہ ان کے  
مشیر خاص متعین ہوئے۔

پھر دہانے دیکھا کہ چٹائیوں پر چلتے والے توپ و تھک انہوں نے اپنے غم کی لہجہ رکھنے کے  
لئے گھریا، ریویں بچوں اور بے بس دینی حلقوں کو خیر باد کہہ کر گھر سے جڑواں مکمل دور صوبہ  
سرحد کے پہاڑوں میں امیر اکبر رہے تھے۔ قرآن و حدیث کا درس چھوڑ کر آج قرآن و حدیث  
کے احکامات کو پہانے کے لئے یہ سب کچھ کھڑے ہوئے تھے، کیا شیخ الحدیث اور کیا شیخ التفسیر کیا  
قلمب اور کیا ابدلی سارے کے سارے اللہ کے فضل کو پہنچانے کی خاطر گرد و مہار میں آئے، کچھ  
میں کت پت ہوتے اور کچھ سوکھے نکلے ہیں، گزرا کرتے، اٹاتے پر داشت کرتے، حاکمیت کرنے  
والوں کی حاکمیت تھے، حلقہ زانو کی طعن زنی سیتے، جھکے عملی اور مصونیت پسندی کا درس دیتے  
والوں کو قرآن و حدیث سے جواب دیتے، تھکریاں بے وفا کیاں گھریا، سے دوری سب کچھ



## ماہرہ کی خدمت میں

برداشت کرتے ہوئے، تاخر یہ عظیم شخصیات پر مشتمل قافلہ ہلاکوٹ میں اپنی آخری جگہ بھی رہ کر نکلتے کی خاطر، رضا کی خاطر قربان کر گیا۔ اور بعد میں آنے والے طفرین دھندلے، مصطفیٰ و مرشدین کو بتا گیا کہ ولایتِ اقدس حق مجدد کے قتل سے چار، پانچ برس کے بعد اسلام کو چھاپی سب سے بڑی دین کی خدمت ہے خود اپنا گھر اپنا دار، سو اپنا وطن تنگ اسکے لئے قربان کرنا چاہئے ہم میں بہترین عالم دینی ہو سکتا ہے جو قرآن سے نکلے اور اس پر لائے جائے۔

یہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت اور اللہ کے ساتھ خصوصی تعلق سی تھا کہ اس پر عثمانی نے کفر کے سانسے لگائے سے انکار کر دیا جو اپنے محبوب حقیقی کے سامنے جھکی تھی۔ ہلاکوٹ میں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جزار پر، حاضری کے وقت ہر بار دہلی سے ہلاکوٹ تک کا نقشہ انہیں میں گھومتے لگتا ہے۔ دہلی کی روٹیں، بازاریں سے کچھانگے بھری مساجد، مدارس میں شاہین مہم کا کھم بادور دوسری چوبیس سالہ دہلی پہاڑوں میں گھرا ہلاکوٹ، کہاں دہلی کا شہزادہ اور کہاں ”سیدنا دار“۔ کچھ جیسا بہت بہت اس دہلی کو کچھ کھو سکتا ہے کہ حدیث نبوی کا درس دیتے شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، دہلی حدیث گھوڑا کر سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ہوئے؟

کبھی حجاز کا قیام کا نام لگھوڑا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر کھڑے ہو کر سوچنے لگا کہ کس قوت سے کھرانے چلے تھے، جسکی عظمت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اور خود سے یہ بھی سوال کھینچے گا کہ احاطہ سوسائٹی سے نکلنے ہوئے باب کا سم پر آخری نظروں میں کدوں میں جذبات کا طوفان لئے نکلے والا صاحب مہم ہوتی ہے یا دنیا کی جھنگا دھوں نے انکھائی ”مستقبل“ کی لڑکھڑائی دلا دیا؟

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ ہمارے اسلاف زیادہ سمجھدار تھے جو امت کے ہیروں کو اکٹھا کر کے ہلاکوٹ میں لاکر شہید کر بیٹھے، یا ہم جو اپنی جان چھانے بھرتے ہیں؟ میں اپنے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسے بھٹے کو یہ احساس نہیں تھا کہ انگریزوں کے خلاف انکا فتویٰ اسکے لئے کس قدر مشکلات کھڑی کر دے گا، کیا انکو اس بات کا اندازہ تھا کہ انکے اس عمل سے ہندوستان بھر کے مدارس کی اہل سنت، اہل حق، اہل حق سے بے گئی۔ پھر آخر یہ ترقی تھی جو دہلی کے عظیم علمی کارنامے انہما پر اپنے والے مدارس کو ادا پر لگا دیا، خود بھی مسیحیوں میں رہے، ہمارے بھی مساجد کرائے؟

مجھ جیسے کم ہم جب اسلاف کی تائید چاہتا ہے اور آج کے ملاحہ دیکھتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی اور تھے ہم کوئی اور ہیں۔ ال کرتا ہے کہ آگے سفر کے پہاڑے باطنی کی طرف ہی لوٹ



معاہدہ کی طرف سے دست بردار

پاکستان آج بھی وہی ہے جس سے وہیں انہیں کہ وقت بہت مختصر ہے۔ انہیں چھوڑنے اور انہیں کوڑھنے کا وقت ہے۔ انہیں نہ بولنے اور خود کو کمر و جگر نہ بچھنے۔ صومالیہ، اوس کو بچھنے، بھوکے پیٹ، قحط زدہ، لوگوں کا خون بھی دینے کے دشمنوں نے نچوڑ دیا تھا لیکن جب اٹھے تو وقت کے فرعون کے گلے میں دسیوں زائل کر گئی کو چوں میں گھسینے پھرے۔

بہرہ بہرہ کہو بھی نہیں۔ اللہ ہی کی طاقت ہے جس سے ڈرنا چاہئے۔ یہ خوفِ الہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔ ورنہ ایک پالیس واسلے کی کیا نول کے ایک قہری ناٹ قہری ہاتھ میں لے کر محمود غزنوی، دہلی، احمد علیہ اور اورنگزیب دہلیہ کی اولاد کو یوں بٹکا کر لے جائے جیسے انسان نہیں بکریوں کا ریز ہوں۔ یہ صرف جہاد سے دوری کا نتیجہ ہے ورنہ بھارتی فوج بھی آپ کے سامنے ظہر نہیں نکلتی۔۔۔ کشمیر کے احمد دیکھ لیجئے۔ مشرق کے بھارتی کرنے سے پہلے تک مجاہدین نے کس بڑی طرح بھارتی فوج کو شکست دی تھی۔

جلدی کیجئے۔ جہاد کے میدان پر کار ہے ہیں۔۔۔ قاتلے رواں دواں ہیں۔۔۔ قلعہ بیتار آج آپ کی عظمت کی داستان یاد دلا رہی ہے۔۔۔ قاتل قہے پر ہوتا تو کمال کو خون خون کرتا ہے۔۔۔ اور اسکے سامنے ہر لشکر جانح مسجد کیا ان سب کو کچ کر بھی لایا ہوا ماضی، انہیں لینے کی قہر نہیں ہوتی۔ یہ سب آپ کی اور امت ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ آپ اللہ کے دشمن ہندوؤں کی لٹائی میں زندگی گزاریں۔۔۔ انہیں کا وقت ہے اٹھ جائے۔۔۔ اگر خود نہیں اٹھیں گے تو اٹھا دیے جائیں گے۔ قہر اور وقت ہے۔۔۔ جنگوں کے آغاز سے پہلے خود کو جہاد کے لئے جہاد کر لیجئے تاکہ باہر سے آپ کے مجاہدین بھارتی اور احمد سے آپ فزودہ ہندوؤں میں شریک ہو کر جہنم کی آگ سے چٹکارا پا سکیں۔۔۔ اور آقا نے وہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ہندوستان کے ہارے میں بڑھت میں شریک ہو سکیں۔

پاکستان اور عہد حق

وہ جو بچتے تھے دوائے دل

انہی جہاد کی بات ہے کہ جب فطرت، سب کی طرح بچن پھیلانے سامنے کھڑے ہیں اس ناک وقت میں حق میں خرافات کے آثار نظر نہیں آتے۔۔۔ حالانکہ یہ وہ وقت ہے جہاد فطرت کی یاد دہانی سے ہی سہجہ چنے کی صدا بیت رکھتا ہے۔ لیکن فی الوقت فطرت انکے سروں پر نہ مٹا شروع ہو چکے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے انکار میں بیٹھ رہا ہے۔











جو دہریہ کی گناہ کی اور سب کے سامنے گولی چلا دی۔

دوست شاپ غسوسی کریں کہ صرف قلوب ہی کا ذکر پارہ کیوں؟ .. سخیہ بھوت  
... راجہ نستان کو کیوں بھول گئے؟

سب داریں نہ ٹھہر بھول گئے ہیں۔ نہ دلی۔۔۔ خود اپنا 'آپ' بھرا جا سکتا ہے لیکن سرنگرد دلی نہیں بھرائے جاسکتے کہ یہ بندے پر فرض ہے۔۔۔ رہا افغانستان اس کے بغیر تو سب کچھ دھوا ہے۔ لیکن جو سنی پاکستان میں موجود دلی حق کے لئے غلبہ میں ہے وہ کسی میں نہیں۔ غلبہ میں فتنہ عام اپنے اندر بے پناہ جبر قس اور سنی سپینے ہوئے ہے۔ لیکن کشتن کے لئے عراقی بیڑن رو چٹل لایا جا چکا۔ قاتل کون ہے۔ قاتلوں کی رہنمائی کرنے والے کون اور مقتول کون؟ سسک رہا ہیں اور بچیں کر کی گونجی تھیں۔ قسبہ ہر غمرے گالے والے کون ہے؟ مختصر میں کہہ لیتے کہ غلبہ دلی پاکستان کی ایسی دلی جو ظلم سے جو پہلے سے ڈالی گئی ہے۔۔۔ اپنا مصطفیٰ دیکھنے کے لئے غلبہ کی کہانی غور سے پڑھئے۔۔۔ جس نے غلبہ کو چڑھا دیا۔ اس کے لئے مصطفیٰ میں پاکستان میں ہونے والا سب کچھ اس طرح ہوا کہ گوارہ غلبہ ہی کی دلی جو دیکھ رہا ہے۔۔۔ جلا اور بھی دلی۔۔۔ جلا کے نشانے پر بھی دلی۔ قاتل بھی غلبہ جیسے۔ اور مقتول بھی ظلم کی طرح۔

یہ کمزوروں چنانوں کے دل چاک کرتی ہیں۔ بیہوش کی میٹروں کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔۔۔ ان بیہوش کی آواز ہر حق آواز کے ٹھہریں جام ”یہ مصعب زرقادی“ نے لیک کہا تھا۔ کیا کوئی ہے جو کراچی سے گلگت اور ٹھہریں سے قبائل تک، ایک دال امر کی میرین اور ان کے کمرانے کے فوجیوں کے مقابلے میں مصعب زرقادی بن سکے۔۔۔ کوئی ہے جو تمام مصلحتوں۔۔۔ خود فریبی کی جھکے عملوں اور خوف کے سایوں سے جان بچا کر۔ ایک وقت۔ اسلام کے تمام دشمنوں کے مقابلے کے لئے عہدہ کھڑا ہو۔۔۔ جب چاکر مسلمانان پاکستان کو بھلا جائے گا۔

اصل حق کے لئے ضروری ہے کہ جس اعزاز میں انھیں تمنا کے منصوبے بنائے گئے ہیں، اسی اعزاز میں اس کو جواپ دیا جائے۔ بھارت و امریکہ کی محنت و محنت کر کے۔ زندگی کی ہیک ماگ کر یا چند سانس قرض لے کر جی لینے کا کام زندگی نہیں ہے۔ اسی زندگی سے موت قرار دیا جاتا ہے۔

فقیہ دیکھ کر اس پر کھڑکھڑاہٹ مٹی کر آپ پر چٹکار کر دیں۔..... اچھے جاننے والے ہر مسلمان ہر



کہتے ہیں اور امام مہدی کے دشمنوں کے خلاف جہاد ہو چکا ہے۔ لوگوں کو سمجھا ہے کہ امر کی جنگ کا اہد معنی ہے کہ جو حاصل نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اگر اس ایسی طاقت کے مقدر میں شکست لکھ چکے ہیں تو ساری دنیا کی کراچی اسکو طابوت سے نہیں بچ سکتی۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان بھی امریکہ کے ساتھ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو مٹا کر ایک ہی قوم لے آئیں گے جو ان کے دین کے دشمنوں سے جہاد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کسی کے تاج نہیں ہیں۔

چنانچہ ہمیں آخرت سے ڈرنا ہے۔ پتہ اور اسام دشمن طاقتوں کا ساتھ دینے کے بجائے اہل دین کے ساتھ کیا اتحاد قائم کر کے امریکہ و بھارت کے خلاف جنگ کی تیاری کرنی چاہئے۔ کامیابی انہی کو ملے گی جو اللہ کے کلمے کی سرپرستی کے لئے لڑیں گے اور جہاد اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو چھوڑ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ انکو چھوڑ دیں گے۔ پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہل حق کے ساتھ شامل فرما دیں اور باطل کا ساتھ دینے سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین





## جہاد کا وقت کب آئے گا؟

### امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے؟

جہاد کے فرض میں ہونے کی جو شرائط احمدیہ مجدد احمد علیؑ نے بیان فرمائی ہیں ان کے مطابق تو مہدیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض نہیں ہے۔ اس فرض کی ادائیگی میں کوئی سستی کاغذی اور خیالی بہانوں کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ ایسی وہ شرائط پوری نہیں ہوئیں جو دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر اعلانِ احمدیہ کو اپنی نے جان کی ہیں۔ قادیانی شریعت کے مطابق ابھی جہاد فرض نہیں ہوا اور نہ مستقبل میں فرض ہونے کی امید ہے۔

دشمنانِ اسلام مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور کچے بعد دیگرے مسلم ملکوں کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ لیکن اپنے دفاع کے حوالے سے مسلمان انتہائی غلط کام کر رہے ہیں۔ جب لوگوں کو جہاد کی طرف بلا رہے ہیں تو آپ نے کیا ہے جہاد میں شامل ہو کر اس فرض کو پورا کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر مسلمان ہونے کی حیثیت سے عائد کیا ہے تو جہاد سے بچنے کے لئے لوگ طمعِ فساد کے چیلے بہانے بناتے ہیں، حامی ملک ان میں کوئی بھی ایسا اعتراض نہیں جسکو قرآن نے نہ جان کیا ہو اور اس کے جواب نہ دیا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کو دنیا کی محبت اور اس سے وابستہ ایسی چیزیں امیدوں نے ایسا تیار کیا ہے کہ دنیا چھوٹ ہے نہ کہ تصور ہی خوفناک لگتا ہے۔ موت کی یاد تو کچھ قبرستان جا کر بھی دلی کے کسی گوشے میں اس کے خیر آ کر نہیں دیتا۔ حقیقت کا انکار اور مشکل حالات دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے کی عادت اب حجاز کا حصہ بننے لگی ہے۔ چنانچہ آج بھی خود کو ہر طرف سے گھرا ہوا ہونے کے ہوجرہ لوگ حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بجائے حقیقت کا ہی انکار کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک موجودہ حالات ایسے کوئی غیر معمولی نہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے۔ لہذا خواہ خود مسلمانوں کو پریشان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب امام مہدی آئیں گے تو سارے مسلمان ان کے ساتھ مل کر جب وہیں شامل ہو جائیں گے۔ لوگوں میں یہ خیال عام ہے کہ امام مہدی آئیں گے تو ان کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے۔







دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت بھی جب فرض میں ہے کہ اس وقت جب اس میں شامل ہونے سے کہ چیز روک رہی ہے؟ یہ جہاد کا وقت ہے دشمن سر پہ آنکڑا ہوا ہے۔ جہاد اس وقت جب وہیں شامل ہو جائے اگر کو مہدی آج نہیں تو یہی جہاد کی قیادت میں ادا کیا جائے گا اور اگر نہ بھی آئیں تو ہمیں اپنا فرض ادا کرنا ہے جسکے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جہاد نماز روزے کی طرح ایک عبادت ہے۔ کسی بھی عبادت کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب دل میں انکی طلب موجود ہو، اللہ تعالیٰ سے گزرا کر اسکو مانگا جائے تاکہ اسکے لئے کوشش کی جائے اور انکی قدر کی جائے۔ سو جہاد بغیر مانگتے، بغیر انکی کوشش کئے اور بغیر قیادی کے کس طرح حل ملتا ہے۔ جبکہ خدا کے اقبال سے یہ سب سے افضل فریضہ ہے۔ نیز جہاد کی تربیت کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے۔ لہذا پہلے یہ تو سمجھ لیں کہ جہاد کس طرح کیا جاتا ہے۔ اس شخص کو آپ کس طرح سمجھان سکتے ہیں جو یہ سمجھتا ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں جتنا ہوں دیکھتی نماز پڑھتی کی نیت ہے لیکن خدا وہو کہتا ہے نہ نماز کی تہری کرتا ہے؟

امام مہدی کے ساتھ ہی اگر جہاد کرنا ہے تو انکی تجارت اور تربیت تو انکی سے کر لینی چاہئے۔ کیونکہ حضرت مہدی کوئی تاریخ دے کر نہیں آئیں گے کہ میں تمہارا تاریخ کو آ رہا ہوں، چنانچہ ہم اس تاریخ سے کچھ پہلے تربیت کر لیں گے۔

گزرے جنگ کی تجارت کیجئے

ان سب باتوں کے علاوہ اصل اور گہری بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے دل کو نازل کر دیکھنا چاہئے کہ اللہ سے ملاقات کا شوق دل میں ہے یا نہیں؟ دنیا کی اتنی لمبی چوڑی امیدیں... ساز و سامان سے بھرا ہوا گھر۔ بڑا بچہ تک کے منصوبے، بلکہ مرنے کے بعد بھی پیچھے رہ جائے والوں کے لئے، منصوبہ بندی... دنیا کی لذتیں... دوسرے لوگوں کے نظروں سے اور عجب ہے۔

حقیقی ترین ملبوسات۔ زندگی بھر کی کٹائی ختم ہو جانے والے اور چھوڑ کر چلے جانے والے گہری زیبائش و آرائش کی نظر۔ ان کی کوئی کٹائی نہیں... گھر میں جنت کیسا ہونا چاہیے... گہری اندرونی تزئین (Interior Designing) کس سے کرنی ہے۔ اس سب کو دیکھ کر تو ہوں لگتا ہے کہ تاریخ سے ملاقات کا کوئی مواد ہی نہیں اور اس دنیا سے جانے کا خیال بھی اس سے نہیں گذرے۔ یہ سب یاد کریں، سو کریں کہ انکا مقصد ہی دنیا ہے لیکن سب تو حید اگر اس گہری تعمیر و تزئین کو حسب اہمیت ہٹائے، جس کو چھوڑ کر چلے جاتا ہے۔ جو کھنڈر میں جانے



دو ہے۔ سب جہاں سے جتا دینگے۔ دولت فیکے جبر پرورد کو اپنا ہیبت کاٹ کر اس طرح کر  
رکنہم بنے۔ ہماری دولت فضول خرچوں پر لٹا دے۔ یہاں کی ٹھکانہ کی دیکھ رہی ہے۔

ہوشیار روی ہے جو مصیبت میں گرفتار ہونے سے پہلے اس سے بچنے کی تدبیر کرے  
وادی ہے جو جنگ سے پہلے جنگ کی تیاری کرے۔۔۔ مسلمانوں کو کشتن کو مستقل قریب  
میں ایک خطرہ کہ جنگ کا سامنا کرنا ہوگا۔۔۔ حکمران جمہولی تسلیم دیتے رہیں یا دشمنی جنگ سے  
ڈراتے رہیں، بھارت و امریکہ سے جنگ لڑنا پاکستان کی جہاد کے لئے ناگزیر ہے۔ یہ بالمشنی  
جنگ کا خوف و قسطنطنیہ میں سک سک کر مرنے سے ایک ہی بار دشمن کا منہ بند کرتے ہوئے  
جو مشہور دست نوش کر لینا زیادہ آسان کام ہے۔ بھارت نے پانی پور کہ کر ہمیں قسطنطنیہ میں مارتے  
کا منصوبہ بنایا ہے۔ پانی کے بغیر زندگی کسی گزر گئی اسکا اعزاز اس وقت دہانگ نہیں لگا سکتے دھکو  
ہر وقت پانی میسر رہتا ہے۔ رہے حکمران۔ انکو چھوڑنے اور اپنے ہی بازوؤں پر بھروسہ  
کھینچنے۔۔۔ کیونکہ اس خطے کا واقعہ تمام مسلمان ہی کو کرتا ہے۔

وقت بہت مختصر ہے۔۔۔ خصوصاً گفت، کراچی اور اہل پنجاب کے لئے۔۔۔ اپنے گھلوں اور شہروں میں موجود ہمارے بھائیوں کی قدر کیجئے۔۔۔ وہ وقت قریب ہے کہ جب لوگ قتل کریں گے کہ لاش بھارے گھر میں کوئی ایک بھابھ ہوتا۔ اہل محلہ ترسیں گے۔۔۔ کاش اگلے میں ایک ہی ہوتا جو آج ہمارے گھروں میں تھکتے بھیلوں کے جڑوں میں ہاتھ ڈالنے کی ہمت کرتا۔۔۔ اگلی قدر عراق کے سینوں سے پوچھئے۔۔۔ یہ مہر و ملاحت کی سرزمین نے دیکھا ہے۔۔۔ آپ بھی اس مہر کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائیے۔۔۔ مسلمانوں کے گلوں کا سامرو کر کے سب بکھوٹ لیا جاتا۔۔۔ ساری عمر کی کمانی۔۔۔ عزت۔۔۔ جان و مال۔۔۔ سب بکھوٹا کر کے پٹے جاتے۔۔۔ صرف بچے۔۔۔ بچے کھلا رات۔۔۔ چربی پٹنے کی۔۔۔ وہ پھر اپنی آنکھیں جو زخمی حالت میں زخمی کی آخری سانسیں لے دی ہوتیں یہ مہر دیکھنے کے لئے انکو زخمی چھوڑ دیا جاتا۔۔۔ بچے کے لاشے سے چھٹی مٹا کی لاش۔۔۔ ہڑ سے باپ کے اوپر چڑا ہوا ہے۔۔۔ جبکہ بہنوں اور بیٹیوں کی ٹھیکیں ہوتیں کہ جب ملاحت بھی خود کہاں ہوتے۔۔۔ سکڑوں کی آبادی میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو امریکہ اور انگریزوں کے مقابلے اسلحہ چلاتا بھی جانتا ہو۔۔۔ پھر آپ کے انجی "وہشت گردوں" نے یمن، سعودی عرب، شام اور افغانستان سے۔۔۔ بہنوں کی بیٹیوں پر ایک کہ عراق کے امام شہری خود اپنی عزت و جان کی حفاظت کے لئے ہمارے بھائیوں کو اپنے گھروں اور گھلوں میں جکڑ دینے لگے۔۔۔ انکے لئے کھانے و دھیرہ کا بندوبست کرتے۔۔۔ ان سر فرشتوں نے اچھا رقبہ اپنی کی



دوست ہیں قائم کیوں کر آج عراق کے مسلمان۔ انکی راہوں میں ٹھیکیں بچھاتے ہیں اور ان پر جانیں نچھاور کرتے ہیں۔

لہذا براہِ رحمت آنے سے پہلے مسلمان پاکستان کو ان "درویشوں" کی قدر کرنی چاہئے۔ انکے بارے میں آپکی معلومات صفر ہیں۔ اگرچہ آپکا یہ خیال ہے کہ آپ انکے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔ آپکی معلومات کے ذرائع کائنات کے کذاب ہیں۔ انھوں نے آپکے ذہنوں میں وہالیت بھرا دی ہے۔ آپ انکو جو نام بھی دیتے رہیں۔۔۔ دہشت گرد، جنونی، احمق پسند، عدا، ظالمین،۔۔۔ کہہ لیجئے۔۔۔ اسلام و پاکستان کے دشمنوں کو اسمبیوں میں جگہ۔۔۔ اور قرآنی دینے والوں پر سنگباری۔۔۔

تم انصاف کرو ہو کہ کلمات کرو ہو

ہفت سب کھرے کھونے کو انگل کر دے گا۔ کس کے دل میں یہاں کے مسلمانوں کا درد ہے اور کون ہیں جو پاکستان کے نام پر اس عوام کو لڑتے پٹے آ رہے ہیں۔





دوست کون دشمن کون؟

مردم مہدی کے ساتھ کون مسلمان ہوں گے اور ان کے دشمنوں کے ساتھ کون ہو گئے۔ جو اب انتہائی آسان بھی ہے اور نہ سمجھتا جاہل تو بہت مشکل ہے۔

انہوں نے اپنے مائے دلاؤں سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ صرف اور صرف انہی کے فائدے ہو کر رہیں۔ مگر کوئی نہ وہیں لیٹا دیکھو یا کہ لیٹا دیکھو لیٹا ہو گا تو اسکو قبول نہیں کیا جائیگا۔

پانچواں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ علم فرمایا کہ وہ روئے زمین سے تمام نیک مومن کا خاتمہ کر کے صرف اللہ کا نظام نافذ کریں۔ تاکہ وہ سولہ اللہ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔  
 وَقَدْ مَطَّوْعُهُمْ حَتَّى لَا يَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ اللَّهُ الْوَاحِدَ كَلِمَةً مِنْ أَفْوَاهٍ مِنْ يَوْمٍ يَوْمَئِذٍ يَكْفُلُ كَرِيمٌ  
 اور یہاں اس کا سراویج اللہ کا ہو جائے۔

حضرت مہدی بھی آ کر اسی فریضے کو انجام دیں گے۔ اور قباں فی مکمل اللہ کے ذریعے سے روئے زمین کو کلر و شرک سے پاک کر کے خلافت اسلامیہ قائم کریں گے۔ حضرت مہدی کے ساتھ دو حرام اہل حق ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے دین کے تمام احکامات کے سامنے سر جھکاتے ہوں گے۔ انہیں اسلام کے ہر عزم سے محبت ہوگی بدعات کو معصوم پر کھڑے ہو کر گناہ گزائے والے اور دین میں مہدیان جہاد میں دو شجاعت دینے والے ہونگے ان میں اللہ کے دو جنتوں کی محبت ہوگی انہوں نے اپنے اللہ کے دشمنوں کی غارت سے لڑے ہوں گے، مسلمانوں کے قاتلوں پر انگوٹھ آج ہوگا، ہرجا میں صرف اور صرف اللہ کی عبادت کر لے والے ہوں گے۔ ابھی انہیں کے نام پر راضی نہیں ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا، اسکو حلال مانتے ہوں گے اور جن کو حرام کیا اسکو حرام، نہیں گے، اگر کوئی قوت کے ذریعے اللہ کے احکامات میں رد و بدل کرے گا تو پھر اس سے قتل کرتے ہوئے باور جان قربان کر کے حق کو حق ثابت کریں گے اور عمل کو عمل۔

جبکہ ان کے مطالبے میں تمام باطل توہمیں ہوں گی۔ کافروں کے ساتھ وہ امام نہ، مسلمان بھی ہوں گے جو اسلامی نظام سے جڑے ہیں، اور ان کے زمین پر خلافت اسلامیہ کے مخالف ہیں، انھیں حدود اللہ سے نفرت ہے، اور جڑے کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں، جنکو جہاد و جہشت گردی



اور اعداؤں کے خلاف لگا ہے۔ جو قتال کی کسلی اند کو نہیں دیتے، ہنگاموں کو نپا کی محنت اور موت کے طوفان سے بچ کر رکھ ہوگا، انکی خواہشات نے ان پر غلبہ پایا ہوگا جبکہ کے مقابلے گھروں میں بیٹھے رہنے کو پسند کرتے ہو گئے۔ چنانچہ (مقتدا علی رضی اللہ عنہ) نے بھائیوں سے فرمایا: (اور وہ اپنی بیویوں میں سے چپکے ہو گئے۔

یاد رہے کہ امام مہدی کے خلاف سب سے پہلے اعداؤں جنگ کرنے والا ایک نام نہاد مسلمان دنیاوی ہوگا۔ یہ اور انکی فرج اگرچہ خود کو مسلمان سمجھتی ہوگی لیکن حقیقت میں یہ لوگ مرتد ہو چکے ہو گئے۔

خدا صریح ہے کہ جو جس کو پسند کرتا ہوگا اسی کی جانب سے لڑے گا۔ اللہ انصار یقاتلون فی سبیل اللہ واللہین مکملوا یقاتلون فی سبیل الطافوت لقاتلوا اولیاء الشیطان ان ید الشیطان کان ضعیفا

ترجمہ: جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں اور جنہوں نے کفر کیا وہ حالت کے راستے میں قتال کرتے ہیں لہذا تم شیطان کے دوستوں سے قتال کرو، وچک شیطان کی تدبیر کمزور ہے۔

سوائے ایمان والوں تیار کی کیجئے۔ خود کو تیار کیجئے۔ آرام پسندی چھوڑ کر۔۔۔ جفا کشی اختیار کیجئے۔۔۔ آئیے! اللہ تعالیٰ کے دین میں چارے کے چارے داخل ہو جائیے، جس میں چارہ و قتال بھی شامل ہے۔۔۔ اللہ والوں کے ہاتھوں کے راضی بن جائیے۔۔۔ انکے ساتھ کھڑے ہو جائیے۔۔۔ فراخی و گلی میں۔۔۔ خوشی و غم میں۔۔۔ انکے ساتھ دو بیٹھے۔۔۔ اگر ہمارے سامنے حضرت مہدی کا ظہور ہو گیا تو اللہ کی مدد سے انکے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور ان سے پہلے شہادت مل جائے تو انکا ماتہ قسمت کے دن انکے ساتھ اللہ پا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر اپنی کھردری کا اعتراف کرتے ہوئے مانگیے، اللہ تعالیٰ وہابی پروردگار سے سے حفاظت فرما، کربلائی حق کے ساتھ شامل فرما دیں، انکی مدد کرنے والا بنائیں اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما دیں۔ (امین)





## حوالہ جات ماخذ و مصادر

۱۔ نام کتاب: تفسیر قرطبی  
مؤلف: محمد بن احمد بن ابی بکر ابن قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ابو عبد اللہ  
ولادت: ۶۰۰ ہجری وفات: ۶۷۰ ہجری ناشر: دار الفکر قاہرہ

۲۔ نام کتاب: تفسیر طبری  
مؤلف: ابو جعفر ابن جریر طبری  
ولادت: ۲۲۴ ہجری وفات: ۳۲۰ ہجری ناشر: مؤسسة الرسالہ بیروت

۳۔ نام کتاب: تفسیر روح المعانی  
مؤلف: شہاب الدین آلوسی  
ولادت: ۱۲۷۷ ہجری وفات: ۱۳۷۰ ہجری ناشر: دار احیاء التراث العربی بیروت

۴۔ نام کتاب: مجمع البحاری  
مؤلف: محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری البخاری رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت: ۱۹۴ ہجری مطابق ۸۱۰ء وفات: ۲۵۶ ہجری مطابق ۸۷۰ء  
ناشر: دار ابن کثیر بیروت

۵۔ نام کتاب: مجمع المسموع  
مؤلف: مسلم بن الحجاج ابو الحسین القشیری البغوی رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت: ۲۰۰ مطابق ۸۱۲ء وفات: ۲۶۱ مطابق ۸۷۵ء  
محقق: محمد قاسم امجد ہاشمی ناشر: دار احیاء التراث العربی

۶۔ نام کتاب: الاصحاح والاعتقادی  
مؤلف: احمد بن عمرو بن شہاک ابو بکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ



اسماء بھدی کے دستِ حسن

ولادت ۲۰۶ ہجری وفات ۲۸۷ ہجری ناشر۔ دارالایضاد

۲ نام کتاب۔۔۔ سنن ابوداؤد

مؤلف۔۔۔ سید ابی الاحسن ابوداؤد السجستانی الازہری رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت ۲۰۲ ہجری وفات ۲۷۵ ہجری ناشر۔ دارالکتب وروت

۱ نام کتاب۔۔۔ سنن ابوداؤد

مؤلف۔۔۔ سید ابی الاحسن ابوداؤد السجستانی الازہری رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت ۲۰۲ ہجری وفات۔۔۔ ۲۷۵ ہجری مطابق ۸۸۹ء  
ناشر۔۔۔ دارالکتب وروت

۳ نام کتاب۔۔۔ سنن ابی یوسف

مؤلف۔۔۔ محمد بن یزید ابو عبد اللہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت۔۔۔ ۲۰۷ ہجری وفات۔۔۔ ۲۷۵ ہجری ناشر۔ دارالکتب وروت

۱۲ نام کتاب۔۔۔ السنن الکبریٰ

مؤلف۔۔۔ احمد بن حنبل ابو عبد الرحمن القسبی رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت۔۔۔ ۲۴۱ ہجری وفات ۳۰۳ ہجری  
ناشر۔۔۔ دارالکتب وروت محقق۔ عبد القادر سلیمان لکھنؤ اری سید کروی سن

۱۱ نام کتاب۔۔۔ الجامع الصحیح سنن ترمذی

مؤلف۔۔۔ محمد بن یحییٰ ابو یحییٰ ترمذی سلمیٰ رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت ۲۰۹ ہجری مطابق ۸۲۳ء وفات۔۔۔ ۲۷۹ ہجری مطابق ۸۹۲ء  
ناشر۔۔۔ دارالاندلس لکھنؤ

۱۳ نام کتاب۔۔۔ المجتبیٰ من السنن

مؤلف۔۔۔ احمد بن حنبل ابو عبد الرحمن القسبی رحمۃ اللہ علیہ  
ناشر۔۔۔ مکتبہ العلوم عات اسلام آباد



۱۳ نام کتاب : تاریخ الفکر

مؤلف : محمد بن اسماعیل بن ابی انجم الامجد القزوينی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ  
تأثر : دار الفکر بیروت

\*\*\*

۱۴ نام کتاب : ... مباحث

مؤلف : ... سحر ابن راشد القزوينی رحمۃ اللہ علیہ

تأثر : ... ۹۵ ہجری وفات : ... ۱۵۳ ہجری

تأثر : دار الکتاب العلمیہ بیروت تحقیق : ... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

\*\*\*

۱۵ نام کتاب : ... الزبد علیہ الرکاک

مؤلف : ... عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بن داؤد الخمری ابو عبد اللہ

تأثر : ... ۱۸۸ ہجری وفات : ... ۱۸۸ ہجری

تأثر : ... دار الکتاب العلمیہ بیروت تحقیق : ... حبیب الرحمن اعظمی

\*\*\*

۱۶ نام کتاب : ... السنن والوارد فی الفتن وغواکیر وفاتہ واثرہا

مؤلف : ابو عمر عثمان بن سعید المقرئ القزوينی رحمۃ اللہ علیہ

تأثر : ... ۳۷۱ ہجری وفات : ... ۳۳۳ ہجری

تأثر : ... دار الفکر بیروت

تحقیق : ... حضرت مولانا مبارک کھوری

\*\*\*

۱۷ نام کتاب : ... المسند رکعی التمسین مع حلیۃ تہذیب فی التفسیر

مؤلف : محمد بن عبد اللہ الامجد القزوينی رحمۃ اللہ علیہ

تأثر : ... ۳۳۸ ہجری وفات : ... ۳۷۵ ہجری

تحقیق : ... معطلی عبد اللہ درویش تأثر : ... دار الکتاب العلمیہ بیروت

\*\*\*

۱۸ نام کتاب : ... المجلد

مؤلف : ابوالحسن سمیع بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

تأثر : ... ۳۶۰ ہجری وفات : ... ۳۶۰ ہجری تأثر : ... دار الفکر بیروت

\*\*\*





100



۱۴ نام کتاب : فتح ہادی علی شرح الفقہ ربی الدین : حسب خطی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : ابن ربیع خطی

ولادت : ۳۶۱ ہجری وفات : ۹۵ ہجری

ناشر : دارالانجمن اسلامی

•

۱۵ نام کتاب : ...الحکم النجد برآباد دامن

مؤلف : ابن ربیع خطی

•••

۱۶ نام کتاب : جامع العلوم والحکم

مؤلف : ... ابن ربیع خطیر رحمۃ اللہ علیہ

•••

۱۷ نام کتاب : ... ذمہ دنیا

مؤلف : ابن ابی الدنیا ولادت : ۲۸۹ ہجری وفات : ۳۸۱ ہجری

•••

۱۸ نام کتاب : کتاب الزہد الخیر

مؤلف : ... ابوکریم احمد ابن یحییٰ بن عبد اللہ ابن موسیٰ الخلیفی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : ۳۸۴ ہجری وفات : ۴۵۸ ہجری

ناشر : مکتبۃ المکتبۃ الشافعیہ بیروت محقق : شیخ عامر محمد عید

•••

۱۹ نام کتاب : ... کتاب السنن

مؤلف : ... ابو عثمان سعید ابن منصور الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ

وفات : ۴۴۷ ہجری ناشر : دارالکتبۃ ہندوستان

محقق : حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

•••

۲۰ نام کتاب : مجمع البحرین فی شرح الخوارزمی

مؤلف : علی بن ابی کریم الخلیفی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : ۴۴۵ ہجری وفات : ۸۰۷ ہجری ناشر : دارالکتب ہجری قاہرہ

•••

۲۱ نام کتاب : ... مستطاب النبی



مؤلف احمد بن علی اعظمی ابو علی موسیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ  
۱۰۱ء تا ۲۱۰ ہجری وفات ۳۰۷ ہجری ناشر دارالعلوم عربیہ اسلامیہ

۱۰۲ نام کتاب۔ سندھ اسماء احمد بن فضل

مؤلف۔ احمد بن فضل ابو عبد اللہ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۳ء تا ۱۶۳ ہجری وفات ۲۲۱ ہجری ناشر مؤسسہ قرطبہ مصر

۱۰۴ نام کتاب۔۔ سندھ اسماء بنی داود

مؤلف۔ اسماعیل ابن ابراہیم ابن محمد ابن داود بن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۵ء تا ۱۶۵ ہجری وفات ۲۲۵ ہجری ناشر۔ مکتبہ الامامین مدینہ منورہ

۱۰۶ نام کتاب۔ المیزان

مؤلف۔ ابو بکر محمد ابن محمد ابن عبد اللہ الخاقانی ابو ادریس اندلسی

۱۰۷ء تا ۲۱۵ ہجری وفات ۳۹۲ ہجری

ناشر۔۔۔ مؤسسہ علوم القرآن وراثت مکتبہ العلوم والحکم مدینہ منورہ

محقق۔۔۔ دکتور محمد بن زین الدین

۱۰۸ نام کتاب۔ سندھ اسماء

مؤلف۔۔۔ سید ابن احمد ابن ابوبکر ابو احمد اسماعیل بن زین الدین

۱۰۹ء تا ۲۶۰ ہجری وفات ۳۶۰ ہجری

ناشر۔۔۔ مؤسسہ الرسالہ تحقیق۔۔۔ محمد بن عبد اللہ الجبرائیل

۱۱۰ نام کتاب۔۔۔ کتاب المصنف فی الامامین و انصارہ

مؤلف۔۔۔ ابو بکر عبد اللہ ابن محمد ابن ابی شیبہ الکوفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱ء تا ۱۵۹ ہجری وفات ۲۲۵ ہجری

ناشر۔ مکتبہ الرشید دانش تحقیق حضرت مولانا صاحب الرحمن اعظمی

۱۱۲ نام کتاب۔ سوانح الخلفاء بنی زائد ابن حبان

مؤلف۔ علی بن ابی نجر اعظمی ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ



مآثری کے دست و پاؤں

ولادت ۱۳۵۵ ہجری وفات ۱۳۸۰ ہجری  
مآثر... دارالکتب مصریہ بیروت... محقق... محمد عبدالرزاق حمزہ

\*\*\*

۱۳) نام کتاب: عون السیوطی شرح ابوداؤد  
مؤلف: محمد شمس الحق عظیم آبادی، علیہ السلام  
ولادت ۱۳۷۳ ہجری مطابق ۱۳۷۵ء وفات ۱۳۷۹ ہجری مطابق ۱۳۸۱ء  
مآثر... دارالکتب مصریہ

\*\*\*

۱۴) نام کتاب: شرح النووی علی صحیح مسلم  
مؤلف: ابو داؤد کرمانی، کنیہ شرف الدین، مری، النووی، رحمۃ اللہ علیہ  
ولادت ۱۳۶۱ ہجری وفات ۱۳۶۹ ہجری مآثر... دارالکتب مصریہ بیروت

\*\*\*

۱۵) نام کتاب: شرح السیوطی علی مسلم  
مؤلف: عبدالرحمن السیوطی، رحمۃ اللہ علیہ  
۱۶) نام کتاب: حلیۃ السندی علی صحیح البخاری  
مؤلف: محمد بن عبدالجبار، ابو الحسن نور الدین، صوفی، سندھی  
ولادت... احمد سندھ وفات... ۱۳۷۳ ہجری مطابق ۱۳۷۵ء مدینہ منورہ، فنونِ جنت، انجمن

\*\*\*

۱۷) نام کتاب: حلیۃ السندی علی زبائی  
مؤلف: محمد بن عبدالجبار، صوفی، ابو الحسن نور الدین، سندھی  
مآثر... مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، حلب

\*\*\*

۱۸) نام کتاب: شرح صحیح البخاری، ابن بطال  
مؤلف: ابو الحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن جمال البکری، القرطبی  
وفات ۴۳۹ ہجری

\*\*\*

۱۹) نام کتاب: مرقات اللہ تعالیٰ  
مؤلف: طہ علی قادری، رحمۃ اللہ علیہ وفات ۱۰۱۳ ہجری مطابق ۱۶۰۹ء

\*\*\*



۴۱ نام کتاب: انصوحی فی سریرۃ الحدیث (موضوع)

مؤلف: مفتی قاری رحمۃ اللہ علیہ

محقق: عبدالفتاح اعجازی، ڈاکٹر کتب المصنفات الاسلامیہ

۴۲ نام کتاب: مونسیت ہدفانی

مؤلف: ...ارضی الصافانی

ولادت: ۱۳۵۵ ہجری، لاہور، پاکستان وفات: ۱۴۱۰ ہجری، مدینہ منورہ

۴۳ نام کتاب: نظم المبلدان

مؤلف: یاقوت ابن عبد اللہ اکوی (ابو عبد اللہ)

ولادت: ۳۷۵ ہجری مطابق ۹۸۵ء وفات: ۶۲۹ ہجری مطابق ۱۲۳۹ء

ڈاکٹر دارالمطبعات دمشق، محقق مصطفیٰ الشافعی

۴۴ نام کتاب: تاریخ بغداد

مؤلف: احمد بن علی ابن محمد الخطیب بغدادی

ولادت: ۳۹۳ ہجری وفات: ۴۶۳ ہجری ڈاکٹر دارالکتب المصنفات بیروت

۴۵ نام کتاب: تاریخ الطبری

مؤلف: محمد بن جریر الطبری (ابو جعفر)

ولادت: ۲۲۳ ہجری وفات: ۳۲۰ ہجری ڈاکٹر دارالکتب المصنفات بیروت

۴۶ نام کتاب: المنتظم فی تاریخ الملوک

مؤلف: عبدالرحمن بن علی بن محمد بن الخلدی (ابو الحسن)

ولادت: ۵۹۵ ہجری وفات: ۶۵۹ ہجری ڈاکٹر دارالصادر بیروت

۴۷ نام کتاب: اکمل فی التاریخ

مؤلف: عزالدین حیا بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: ۵۵۵ ہجری مطابق ۱۱۶۰ء وفات: ۶۳۰ ہجری مطابق ۱۲۳۲ء







مآثری کے دست و پاؤں

۱۱۱ نام کتاب: المختصر فی احادیث النسخ

مؤلف: علی بن یحییٰ النخعي

\*\*\*

۱۱۲ نام کتاب: احوال الخلفاء برما جہا فی الفتن والملاہم واثار الملوك

مؤلف: محمد بن عبد اللہ التومنگری وقت: ۱۱۳۳ ہجری

\*\*\*

۱۱۳ نام کتاب: احادیث فی الفتن والحواش

مؤلف: محمد بن عبد الوہاب

ولادت: ۱۱۱۵ ہجری وقت: ۱۲۰۶ ہجری

ناشر: مطبع المذہب

\*\*\*

۱۱۴ نام کتاب: الفتن المختصر بن اسحق

مؤلف: طویل بن اسحاق بن ضیل الشیبانی وقت: ۱۲۰۳ ہجری

\*\*\*

۱۱۵ نام کتاب: موسوعة الیہود والیسوع

مؤلف: عبد الوہاب السمری

\*\*\*

۱۱۶ نام کتاب: یجود الدنوة

مؤلف: محمد علی تھب ناشر: دار الفکر

\*\*\*

۱۱۷ نام کتاب: سیر اعلام النبلاء

مؤلف: شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: ۶۷۳ ہجری وقت: ۷۴۸ ھ ناشر: مؤسسة الرسالہ

\*\*\*

۱۱۸ نام کتاب: احکام القرآن للبخاری

مؤلف: ابوبکر بخاری ولادت: ۲۵۵ ہجری وقت: ۲۵۰

\*\*\*

۱۱۹ نام کتاب: حلیۃ الصالحین وایمان النعمان

مؤلف: ابوبکر خروانی ولادت: ۲۰۷ ہجری وقت: ۲۰۱

\*\*\*



مباحث کی کتابت و نشر

❶ نام کتاب ... ذمہ دار

مؤلف ابن ابی الدنیا

موضوع تاریخ و جغرافیہ

\*\*\*

❷ اسم نگار و آف بڑا بچہ

\*\*\*

❸ اسم نگار و آف اٹھارہ

\*\*\*

❹ ترجمہ المصدا الصدور التاسع

\*\*\*

❶ The History of the House of Rothschild By Andy and Daryl.

❷ The Rockefeller Syndrome by Ferdinand Lundberg.

❸ Secret societies and their power in the 20th century By Jan Van Helsing.





## حضرت مہدیؑ پر کچھ نئی ستائشیں

- 1) (الاحادیث الواردة في المهدى للحافظ، أبو بكر بن أبي حمزة النجاشي، المتوفى سنة 279هـ، قال السهيلي في (الروض الألب) (280/1) : الأحادیث الواردة في أمر المهدى، وقد جمعها أبو بكر بن أبي حمزة فاكتر. 1هـ
- 2) کتاب (ذكر المهدى ونعوته وحقيقة مغرجه ونبوته)، للحافظ أبي نعيم الأصبهانی المتوفى سنة 430هـ، وذكر (ابن طبروس) الشیخی الرافضی المتوفى سنة 864هـ في كتابه (الطريق إلى معرفة مذاهب الطوائف) (ص: 178) أنه في لخمست وعشرین ورقة، ثم سرد في (ص: 183) أبوابه وعناوينه وهي كالتالي: روى في أوله (48) حديثاً تتضمن الإشارة بالمهدى وأنه من ولد طائفة وأنه بمصلاً الأثر عن عدلاً، وأنه لا بد من ظهوره، ثم ذكر المهدى ونعوته وخروجه ونبوته، وروى فيه (42) حديثاً، ثم إعلام الشیخ -عليه الله عليه وسلم- أن المهدى سيد من سادات الجنة، وروى في (3) أحادیث، ثم ذكر جيشه وصورته، وطول جلته وأيمه، وروى في (11) حديثاً، ثم بالعدل والى وبالعدل ماضي يحترق حوا ولا بعده عدا وروى في (9) أحادیث، ثم البیان عن الروايات الدالة على خروج المهدى وظهوره وروى فيه (4) أحادیث، ثم البیان في أن نوطه أمر المهدى وخلافته وجيشه من قبل المشرق وروى في حديثين.
- ثم ذكر الطفرة التي يكون فيها خروج المهدى وروى في حديثين، ثم ذكر بيان أن من تكلمة الله هذه الأمة أن عيسى بن مريم -عليه الله عليه وسلم- يصلى خلف المهدى وروى فيه (8) أحادیث، ذكر ما ينزل الله عز وجل من الحسب والسيكول على الجيش الذين يرمون الحرم تكلمة للمهدى وروى فيه (5) أحادیث.
- ثم ذكر المهدى وأنه من ولد الحسين وذكر كنيته وموته حين بعث وذكر فيه (9) أحادیث. ثم ذكر فتح المهدى المدينة النبوية ورد ما سبي من بني إسرائيل



### بأسمی کے ساتھ

ابن بیت المقدس وروی فی (5) احادیث، ثم صاحبون فی زمان المہدی من الحصب والامس والعدل وروی فیہ (7) احادیث۔ فیجملۃ الاحادیث المذكورة فی کتاب ذکر المہدی ونعولہ وحلیقہ محررہ وتبرائہ المخصصة هذا المعنى المقدم (ذکرہا (156) حدیثا، 1ھ

والذہ اکثر من القل عد مع ایراد لیراد أساسہ الشیخ المحدث الکسبی فی کتابہ (البیان فی اخبار صاحب الزمان)، وسماه (صاحب المہدی)

2 (الابون حدیثا فی المہدی) للحافظ أبی نعیم الاصبہانی، وهو الذی لخصه الحافظ السیوطی فی کتابہ (العرف الوردی فی اخبار المہدی)، وذكر الشیخ أبو الحسن علی بن الحسن الأربلی الشیعی فی کتابہ (كشف الغمة فی معرفة الأئمة) (267/3): أنه وقع له أربعون حدیثا جمعها الحافظ أحمد بن عبد الله رحمه الله فی أمر المہدی، ثم أوردها محلیقۃ الأساس

3 (جزء فی المہدی) للحافظ أبی الحسن ابن السنادی الحلبي المتوفی سنة 336ھ، ذكره الحافظ (ابن حجر) فی (فتح الباری) (عقد شرح الحدیث رقم: 5944)

4 (الصیدة فی المہدی) ویلہا فصل فی مولدہ، واسمہ ومسکنہ، وما یکون من أمرہ الشیخ محمد بن علی بن العربی الطائی، شیخ أهل الوحدة المظنفة، وهي مطبوعة فی أول (دیوانہ)

5 (البیان فی اخبار صاحب الزمان) للشیخ أبی عبد الله محمد بن یوسف الکسبی الشافعی المتوفی مقنولاً علی الرافض سنة 658ھ، وهو ذو أربعة شیعہ، وذلك یظهر من تسمیة کتابہ، (صاحب الزمان) مما تسمی به الشیعہ الرافضة مہدیہم المنتظر، وقد صنفه للتصاحب تاج الدین محمد بن نصر من الصلاہا العلوی الحسینی، وهو کتاب یروی فیہ الاحادیث بأسانیدہ، طبع فی مطبعة النعمان بالحد 1960 بتحقیق محمد مہدی الخراسانی، ثم فی شركة الکسبی بیروت 1993 بتحقیق الشیخ محمد هادی الأمینی۔

6 (عقد الفرز فی احزاب المہدی المظنر) لشد الدین یوسف بن یحیی الشافعی المشہور بشیر کسبی أو ابن الرکنی المتوفی سنة 685ھ، وهو مطبوع فی مکتبة الخیرین بتحقیق عبدالغفار الحلوتی مصوراً بدار الكتب العلمیة



## بأسمی اللہ تعالیٰ

1) کتاب فی اعیان المہدی، للشیخ بدر الدین الحسین بن محمد القرطبی المتطلیعی النابلسی الحسلی المتوفی سنة 772ھ، قال الحافظ ابن حجر فی (المیزان الکامنة) (2/143/1556) : رأیت بخطه کتابا جمعه فی اعیان المہدی الذی یخرج فی آخر الزمان تعب فیه . 1ھ

2) (جزء فی ذکر المہدی) للحافظ عماد الدین ابن کثیر المتطلیعی المتوفی سنة 774ھ، (ذکرہ فی کتابہ :النهاية فی القرن والملاحی) (ص:26) قال : أوردت فی ذکر (المہدی) جزءاً علی حدة . 1ھ

3) (فصل فی أمر القاطنی وما یذهب الناس إلیه فی شأنه) للمؤرخ عبدالرحمن بن مخلدون المتوفی سنة 808ھ، وهو فصل کبیر فی الکلام علی أحداث (المہدی) وهو من فصول مقدمة تاریخہ (العصر و دیوان المہدی والخیر)، وذهب فیه إلی إنکار خروجه، قال صاحب (عون المعبود) (6/243) قد بالغ إلا ما مالمؤرخ عبدالرحمن بن مخلدون المغربي فی تاریخہ فی تضعیف أحداث (المہدی) کلها فلم یجب بل أخطأ . 1ھ ولقد رد علیه ردابلیغ الشیخ أحمد بن الصدیق الحماری فی کتاب سماه : (ببراز الوهم المکنون) بآئی ذکرہ.

4) (بألف بحلق بالمہدی) للحافظ أبی زرعۃ العراقي المتوفی سنة 826ھ، ذکرہ ابن فہد الخاسی فی کتابہ (ذیل التبیان) (335/1)

5) (العرف الوردی فی اعیان المہدی) للحافظ جلال الدین السیوطی، وقد طبع ضمن (الغایۃ للفتاوی) ، وهو کتابنا المحقق هذا.

6) (تخصیص الیمان فی علامات مہدی آخر الزمان) للشیخ أحمد بن سلیمان الرومی الحنفی المشہور بآین کمال بالہا المتوفی سنة 940ھ.

7) (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر) للقلیب ابن حجر الہیثمی الشافعی المدنی المتوفی سنة 973ھ واخصره حمیدہ رخصی الدین بن عبدالرحمن بن أحمد الہیثمی المتوفی سنة 1014ھ

ولہ ایضا فتوی طویلة فی نحو (6) صفحات من القطع الکبیر، وهي ضمن کتابہ (الغایۃ الحدیثیة) (ص:37)، رد فیہا علی طائفة المتحمذی نحو بغروی، الذی ظهر بالہد سنة 905ھ



۱۱) تلمیض الیاری فی احبار مہدی الزمان، تلمیض العلامة علی بن حسین النضی الہندی صاحب کتاب (کنز العمال) المتوفی سنہ ۹75ھ، طبع بدار الملیح الا سلامی بقم یاہران 1981۔

۱۲) شرحان فی علامات مہدی آخر الزمان، لہ ایضاً، طبع فی دار الصحابة و بمشورات شركة الرضوان بطهران 1979 بتحقیق علی اکبر العزازی، ولی دار الفد الحدید المنصورہ 1424ھ بتحقیق أحمد علی سلیمان

۱۳) ولہ (رسالة) فارسیہ فی المہدی مرتبہ علی أربعة أبواب ذکرہ صاحب کشف الطون (894/1)

۱۴) الرد علی من حکم ونضی بآ ن المہدی المبرہود جاد و مضی (تلمیض العلامة علی بن سلطان القاری الحنفی المتوفی 1014ھ

۱۵) (والمشراب الوردی فی مذهب المہدی) القاری ایضاً، طبع فی مطبعة محمد شاہین سنہ 1278ھ ولہ نقل منها الشیخ محمد بن عبدالرسول البرزنجی فی کتابہ (الإشاعة لأ شراط الساعة) فصلاً طویلاً، وقد ألفها القاری رد علی بعض الحنفیة الذین زعموا ان (المہدی) سيقبلہ مذهب ابی حنیفة

۱۶) (مرآة الفكر فی المہدی المنظر)

۱۷) (فرائد الفكر فی المہدی المنظر) کلاهما تلمیض العلامة مرعی بن یوسف الکرمی الحنفی المتوفی سنہ 1033ھ

۱۸) (غیبة المودان إلی آخر الزمان) لا حمد النوبی المتوفی سنہ 1037ھ

۱۹) (جواب عن سؤال فی المہدی) للعلامة محمد بن إسماعیل الأمير الصنعانی البصتی المتوفی سنہ 1182ھ، طبع فی مكتبة دار القدس باليمن 1993 بتحقیق مجاهد بن حسن المصطحس، قال الأمير فی آخرہ "انہی ما أوردنا من جمیع الأحادیث القاضیة بخروج المہدی، وألہ من آل محمد بحلی اللہ علیہ وسلم" ولہ لویات تعین زمنہ إلا أنه تقدم أنه قبل خروج الدجال۔ 1

۲۰) (المعرف الوردی فی دلائل المہدی) التلمیض وجہ العیس ابی الفصل عبدالرحمن بن مصطفى العبدوس الحصری البصی نزیل مصر 1192ھ

۲۱) (الوصیح فی نواتر ما جاء فی المیسر والدجال والمسیح) للعلامة محمد بن



علی الشیرکانی القمی المتوفی سنۃ 1250ھ.

21 (المعتمد المستنصر فی ذکر المہدی السوءود) للعلامة صدیق حسن خان

القزحی المہدی المتوفی سنۃ 1307ھ، وهو مخطوط.

22 (المعتمد المہدی فی اوصاف المہدی) للشیخ احمد بن احمد

الحلوانی المصری المتوفی سنۃ 1308ھ (وهی منظومة) لامية

23 (المعتمد المورث) وهو شرح علی المنظومة السابقة طبع فی بولاق سنۃ 1308ھ

24 (عقد المورث فی شأن المہدی المستنصر بلعنہم، مخطوط بمکتبة الحرم

25 (الهدایة النبیة للامة الحمدیة فی فضل الذات المہدیة) للشیخ مصطفى البکری

26 (تالیف فی المہدی) للشیخ أبی العلاء (فریس بن محمد العراقي الحسینی

المغربی، ذکره الشیخ الکفائی فی (نظم المسائل) (ص 144)، والشیخ عبد الله

بن الصدیق الغماری فی مقدمة کتابه (المہدی المستنصر) (ص 7)

27 (سراج الوہم المکون من کلام ابن خلدون) أو (المرشد لعمدی لفساد طعن

ابن خلدون فی احادیث المہدی) للشیخ أحمد بن محمد بن الصدیق الغماری

المغربی المتوفی سنۃ 1380ھ، طبع فی مطبعة لیر فی بد مشق 1347، وقد تطب

فیه کلام المؤرخ ابن خلدون الذی ضعف فیه احادیث (المہدی)

28 (الجواب المسقنع الحرد فالرد علی من طعن وتجرب بدعی أنه عیسی او

المہدی المستنصر) للشیخ محمد حبیب الله الشلیط المتوفی سنۃ 1363ھ،

طبع فی دار الشروق 1981.

29 (تنویر الرجال فی ظهور المہدی والدجال) لرشد الرشید، طبع فی مطبعة

البلاغہ بحلب 1389ھ.

30 (المہدی المستنصر) للشیخ أبی الفضل عبد الله بن محمد بن الصدیق الغماری

المغربی، وقد طبع فی دار الطاعة الحديثة بالمغرب.

31 (تحدیق المنظر فی اخبار المہدی المستنصر) ل احمد بن عبدالعزیز بن مانع

التحدی ذکره الشیخ العباد فی ردہ.

32 (الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحة الواردة فی المہدی)

33 (و عقیدة أهل السنة والأثر فی المہدی المستنصر) کلامه للشیخ عبدالحسن



بن محمد العباد ، طبع بمطابع الرشید بالمدينة المنورة 1402ھ۔ و طبع الاول ما  
بعثا في مكتبة السنة بمصر 1416ھ

12 (والاحجاج بالامر على من أنكر المهدى المنتظر)

13 (والإقامة البرهان في الرد على من أنكر خروج المهدى والدجال و نزول  
المسيح آخر الزمان) طبع في مكتبة المعارف بالرياض 1985 وهو رد على مقال  
لعبد الكريم الخطيب ، وكلاهما للشيخ حمود بن عبد الله التويجري الموفى  
رحمه الله سنة 1413ھ.

14 (مختصر الأخبار المشاعة في أشراف الساعة وأخبار المهدى) للشيخ  
عبد الله بن سليمان المشعل ، طبع بمطابع الرياض بالسعودية 1985.

15 (سيد البشر يتحدث عن المهدى المنتظر) لحامد محمود محمد ليمود طبع  
بمطبعة المدني بالقاهرة

16 (القول الفصل في المهدى المنتظر) لعبد الله حجاج ، طبع في دار العلوم  
للطباعة والنشر بالقاهرة

17 (المهدى المنتظر) لإبراهيم مشوع طبع بمكتبة المنار بالأردن 1983.

18 (المهدى حقيقة لا خرافة) لحمد بن احمد بن (سماعيل المقدم ، طبع بدار  
الإيمان 1400ھ ثم هذا به وزاد فيه وسماء : (المهدى ولفه أشراف الساعة) ،  
طبع فيالدار العالمية الإسكندرية 1424ھ وهو كتاب قيم عسى

19 (المهدى المنتظر بين الحقيقة والخرافة) لعبد القادر أحمد عطا ، طبع في  
دارالعلوم للطباعة بالقاهرة 1400ھ.

20 (المهدى المنتظر في الميزان) لعبد المعطي عبد المقصود ، طبع في دار نشر  
الثقافة بالإسكندرية .

21 (حقيقة الخبر عن المهدى المنتظر) لصالح الدين عبد الحميد الهادي ، طبع  
في مكتبة تاج بدار ططا.

22 (المهدى وأشراف الساعة) للشيخ محمد علي الصابوني ، طبع في السعودية ،  
بشركة الشهاب بالجزائر 1990.

23 (عن هو المهدى المنتظر) بحمد نور مربي بنجر المكي ، طبع في مجلس



احیاء کتب التراث الاسلامی بالقاهرة 1993ء.

16) الاحادیث الواردة فی شان المہدی فی میزان الحرج والعدیل ( للشیخ عبدالعلیم بن عبد العظیم البستوی ، وہی رسالہ ماجسیر ، طبع فی دار ابن حرم 1989ء فی جزائیر ، الأول : سمد : (المہدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والاثر الصحیحة و اقوال العلماء و آراء الفرق المختلفة ، والثانی : سمد : (الموسوعة فی احادیث المہدی الصغیلة والموضوعة) ، وهو اجمع واشمل ما صنف فی موضوع (المہدی) الی الآن .

17) (الثلاثة ينتظرهم العالم : الدجال والمسیح والمہدی) لعبد اللطیف عاشور ، طبع بدار القرآن بالقاهرة والساعی بالرباط 1986ء.

18) (حقیقة الخیر عبد المہدی المنتظر من الکتاب والسنة) لصالح الدین عبدالحمید هادی ، طبع بمطبعة تاج طبعاً بمصر 1980ء.

19) (المہدی المنتظر ومن ينتظرونه) لعبد الکریم الخطیب ، طبع فی دار الفکر العربی 1980ء وهو ممن ینکر عروجه وقرنه علیہ الشیخ الوبحری .

20) (المہدی المنتظر بین العقيدة الدینیة والمضمون السیاسی) لحمد فرید حجاب ، طبع بالمؤسسة الرعیة بالجزائر 1984ء.

21) (المہدی فی الاسلام) من اقدم النصوص فی اليوم ( لسعد محمد حسن طبع بالقاهرة 1953ء.

22) (المہدی والمہدیة) طبع بدار المعارف بالقاهرة 1951ء.

23) (المہدی والمہدیة نظرة فی تاریخ العرب السیاسی) طبع بمطبعة العالی بغداد 1957ء.

24) (عصر أمة الإسلام) ، وقرب ظهور المہدی علیہ السلام) ، تألیف امین محمد جمال الدین ، طبع سنة 1996ء ، طبع فی المكتبة التوفیقیة بمصر 1417ھ و فیہ

تکفیدات واخر حیات بغیر علم ، وقرنه علیہ الدكتور عبدالحمید عبدالوی فی کتاب (الإلحاح لمن زعم القضاء عصر أمة الإسلام)

25) (عقیده ظهور مہدی) لا یقتضی نظام الدین شاملی شہید

26) (علامات قیامت اور نزول مسیح) لا: مفتی محمد شلیح

27) (امام مہدی ، شخصیات و کثر دار) لا: مفتی امجد القاسمی منہلی





## کیا آپ جانتا چاہیں گے؟

- ہم فتنوں سے غافل کیوں ہیں؟
- تمام فتنوں کا بہترین حل کیا ہے؟
- ایمان اور نفاق کی نشانیاں کیا ہیں؟
- جادو اور شیطانی اثرات کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟
- بڑے یہودی جادوگر کون کون ہیں؟
- مشہور یہودی شخصیات کی کامیابی کا راز کیا ہے؟
- راہ حق کے مسافروں کیلئے اکابرین نے کیا کردار ادا کیا؟
- بلیک وائر کا طریقہ کار کیا ہے؟
- امام مہدی کے خروج کی نشانیاں کیا ہیں؟
- جہاد کا وقت کب آئے گا؟
- امام مہدی کے ساتھ مل کر کون لوگ جہاد کریں گے؟

بشر

## الہجرہ پبلیکیشن

آپ کی رائے اور مزید مشورے کیلئے: [al-hijrahpublications@yahoo.com](mailto:al-hijrahpublications@yahoo.com)

فون: 0300-267510، میسرانی فون: 0300-267510